يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ○

نُورُ القُرآن

ترجمہ اور تفسیر

محمد رفیق ڈوگر

جلد دوم

دیدشنید پبلشرز

دیدشنید پبلشرز

علی عزیز ڈوگر

نے

زاہد بشیر پرنٹرز

سے چھپوائی

جولائی 2015ء

دیدشنید پبلشرز

61۔اے راجپوت ٹاؤن، ملتان روڈ، لاہور

فون نمبر: 042-37512213

ہدیہ:

ملنے کا پتہ:

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Phone: 042-7230777 & 042-7231387
http: www.alfaisalpublishers.com
e.mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

درخواست

یہ ایڈیشن تجرباتی طور پر مختصر تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اگر متن / ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اسے درست کیا جائے۔ شکریہ!

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 120 آیات اور 16 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

1- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اپنی ذمہ داریاں پوری کرو[1]
حلال کر دیئے گئے ہیں تمہارے لئے
چوپائے جانور[2]
سوائے ان کے
جن کے متعلق تمہیں بتایا جا رہا ہے[3]
نہ جائز کر لو اپنے لئے شکار
جبکہ تم احرام میں ہو[4]
اللہ حکم دیتا ہے
جیسا بھی وہ دینا چاہتا ہو

2- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ آۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ

2- اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو
نہ پامال کرو تقدس
اللہ کی علامتوں کا[5]

1- اللہ کے احکام پر عمل کرنے کے اللہ سے جو عہد کئے ہوئے ہیں وہ پورے کرو اللہ بندوں اور معاشرے کی طرف سے تم پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں وہ پوری کرو

2- چوپائے جانوروں میں وہ بھی تو ہیں جو خون خوار ہیں ایسے چوپائے حلال نہیں یہ ان چوپایوں کا ذکر ہے جو انسانوں کے ساتھ رہنے کے عادی ہوتے ہیں یا جنہیں انسان پال لیتے ہیں مثلاً بھیڑ بکری گائے بھینس اور اونٹ وغیرہ

3- جن کے بارے میں آگے چل کر بتا دیا جائے گا

4- حج یا عمرہ کے لئے احرام کی حالت میں کسی بھی جانور کا شکار نہ کرو۔ کیوں؟ فرمایا ہے کہ اللہ جو بھی حکم دینا مناسب سمجھے وہ دے دیتا ہے یہ حکم اللہ کے اپنے وسیع تر منصوبے کے تحت دیا جا رہا ہے

5- اللہ کی علامتیں یا symbols سے مراد وہ علامتیں اور نشانیاں ہیں جو کسی عمل کے حوالے سے اللہ نے مقرر کی ہوں اور اس عمل کو ظاہر کرتی ہیں احرام اللہ کے احکام پر عمل کا حصہ ہے اور اللہ کے حکم پر عمل کی نشانی ہے اس لئے اس کے تقدس کی خلاف ورزی اللہ کی طرف سے عائد کی ◄◄

وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا
يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢

اور نہ ماہ حرام کا[6]

اور نہ قربانی کے جانور کا[7]

اور نہ قلاووں کا

اور نہ بیت الحرام کی طرف سفر کرنے والوں کا

جو متلاشی ہیں

اپنے رب کے فضل کے

اور اس کی خوشنودی کے

اور جب تم احرام اتار دو

تو شکار کرلو

اور نہ آمادہ کردے تم کو

کسی گروہ سے نفرت

کہ وہ تم کو مسجد حرام سے روکتے ہوتے تھے

اس پر کہ تم زیادتیاں کرو[8]

◀◀ گئی ذمہ داری کی خلاف ورزی ہے

6- ماہ حرام سے مراد ذوالحجہ یعنی حج کا مہینہ ہے وہ مہینہ جس میں لوگ زمانہ قدیم سے ہی حج کے لئے مکہ آیا کرتے تھے قافلوں کی صورت میں اور اکیلے بھی صحراؤں اور دور دراز سے سفر کر کے مکہ آتے تھے اور حج کے بعد واپس جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایسے مسافروں کی سلامتی کے لئے اس مہینہ میں لڑائی جھگڑا، قتل وقتال حرام قرار دے دیا ہوا تھا اور اب بھی حرام ہے اور یہ اللہ کی ان علامتوں میں سے ہے جن کے احترام اور احترام کے بارے میں ذمہ داریوں پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے

7- دیگر علامتیں جن کے احترام کا حکم دیا گیا ہے یہ ان کا ذکر ہے جن میں قربانی کے جانوروں کو نقصان نہ پہنچانا قلاوہ ایک قسم کا ہار ہوتا تھا جو قربانی کے لئے جانور کے گلے میں ڈال دیا جاتا تھا جس سے لوگوں کو پتہ چل جاتا تھا کہ وہ جانور قربانی کے لئے ہے اس قلاوے کو دیکھ کر اس جانور کو قربانی کا مان لینے اور اسے نقصان نہ پہنچانے کا حکم اور حج کے مسافر کو کوئی نقصان نہ پہنچانے کا حکم ہے اور ان احکام پر عمل کی ذمہ داری پر قائم رہنے پر زور دیا گیا ہے

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اگر کوئی قبیلہ حج کے سفر کے وقت تمہیں اپنے علاقے سے گزرنے نہیں دیتا تھا اور تمہیں تکالیف پہنچایا کرتا تھا تو تم اس پرانے غصہ کی وجہ سے اس قبیلہ والوں کے ساتھ کوئی زیادتی کر کے اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا

اور نیکی اور تقویٰ میں سب سے تعاون کرو[9]
اور ہرگز نہ تعاون کرو
گناہ میں اور زیادتی میں[10]
اور اللہ سے ڈرتے رہو
بلاشبہ اللہ سزا دینے میں سخت ہے

3- حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۭ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣

3- حرام کر دیا گیا ہے تم پر
مردار اور خون
اور سوئر کا گوشت
اور وہ جانور
جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے[11]
اور وہ جو گلا گھٹنے سے مر جائے[12]
اور وہ جو سخت ضرب لگانے سے مر جائے
اور وہ جو بلندی سے گر کر مر جائے
اور وہ جو سینگ مارنے سے مر جائے
اور وہ جو کسی درندے کی چیر پھاڑ سے مر جائے
مگر وہ جانور جسے تم ذبح کر لو[13]

9- حج اور حج کا سفر نیکی ہے کہ اللہ کے حکم پر عمل ہے اور دل میں اللہ کے خوف کی موجودگی کا ثبوت ہے اس نیکی میں تعاون کرو یعنی ایسے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو

10- گناہ اور زیادتی کے کاموں میں کسی کا ساتھ نہ دو

11- اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے جانور کا گوشت

12- یہ ان صورتوں کا ذکر ہے جن میں حلال جانور بھی حرام ہو جاتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس طرح مر جانے والے جانور کا خون اس کے جسم کے اندر ہی منجمد ہو جاتا ہے جس سے اس جانور کا گوشت کھا لینے سے بیماریوں کا شکار ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے ایسے جانوروں کا گوشت حفظانِ صحت کے اصولوں کے تحت حرام قرار دیا گیا ہے

13- اگر کوئی جانور ایسے حادثہ سے دوچار ہو جائے اور تم جلدی سے اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کر لو تو وہ گوشت حلال ہوگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ اس کا خون ابھی اس کے جسم کے اندر جم نہیں چکا تھا اور اسے ذبح کر لینے سے وہ خون اس کے جسم سے خارج ہو جاتا ہے

اور وہ بھی حرام ہے
جو کسی آستانے پر ذبح کیا جائے[14]
اور وہ جو تم بانٹو آپس میں
فال نکالنے کے تیروں کے ذریعے[15]
یہ سب گناہ ہیں
آج کافر مایوس ہو چکے ہیں کیونکہ وہ[16]
تمہارے دین کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے
سو تم ان سے ہرگز نہ ڈرو
اور مجھ سے ڈرتے رہو
آج میں نے مکمل کر دیا ہے
تمہارے لئے تمہارا دین
اور میں نے پوری کر دی ہے

14-بتوں کے نام پر جانور ذبح کرنے کے لئے بت خانوں کے قریب جگہیں مخصوص ہوتی تھیں اگر کسی ایسی جگہ کوئی جانور ذبح کیا گیا ہو تو اس کا گوشت بھی حرام ہے یعنی اللہ کے علاوہ کسی بھی اور کے لئے قربان گاہ پر ذبح کئے جانور کا گوشت بھی حرام ہے

15-زمانہ جاہلیت میں عرب جانور ذبح کر کے گوشت کی چھوٹی بڑی ڈھیریاں بنا دیتے تھے اور جتنے لوگ اس گوشت میں سے حصہ کے دعویدار ہوتے تھے اتنے ہی فال نکالنے کے تیر ان میں تقسیم کر دیتے تھے ان کے سامنے باری باری فال نکالنے کے تیروں کا تھیلا لاتے تھے ہر کوئی اس میں سے ایک تیر کھینچ لیتا تھا اگر کسی تیر پر کچھ بھی نہیں لکھا ہوتا تھا تو جو کوئی ایسا تیر نکال لے اسے کچھ بھی نہیں ملتا تھا اگر تیر پر بڑا حصہ لکھا ہوتا اسے بڑا حصہ ملتا اور اگر چھوٹا حصہ لکھا ہوتا تھا تو اسے اس کے مطابق ڈھیری دے دی جاتی تھی اس طریقہ سے کسی کے حصہ میں بڑی ڈھیری آ جاتی تھی کسی کے حصہ میں چھوٹی اور کسی کے حصہ میں کچھ بھی نہیں آتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے آپس میں تقسیم کئے گوشت کو حرام قرار دے کر اصل میں فال نکالنے کے عمل کو ہی حرام قرار دے دیا ہے

16-آج سے مراد وہ زمانہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب وہ لوگ جنہوں نے دین حق کو تسلیم کرنے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ لوگوں کو اس سے روکنے، بدظن کرنے اور اس دین کے مقابلہ میں باطل کے غلبہ کی کوششیں کرتے رہے ہیں وہ مایوس اور ناامید ہو چکے ہیں کہ ان کی کوئی چال نہ کامیاب ہوئی اور نہ کامیاب ہو سکتی ہے

تم پر اپنی نعمت [17]
اور اپنے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے کو
تمہارے لئے
دین مقرر کر دیا ہے [18]
البتہ اگر کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے
اور اس کا ارادہ گناہ کا نہ ہو [19]
تو اللہ تو ہے
معاف کر دینے والا
رحم کرنے والا

4- يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

4- وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ
ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے
کہہ دیجئے "پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے
حلال کر دی گئی ہیں
اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہوا ہو [20]

17- اللہ تعالیٰ دین اسلام کو انسانوں کے لئے اپنی نعمت قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اب یہ نعمت یعنی ہدایت کا ضابطہ مکمل ہو گیا ہے قرآن کریم جو کامل ضابطہ ہدایت ہے اس کی تکمیل کر دی گئی ہے

18- اسلام ہے اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا اللہ کے احکام کو دل و ایمان کے ساتھ قبول کر کے ان پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے جو دین مقرر کیا ہے وہ ہے میرے احکام کے سامنے تمہارا سرِ تسلیم خم کر دینا سو آج اس دین کے تحت احکام مکمل ہو گئے ہیں ان پر عمل کرو مستند روایات کے مطابق یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے آخری حج کے موقعہ پر میدان عرفات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی قرآن کریم مکمل ہو گیا تھا اور اللہ کے رسول ﷺ نے سارے عرب سے آئے حاجیوں کو اللہ کی طرف سے یہ خوشخبری پہنچا دی تھی

19- اگر کوئی ارادہ کر کے نہیں بلکہ بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو کر حرام قرار دی گئی چیزوں میں سے زندگی بچانے کے لئے کچھ کھا لے تو اس کی اجازت ہے

20- یہ ہدایات شکار کے بارے میں ہیں

جن کو تم اس علم کے مطابق شکار کرنا سکھاتے ہو
جو اللہ نے تمہیں دیا ہے
تو کھاؤ وہ چیز
جسے وہ تمہارے لئے پکڑے رکھیں
اور تم اس پر اللہ کا نام پڑھ لو[21]
اور اللہ سے ڈرتے رہو
اللہ حساب لینے میں دیر نہیں کیا کرتا ہے

5- اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۪ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ ع

5- آج تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں
پاکیزہ چیزیں[22]
اور ان لوگوں کا کھانا
جو اہلِ کتاب ہیں
تمہارے لئے حلال ہے[23]
اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے
اور پاک دامن مومن عورتیں

ع ۱۵

21- شکار کرنے کے سدھائے ہوئے جانور جو شکار پکڑ لیں مگر اسے چیر پھاڑ کر خود نہ کھا جائیں بلکہ تمہارے وہاں پہنچ جانے تک اسے زندہ پکڑے رکھیں اور تم ان سے چھڑا کر اس شکار کئے گئے جانور کو باقاعدہ ذبح کرو تو وہ تمہارے لئے حلال ہوگا

22- صاف ستھری چیزیں جو انسانی صحت کے لئے اچھی ہوں ان سے بدبو نہ آئے، لوگ انہیں بری نہ سمجھتے ہوں، اللہ تعالیٰ نے پہلے ان چیزوں کی تفصیل بتا دی ہے جو ناجائز ہیں وہ تو حرام ہو گئیں باقی کھانے پینے کی جو بھی کوئی چیز ہے اسے کھانے کی اجازت دے کر شرط لگا دی کہ اس کا پاکیزہ ہونا ضروری ہے

23- اہل کتاب کون ہیں؟ یہودی ہیں اور عیسائی ہیں اوپر جن چیزوں کو حرام اور ناجائز قرار دیا گیا ہے وہ تو حرام ہیں ان کے علاوہ جو چیزیں ہیں وہ پاکیزہ اور صاف ستھری ہوں تو یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں سے کھا لینا جائز ہیں رہا باقی غیر مسلموں کا سوال جو اہل کتاب نہیں تو ان کے ہاں سے گوشت نہیں کھایا جا سکتا کہ وہ ذبیحہ نہیں ہوتا باقی جو جائز چیزیں ہیں ان کے بارے میں وہی پاک والی شرط ہے

اور پاک دامن عورتیں
ان لوگوں میں سے
جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی[24]
جب تم دے دو ان کو ان کے مہر
ان کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے
نہ کہ بدکاری کے لئے
اور نہ ہی چوری چھپے یار بازی کے لئے
اور جس کسی نے راہ ایمان پر چلنے سے انکار کیا[25]
تو اس کے اعمال برباد ہو گئے
اور وہ آخرت میں
خسارے والوں میں سے ہو گیا

2

6- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى

6- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو
تو تم دھوؤ
اپنے چہرے

24- اہل کتاب تو وہی ہوئے شرط وہی ہے کہ ان کی ایسی عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو جو پاک دامن ہوں اور فرائض بھی وہی ہیں جو پاک دامن مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کے لئے ہیں کہ انہیں ان کا مہر دو اور بیوی کا مقام و مرتبہ اور سٹیٹس دو اس کے بعد وضاحت فرما دی کہ غیر مسلم عورتوں سے تم عیاشی کے لئے نکاح نہیں کر سکتے یعنی اصل شرط پاکیزہ زندگی اور جنسی تعلق ہے جو مذہب اور مسلم معاشرے میں قابل قبول ہے لیکن مسلمان عورتوں کے اہل کتاب سے نکاح کی جازت نہیں دی جا رہی

25- اگر کوئی ان احکام کو نہیں مانتا دین میں پورا داخل نہیں ہوتا دین کے سب احکام کی پابندی نہیں کرتا تو اس کے اعمال نابود ہو گئے اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے جو اس روز مکمل ہو گیا تھا اس ضابطہ حیات کو مکمل طور پر قبول کرنے کا حکم ہے یہ نہیں کہ جو پسند ہو مان لو اور جو دل چاہے چھوڑ دو

اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ	اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک
لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا	اور مسح کرو اپنے سر کا
طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ	اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ[1]
مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ	اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو
يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ	تو مکمل غسل کرو[2]
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦	اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو[3]
	یا کوئی تم میں سے حاجت سے فارغ ہو کر آئے
	یا تم نے بیویوں سے ہم بستری کی ہو
	اور تمہیں پانی نہ ملے
	تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو
	پھر تم مسح کرو اپنے چہرے کا

1- نماز اسلام کا اہم رکن ہے نماز ادا کرنے سے پہلے وضو لازم ہے اللہ تعالیٰ وضو کے بنیادی اصول بیان فرماتے ہیں ان پر عمل کا طریقہ وہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کا اپنا تھا اس کے لئے پہلا حکم ہے چہرے کے دھونے کا چہرے دھونے کے لئے پانی تو ہاتھوں سے لینا اور ڈالنا ہے لہٰذا پہلے ہاتھ دھونا لازم ہو گئے چہرے سے مراد کیا ہے؟ ناک چہرے کا جزو ہے اسے باہر سے نظر آنے والی چیز ہی نہیں کہا جا سکتا اس چیز کا اندرونی حصہ بھی ہے اسے بھی صاف کرنا اس میں شامل ہے زبان دانت اور ان کے اردگرد کا اندرونی حصہ بھی چہرہ ہی ہے ان کی صفائی بھی چہرہ دھونے کا حصہ ہوئی اس کی ترتیب اور طریقہ کیا ہے؟ وہ جو اللہ کے رسول ﷺ نے سکھایا ہے پہلے کلی کرنا اور پھر ناک کے اندرونی حصہ کی صفائی کے لئے ناک میں پانی ڈالنا اب رہ گئے کان جو چہرے کے اوپر کے حصہ میں ہیں ان کی صفائی یا مسح سر کے مسح کے بعد رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے چہرے سے پہلے صرف ہاتھ دھوئے تھے چہرے اور سر کے بعد ہاتھوں کے اوپر بازو کہنیوں تک دھونے اور سب سے بعد میں پیر دھونے کا حکم دیا گیا ہے

2- جنابت کیا ہے؟ مرد اور عورت کا آپس میں جنسی عمل اس عمل کے بغیر ہی احتلام ہو جانا بھی جنابت ہے

3- یہ ان صورتوں کا بیان ہے جن میں مٹی سے تیمم کیا جا سکتا ہے ان میں بیماری کی حالت، سفر کی حالت میں ایسی جگہ نماز کا وقت آ جائے جہاں پانی میسر نہ ہو وضو سے پہلے طہارت کے لئے پیشاب یا رفع حاجت کی صورت میں ان حصوں کا پانی سے دھونا لازم ہے لیکن جہاں پانی نہ ہو وہاں ان کا بھی مٹی سے تیمم کر لو

اور اپنے ہاتھوں کا
اس مٹی کے ساتھ
اللہ نہیں چاہتا کہ
تم پر کوئی سختی کرے
بلکہ وہ چاہتا ہے کہ
تم کو پاک کر دے
اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دے
تا کہ تم شکر ادا کرو[4]

7- وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

7- اور یاد رکھو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو
اور اپنے اس عہد کو
جو اس نے تم سے قبول کر لیا تھا
اس وقت جب تم نے کہا تھا
"ہم نے سنا اور ہم نے سرِ تسلیم خم کر دیا"[5]
اور اللہ سے ڈرتے رہو
اللہ تو اچھی طرح جانتا ہے
ان سب باتوں کو جو سینوں کے اندر ہوں[6]

4- اس سہولت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اور کرم قرار دیا ہے اور اس سہولت کے لئے اللہ کا شکر کرنا چاہیے کیونکہ یہ سہولت نہ ہوتی پانی والی شرط ہی رہتی تو کیا ہوتا؟ تصور کریں صحراؤں اور ریگستانوں میں سفر کرنے والے اہل ایمان کو پیش آنے والی دشواری کا

5- یعنی جب اسلام کی دعوت قبول کرتے وقت تم نے کہا تھا کہ "ہمیں دین حق کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے ہم نے اس کو سن کر سمجھ لیا ہے اور دین کے احکام پر عمل کرنے کا حکم مان لیا ہے" تو تم نے اللہ کے ساتھ اس طرح جو عہد کیا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا تھا تم اپنے اس عہد پر قائم رہو اور اسے پورا کرو اللہ تعالیٰ بندوں کے راہ ہدایت پر چلنے اور اس پر قائم رہنے کے اس عہد کو اپنی طرف سے قبول کر لینے کو بندوں پر اپنی نعمت اور کرم قرار دیتے ہیں۔ کیوں؟ اس سے بندے کی دنیاوی اور اخروی فلاح کی صورت پیدا ہو گئی اور اس کی راہ میں جو دشواریاں تھیں ان کو اللہ نے دور کر دیا سہولتیں فراہم کر دیں

8- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧

8- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
بن جاؤ
اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے
انصاف کی گواہی دینے والے [7]
اور نہ آمادہ کر دے تم کو
کسی قوم سے عداوت
اس پر کہ
تم انصاف نہ کرو [8]
تم لوگ عدل کرو
ایسا کرنا تقویٰ سے بہت قریب ہے [9]
اور اللہ سے ڈرتے رہو
بلاشبہ
اللہ اچھی طرح جانتا ہے
اس کو
جو کچھ بھی تم کرتے ہو

6- سینوں کے اندر کونسی باتیں ہوتی ہیں؟ وہ سوچ جو بات کی صورت میں زبان سے ادا نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ بھی معلوم ہوتی ہیں وہ جو ہیں خیالات جذبات خواہشات اور ارادے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے ڈرتے رہو ہمیں تو ان خیالات، جذبات، خواہشات اور ارادوں کا بھی اچھی طرح علم ہے یعنی اپنی سوچ فکر اور جذبات کی طہارت اور پاکیزگی کا بھی خیال رکھو

7- سچی گواہی پر قائم رہو یہ اللہ کا حکم ہے

8- کسی فرد سے تمہاری دشمنی، نفرت اور اس کے بارے میں بغض بھی اس سے انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہ بن جائیں انصاف ہر کسی سے کرو یہی اللہ کے لئے سچی گواہی ہے

9- تقویٰ کیا ہے؟ یہ کہ بندے کے دل میں اللہ کا خوف موجود رہے اور وہ خوف اسے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے روکے رکھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر کسی سے انصاف پر قائم رہنا اور سچی گواہی دینا اس سے قریب تر ہے

9- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹

9- اللہ نے وعدہ کیا ہے
ان لوگوں کے ساتھ جو
ایمان لائے
اور انہوں نے اچھے عمل کئے
کہ ان کے لئے ہے
مغفرت اور بہت بڑا اجر

10- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰

10- اور وہ لوگ جو کفر کریں
اور ہمارے احکام کو جھٹلائیں
تو وہ لوگ ہیں
جو دوزخ کے باسی ہیں

11- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع ۲ ۶

11- اے لوگوں جو ایمان لائے ہو
اپنے اوپر اللہ کے اس کرم کو یاد کرو
جو اس نے تم پر کیا ہوا ہے
اس وقت جب
ایک گروہ نے منصوبہ بنایا تھا
اس کا کہ
وہ اپنے ہاتھ تمہاری طرف بڑھائیں [10]
تو اس نے روک دیئے تھے
تم سے ان کے ہاتھ [11]

10-ایک گروہ نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کیا تھا یعنی تم پر یلغار کرنے کا پروگرام بنایا تھا

11-اللہ نے اس قوم یا گروہ کا وہ منصوبہ ناکام بنا دیا تھا کس قوم کا منصوبہ اللہ تعالیٰ نے ناکام بنایا تھا؟ اہل علم نے اس بارے میں متعدد واقعات بیان کئے ہیں لیکن ایسے واقعات اللہ تعالیٰ کے ایک اصول کی وضاحت کے لئے مثال کے طور پر تو پیش کئے جا سکتے ہیں یہ لازم نہیں ہوتا کہ کوئی آیت یا حکم کسی خاص واقعہ سے ہی متعلق ہو اللہ تعالیٰ اپنا اصول یہ بیان فرماتے ہیں کہ جو اہل ایمان میرے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے اور ان کے اعمال میرے احکام یعنی تقویٰ کی حدود کے تابع ہوتے ہیں ان کے خلاف ان کے دشمنوں کے منصوبے اور ارادے میں ناکام بنا دیا کرتا ہوں۔ شرط کیا ہے؟ اللہ کے احکام کی مکمل پابندی اور اللہ کے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہ کرنا

اور اللہ سے ڈرتے رہو
اور اہل ایمان کو
اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے

3

12- وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ⑫

12- اور اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا[1]
اور ہم نے مقرر کر دیئے تھے
ان میں سے بارہ نقیب[2]
اور اللہ نے کہا تھا "یاد رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں[3]
اگر تم نماز قائم رکھو گے[4]
اور تم زکوٰۃ دو گے
اور تم میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے
اور تم ان کے ساتھ تعاون کرو گے[5]
اور تم اللہ کو قرض دو گے
قرض حسنہ[6]
تو میں لازماً دور کر دوں گا تم سے

1- بنی اسرائیل کے کنعان کی طرف بڑھنے سے پہلے
2- نقیب کا مطلب ہے ایسا شخص جو حالات و واقعات پر نظر رکھنے والا ہو اسے نگران بھی کہہ سکتے ہیں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور ہر قبیلے کا ایک نگران مقرر کر دیا گیا تھا تا کہ وہ اپنے اپنے قبیلے کے احکام کی پابندی کرنے کی نگرانی کریں
3- میں تمہارے ساتھ ہوں یعنی اگر تم نے میرے احکام کی پابندی کی تو میری تائید و حمایت تمہارے ساتھ ہوگی
4- یہ ان احکام کی تفصیل ہے جن پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت مشروط تھی
5- یعنی میرا جو بھی رسول آئے اس پر ایمان لانا اور اسے سونپے گئے مشن کی تکمیل میں اس کے ساتھ تعاون کرنا
6- قرض کیا ہے؟ مالی ٹرمینالوجی میں یہ کہ کوئی کسی کو کوئی رقم قرض کے طور پر دے اس حوالہ سے قرض حسنہ اسے کہنا چاہیے جس سے دینے والا کوئی مفاد حاصل نہ کرنا چاہے اس جگہ قرض حسنہ یا قرض حسین سے مراد اچھے اعمال ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا عہد قبول کر کے ہم نے کہا تھا کہ اگر تم اچھے اعمال جن کا پہلے ذکر کر دیا ہے (1) نماز کا قیام (2) زکوٰۃ کی ادائیگی (3) رسولوں سے تعاون کے عہد کی پابندی کرو گے تو میں تمہارے ساتھ ہوں گا اکثر علماء نے اس سے مراد اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنا بتایا ہے لیکن اگر سیاق و سباق کے حوالے سے دیکھیں تو اچھے یا حسین اعمال کر کے آگے بھیجنا اس سے مراد معلوم ہوتی ہے

تمہاری برائیاں [7]
اور میں ضرور تم کو داخل کروں گا
باغوں میں جن میں نہریں بہتی ہیں
پھر اس کے بعد جس کسی نے
تم میں سے کفر اپنا لیا
تو بلاشبہ وہ راہ راست بھول جائے گا"

13- فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ⑬

13- سو اس وجہ سے جو انہوں نے
اپنے اس عہد کو توڑ دیا
تو ہم نے ان پر لعنت کر دی تھی [8]
اور ان کے دل سخت کر دیئے تھے [9]
وہ باتوں کی معین جگہ تبدیل کر دیتے ہیں
اور انہوں نے بھلا دیا ہے
اس میں سے ایک بڑا حصہ
جو کچھ ان کو یاد رکھنے کو کہا گیا تھا [10]
اور تو ہمیشہ ہی

7- نیک اعمال کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کس چیز کی عطا کا وعدہ فرماتے ہیں؟ برائیوں سے پاک کر دینے کا وعدہ جب کوئی بندہ اللہ کے احکام کی پابندی کرتا ہے تو وہ برائیوں سے بچتا ہے اللہ کو اچھے اعمال کا قرض دینے والے برائیوں سے دور ہو جاتے ہیں

8- پہلے ان کے عہد کی شرائط بیان کی گئی ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے اس عہد کو توڑ دیا ہوا ہے اور اس خلاف ورزی پر ہم نے ان پر لعنت کر دی ہوئی ہے لعنت کا مطلب ہے اللہ کا کسی کو اپنے کرم اور نعمتوں سے محروم کر دینا اللہ کا ان سے وعدہ تھا کہ ارض کنعان کے سفر اور اس کے بعد اگر تم نے میرے سے کئے عہد کی پابندی کی تو میری تائید وحمایت تمہارے ساتھ ہوگی اس عہد کی خلاف ورزی سے بنی اسرائیل اللہ کی طرف سے حمایت سے محروم ہو گئے اور رسوائی ان کا مقدر ہو گئی

9- ان کے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی پر بضد ہو جانے کی وجہ سے ان کے دل ایسے ہو گئے کہ احکام الٰہی ان پر اثر ہی نہیں کرتے

10- ان کے دلوں کے سخت ہو جانے کا نتیجہ کیا ہے؟ یہ کہ وہ اللہ کے احکام کے اطلاق اور ان پر عمل کا مفہوم بدل لیتے ہیں اور انہیں جو کتاب دی گئی تھی اس کے بہت سے احکام پر عمل کرنا انہوں نے ترک کر دیا ہے جن چیزوں پر انہیں عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا انہیں بھلا دیا ہے

ان کی طرف سے دھوکہ بازی
پاتا رہے گا
سوائے ان میں سے تھوڑوں کے
پس تو ان کو معاف کر دے
اور درگزر کر [11]
یقیناً اللہ پسند کرتا ہے
احسان کرنے والوں کو

14- وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ⑭

14- اور ان لوگوں سے بھی جو
کہتے ہیں "ہم تو نصاریٰ ہیں"
ہم نے پکا عہد لیا تھا
مگر انہوں نے بھلا دیا ہے
اس میں سے ایک بڑا حصہ
جو کچھ ان کو یاد رکھنے کو کہا گیا تھا [12]
سو ہم نے ڈال دیئے ہیں
ان کے درمیان عداوت اور بغض
قیامت تک کے لئے [13]

11- اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد بن عبداللہ ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہودی کس کس طریقہ سے دھوکہ دہی کرتے ہیں کیسے کیسے اللہ کے احکام میں ادل بدل کرتے رہتے ہیں تمہیں اس کے بارے میں تجربہ ہوتا رہتا ہے تم ان کے خلاف اس کی وجہ سے سخت اقدام نہ کرنا اور ان سے درگزر کرنا (یہ حکم وقتی طور پر ان یہودیوں کے بارے میں تھا جو مدینہ اور گرد و نواح میں رہتے تھے اور جن سے اس زمانہ میں اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کو واسطہ رہتا تھا)

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں انہوں نے بھی یہودیوں کی مانند ہم سے کیا عہد توڑ دیا ہوا ہے اور ان کو جن احکام پر سختی سے عمل کرنے کو کہا گیا تھا انہوں نے انہیں بھلا دیا ہے

13- اللہ سے کیا عہد توڑ دیا جن احکام پر عمل کا حکم دیا گیا تھا انہیں بھول گئے تو اصل دین سے دور چلے گئے جب دین اور اس کی روح کو بھلا دیا جائے تو اس دین کے نام نہاد پیروکاروں کے درمیان اختلافات اور ایک دوسرے سے نفرت کا پیدا ہو جانا لازم ہوتا ہے اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ کیا عیسائی فرقوں کے ایسے اختلافات کی وجہ سے ان فرقہ پرست ممالک میں صدیوں تک لڑائیاں نہیں ہوتی رہیں؟ کیا اس باہمی نفرت اور بغض کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرتے آئے؟ جو بھی کوئی دین کی روح کو بھلا دے وہ ایسے اختلافات اور لڑائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے

اور وقت آنے پر اللہ انہیں دکھا دے گا کہ
انہوں نے کیا کچھ کیا ہوا ہے

15- يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

15- اے اہل کتاب
ہمارا رسول تمہارے پاس آ گیا ہے [14]
وہ تمہیں بتاتا ہے
اس میں سے بہت کچھ
جو تم کتاب میں سے چھپاتے تھے
اور بہت کچھ سے درگزر کر جاتا ہے [15]
آ گئی ہے تمہارے پاس
اللہ کی طرف سے
روشنی
اور ہدایت کی راہ دکھانے والی کتاب [16]

16- يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾

16- اللہ دکھا دیتا ہے اس کے ذریعے
اس کو جو پیروی کرتا ہے اس کی رضا کی
سلامتی کی راہیں
اور ایسے لوگوں کو نکال لاتا ہے
اندھیروں سے روشنی کی طرف
اپنے اذن سے
اور ان کو ہدایت دے دیتا ہے
راہ راست کی طرف

14- کون رسول؟ محمد بن عبداللہ ﷺ اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں سے فرماتے ہیں کہ اب ہم نے محمد بن عبداللہ ﷺ کو اپنا رسول بنا کر اور پیغام ہدایت دے کر بھیجا ہے

15- تم اللہ کے احکام میں سے جو تمہاری کتاب میں ہیں کیا کیا چھپاتے آئے ہو کیا چھپا رہے ہو محمد بن عبداللہ ﷺ سب جانتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ تم پر سختی نہیں کر رہے

16- روشنی اور کتاب ہدایت سے مراد اسلام اور قرآن مجید ہے

17- لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ⑰

17- اس میں کچھ شک نہیں کہ
وہ لوگ تو کافر ہو گئے
جو کہتے ہیں ”اللہ تو
مسیح ابنِ مریم ہے“[17]
ان سے کہیں ”تو پھر کون ہے وہ جو
اللہ کے مقابلے میں کوئی بھی رکاوٹ ڈال سکے
اگر وہ ارادہ کر لے کہ
ہلاک کر دے
مسیح ابنِ مریم کو
اور اس کی ماں کو
اور سارے زمین والوں کو
سب کو[18]
اور اللہ ہی کے لئے ہے
حکمرانی آسمانوں پر اور زمین پر
اور اس پر جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان ہے
وہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے“

18- وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ

18- اور یہودی اور نصاریٰ کہتے ہیں
”ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں“[19]

17- یعنی وہ کہتے ہیں کہ مسیح میں اللہ نے حلول کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کہنے والے کافر ہیں

18- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کفر کرنے والوں سے پوچھو کہ اگر اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کو بلکہ دنیا والے سب کو ہلاک کر دے تو کوئی ہے ایسا جو تھوڑی سی بھی رکاوٹ پیدا کر سکے؟ اگر وہ کفر کرنے والے ٹھیک کہتے ہیں تو پھر عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں مریم علیہا السلام کو موت کس نے دی تھی؟

19- یعنی ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ ہمیں ایسے محبوب رکھتا ہے جیسے باپ بیٹوں کو محبوب رکھتا ہے

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾

ان سے پوچھیں "تو پھر وہ تمہیں
تمہارے گناہوں کی وجہ سے[20]
سزا کیوں دیتا ہے؟"
نہیں! بلکہ تم انسان ہو
اس کے پیدا کئے ہوئے انسانوں میں سے
وہ معاف کر دیتا ہے جسے چاہے
اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے
اور اللہ ہی کے لئے ہے حکمرانی
آسمانوں پر اور زمین پر
اور اس پر جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان میں ہے
اور سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

19- يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ
عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ
بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ ع ٢

19- اے اہل کتاب
آ گیا ہے تمہاری طرف
ہمارا رسول
رسولوں کے آنے کے وقفہ کے بعد[21]
وہ تم کو کھول کر بتاتا ہے
تاکہ تم نہ کہہ سکو کہ
ہمارے پاس تو
کوئی خوشخبری دینے والا
اور ڈرانے والا آیا ہی نہیں تھا[22]

20- اگر ان کا یہ دعویٰ درست ہے تو پھر اللہ انہیں ان کے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے؟ ذرا ان سے یہ تو پوچھو

21- اللہ تعالیٰ اہل کتاب سے فرماتے ہیں کہ نبیوں کے آنے کے درمیان جو وقفہ کیا گیا تھا اس کے بعد ہم نے تمہاری طرف ایک اور رسول بھیج دیا ہے

22- تاکہ روز حساب تم کوئی بہانہ اور عذر پیش نہ کر سکو کہ ہمیں تو بدل گئے حالات میں کسی نے بتایا ہی نہیں تھا کہ اللہ کے احکام پر عمل میں کیا کیا شامل ہے اب ان پر عمل کیسے کرنا ہے اور عمل نہ کرنے کی سزا کیا ہوگی اور ان پر عمل کرنے کا اجر کیا ہوگا؟

تو آ گیا ہے تمہارے پاس
خوشخبری دینے والا
اور ڈرانے والا
اور اللہ
ہر چیز پر قادر ہے

4

20- وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾

20- اور یاد کرو
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا
"اے میری قوم یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت
جب اس نے پیدا کئے تھے تم میں اپنے پیغمبر
اور اس نے تمہیں بادشاہ بنایا تھا[1]
اور تمہیں وہ کچھ دیا تھا
جو اس نے عالمین میں سے کسی اور کو نہیں دے رکھا تھا[2]

21- يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

21- اے میری قوم
داخل ہو جاؤ تم ارض مقدس میں[3]
جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے

1- بنی اسرائیل سے مخاطب کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں اللہ تعالیٰ کے اکرام یاد دلا رہے ہیں مصر سے ارض فلسطین کی طرف سفر کے دوران مقام ہے دشت فاران حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں ان کا ماضی یاد دلاتے ہیں اور نئے دور کی بشارت کے ساتھ ہی انہیں اللہ سے ڈرتے رہنے اور اللہ کے احکام پر عمل کرتے رہنے کو کہتے ہیں آیت 12 اور 13 میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے پختہ وعدہ توڑ دینے جیسی نافرمانیوں اور ان پر اپنی لعنت کا ذکر فرمایا ہے اسی سیاق و سباق میں اللہ تعالیٰ انہیں یاد دلاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کیا کہا تھا اور انہوں نے ان احکام پر کیسے عمل کیا تھا بنی اسرائیل میں سے پیغمبر پیدا کرنے کے اللہ کے کرم کے ساتھ انہیں بادشاہ بنانے سے کیا مراد ہے؟ اہل علم یہاں بادشاہ سے مراد ان کی غلامی سے نجات اور قومی اور شخصی آزادی لیتے ہیں اور یہ ان پر اللہ کا کرم بتایا گیا ہے

2- یعنی تمہیں قوموں کی ہدایت کے لئے اللہ نے چن لیا تھا اللہ نے قوموں کی ہدایت کے لئے تم میں سے جو پیغمبر پیدا کئے ہیں یہ تم پر اتنا بڑا کرم ہے جو اس وقت کی کسی اور قوم پر نہیں ہوا تھا

3- ارض فلسطین جہاں سے وہ مصر گئے ہوئے تھے

اور تم ہرگز اپنی پیٹھوں پر نہ پھر جانا[4]
اس سے تم ناکام و نامراد پلٹو گے"[5]

22- قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾

22- انہوں نے کہا "اے موسیٰ وہاں تو
ایک بڑی زور آور قوم ہے
اور ہم تو ہرگز وہاں نہیں جائیں گے
یہاں تک کہ وہ وہاں سے چلے جائیں
پس اگر وہ وہاں سے نکل جائیں
تو ہم ضرور وہاں جائیں گے"[6]

23- قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

23- دو شخصوں نے
جو اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے
جن پر اللہ نے کرم کیا ہوا تھا
کہا "ان کے خلاف دروازے میں سے حملہ کر دو[7]
جیسے ہی تم اس میں داخل ہو گئے
تو تم ضرور غالب آ جاؤ گے[8]
اور تم اللہ پر ہی بھروسہ کرو
اگر تم ایمان رکھتے ہو"[9]

4- پیٹھ پر پھر جانے سے یہاں مراد اللہ سے کئے عہد سے پھر جانا بھی ہے اور دشمن کے مقابلے میں پیٹھ دکھا دینا بھی
5- اگر تم دشمن کے مقابلہ سے پھر گئے تو نقصان میں رہو گے
6- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارض فلسطین میں داخل ہونے سے پہلے وہاں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے بارہ سرداروں کو بھیجا تھا جنہوں نے وہاں گھوم پھر کر جائزہ لیا تھا اور واپس آ کر اپنی قوم کو بتایا تھا کہ وہاں آباد عمالقہ تو بڑے زور آور ہیں اس رپورٹ پر بنی اسرائیل نے ارض فلسطین میں داخل ہونے سے انکار کر دیا تھا کہ ہم تو ان سے نہیں لڑ سکتے اور بعض نے تو مصر واپس جانے کو بھی آگے جانے سے بہتر قرار دے دیا تھا
7- ان بارہ سرداروں میں سے دو نے جو بنی اسرائیل کے ان لوگوں میں سے تھے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف تھا اور جن پر اللہ کا کرم تھا ان سے کہا کہ ڈرو نہیں اس ملک میں داخلہ کا جو راستہ ہے اس کی طرف آگے بڑھو
8- اگر تم نے اس ملک میں داخل ہو کر اس علاقہ پر قبضہ کر لیا جو دروازے کی حیثیت رکھتا ہے تو تم کامیاب رہو گے
9- اگر تمہیں اللہ پر ایمان کا دعویٰ ہے تو اللہ پر بھروسہ رکھو اور آگے بڑھو

24- قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

24- انہوں نے کہا ''اے موسیٰ ہم تو کسی صورت بھی
اس میں کبھی بھی داخل نہ ہوں گے
جب تک وہ وہاں موجود ہیں
سو تم اور تمہارا رب جاؤ
اور تم دونوں ان سے لڑو
ہم تو یہیں بیٹھے ہیں''

25- قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَ اَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

25- موسیٰ نے کہا ''اے میرے پروردگار
مجھے تو کوئی بھی اختیار نہیں
مگر صرف اپنے اوپر اور اپنے بھائی پر ہی[10]
سو ہمیں ان نافرمان لوگوں سے الگ کر دے''

26- قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع ٨ ٧

26- فرمایا ''تو پھر ان پر وہ زمین حرام کر دی گئی ہے
چالیس سال تک
یہ زمین میں مارے مارے پھرتے رہیں گے
سو تو ان نافرمانوں کے حال پر ہرگز ترس نہ کھا''[11]

5

27- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ

27- اور بتائیں ان کو[1]
آدم کے دو بیٹوں کی کہانی

10- ان کے جواب پر کہ ہم تو یہاں سے آگے ہرگز نہیں جائیں گے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ ''اے اللہ یہ قوم میرے اختیار میں نہیں میں خود اور میرا بھائی آپ کے حکم کے پابند ہیں جو آپ فرما دیں اور ہمیں اس فاسق قوم میں شامل نہ کریں ہم ان کے اس انکار کے سبب ان سے برات کا اظہار کرتے ہیں''

11- بنی اسرائیل کی اس بزدلی اور نافرمانی کی سزا سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب انہیں مزید چالیس سال تک دشت فاران اور صحرائے سینا میں خوار ہونا پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا اور بنی اسرائیل چالیسویں سال بعد ارض فلسطین میں داخل ہو سکے تھے جب وہ نسل ختم ہو چکی تھی جس نے نافرمانی کی تھی اور بزدلی دکھائی تھی

1- کن کو بتائیں؟ ان کو ہی جن کا ذکر ہو رہا ہے یعنی یہودیوں کو

الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾

جیسی کہ وہ اصل میں ہے[2]
جب ان دونوں نے قربانی کی تھی
تو ان میں سے
ایک کی قربانی قبول کر لی گئی تھی
اور دوسرے کی قربانی قبول نہیں کی گئی تھی[3]
اس نے کہا "میں تو تمہیں ضرور ہی قتل کر دوں گا"
اس نے جواب دیا "اللہ تو صرف متقیوں کی نذر قبول کرتا ہے[4]

28- لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

28- اگر تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا
مجھے قتل کرنے کے لئے
تو میں ہرگز تیری طرف
اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا
تجھے قتل کرنے کے لئے
میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں[5]

2- کیوں بتائیں؟ کیا ان کی کتاب میں یہ کہانی موجود نہیں جو اللہ تعالیٰ انہیں بتانا چاہتے ہیں؟ اس کا سبب اللہ تعالیٰ خود بیان فرماتے ہیں کہ "ہمارا رسول تمہیں بہت کچھ وہ بھی بتاتا ہے جو تم اپنے پاس کتاب میں سے چھپاتے تھے" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی اصل کہانی یہ ہے جو بیان کی جا رہی ہے مگر اصل کہانی کا بیان کرنا ضروری کیوں ہو گیا؟ اس لئے تا کہ اس کو درست طور پر سمجھ کر اس سے درست نصیحت حاصل کی جا سکے

3- وہ کہانی کیا ہے؟ یہ کہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں نے اللہ کے حضور اپنی اپنی طرف سے نذریں قربانی پیش کی ایک کی قربانی اللہ نے قبول فرما لی اور دوسرے کی مسترد کر دی

4- اللہ تعالیٰ نے ایک یعنی قابیل کی نذر کیوں مسترد کر دی تھی؟ اس کا سبب ہابیل کی زبان سے جس کی قربانی قبول ہو گئی تھی بیان کر دیا گیا ہے کہ قابیل متقی نہیں تھا اس کے اعمال اللہ کے احکام کے مطابق نہیں تھے

5- اب جس کے دل میں اللہ کا خوف نہیں تھا یا جس کے جملہ اعمال اللہ کے احکام کے مطابق نہیں تھے وہ اس کا ثبوت دیتا ہے اور دوسرے کو بلاوجہ قتل کر دینے کی دھمکی دے دیتا ہے جواب میں ہابیل کیا کہتا ہے؟ یہی کہ "میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں" یعنی میرے اعمال اللہ کے احکام کے طابع ہیں اس لئے میں ایسا گناہ کرنے کا جوابی منصوبہ نہیں بناؤں گا کہ تم سے بچنے کے لئے تجھے قتل کر دوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تم سے بچنے کی بھی کوشش نہیں کروں گا ہاتھ بڑھانے کا مطلب قتل کا منصوبہ بنانا ہے

29- اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾

29- میں تو چاہتا ہوں کہ
تو اٹھالے
میرا گناہ اور اپنا گناہ[6]
تاکہ تو
اہل نار میں سے ہو جائے
اور ظالموں کے ظلم کا یہی بدلہ ہے"

30- فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾

30- سو اس کو آمادہ کر لیا
اس کے نفس نے
اپنے بھائی کے قتل پر
تو اس نے اس کو قتل کر دیا
اور وہ زیاں کاروں میں سے ہو گیا[7]

31- فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

31- تو اللہ نے ایک کوا بھیج دیا
وہ زمین کے اندر شگاف کھودتا تھا
تاکہ اس کو دکھا دے کہ
وہ کیسے دبا دے اپنے بھائی کی لاش[8]
وہ چلایا "ہائے افسوس میری حالت پر
کیا میں اتنا زیادہ عاجز ہوں
میں اس کوے جیسا ہی ہوتا۔

6- "میرا گناہ" یعنی اگر میں تجھے قتل کر دوں یا اس کا ارادہ کروں تو مجھے بھی تو گناہ ہوگا میرے ایسا نہ کرنے پر وہ گناہ بھی تم پر ہی آئے گا

7- اس کے اعمال پر اللہ سے خوف کا کنٹرول تو تھا نہیں اس نے غرور اور تکبر میں اپنے چھوٹے بھائی کو اس کے کسی جرم کے بغیر قتل کر دیا اور اپنا نقصان خود کرنے والوں میں سے ہو گیا اپنے معصوم بھائی کو قتل کر دیا اللہ کے حضور سزا کا مستحق ہو گیا اور جس کو قتل کر دیا ہے اس کی لاش کو کیا کرے؟ یہ پریشانی اور پشیمانی الگ

8- اللہ تعالیٰ نے کوے کی ڈیوٹی لگا دی۔ کیوں؟ قاتل کی مقتول کی لاش ٹھکانے لگانے میں راہنمائی کے لئے؟ نہیں مقتول کی لاش کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے کہ وہ معصوم اور متقی تھا

32- مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝

32- اسی وجہ سے
ہم نے بنی اسرائیل کے لئے
حکم لکھ دیا تھا کہ
"جو کوئی قتل کر دے کسی فرد کو
بغیر خون کے بدلے کے
یا بغیر اس کے زمین میں فساد پھیلانے کے [11]
تو گویا اس نے
تمام انسانوں کو قتل کر دیا
اور جو کوئی بچائے ایک جان کو
تو گویا اس نے
تمام انسانوں کو بچا لیا"

اور اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا"[9]
سو وہ شرم میں ڈوب گیا[10]

9- کوے کو زمین کھودتے دیکھ کر قابیل نے جو کچھ کہا اس سے اس کی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے گویا کوے کو بھیجنا بھی ایک طرح سے اس کے لئے سزا ہی تھی

10- ندامت یہی کہ مجھ سے تو کوا ہی دانا ہے وہ نہ آتا تو میں تو لاش بھی ٹھکانے نہ لگا سکتا ایک پرندے کے سامنے ایک مغرور اور متکبر کی بے بسی کی شدتِ ندامت

11- اس قتل سے انسان کے انسان کو قتل کر دینے کا سلسلہ شروع ہو گیا تو ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دے دیا کہ کسی بے گناہ کو قتل کرنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم سارے انسانوں کو قتل کر دینا اگر کوئی قاتل نہیں اسے عدالت نے قتل کی سزا نہیں سنائی اور وہ زمین میں فساد پھیلانے والا بھی نہیں یعنی وہ اللہ کے احکام کے مطابق قائم کئے نظم کو نقصان پہنچانے والا بھی نہیں تو اس کو قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے لیکن کیا یہ حکم صرف بنی اسرائیل کے لئے ہی ہے؟ نہیں حکم عام ہے سب کے لئے ہے ان سے پہلے والوں کے لئے بھی یعنی ہابیل کے قتل کے بعد بنی اسرائیل تک احکام آنے تک بھی حکم یہی تھا یہاں بنی اسرائیل کے لئے حکم کا خاص طور پر ذکر اس لئے آیا ہے کہ ذکر ان کا اور ان کی سازشوں کا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی ﷺ کے خلاف اور اہل ایمان کے خلاف سازشیں تیار کرنے والے یہودیوں کو یاد دلاتے ہیں کہ ہابیل کے قتل معصوم کے بعد سے میرا حکم کیا ہے اسے مت بھولو بے گناہ کا قتل آج بھی سب انسانوں کے قتل جتنا بڑا جرم ہے

اور آئے تھے ان کے پاس ہمارے رسول
واضح احکام لے کر
اس کے باوجود ان میں سے بہت سے لوگ
اس کے بعد بھی
زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں[12]

33- اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۳۳﴾

33- نہیں ہے اس کے سوا کوئی اور سزا
اُن لوگوں کی جو
اللہ سے اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں[13]
اور زمین میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑے پھرتے ہیں
کہ
وہ قتل کر دیئے جائیں
یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں
یا ان کے ہاتھ اور پاؤں
مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں[14]
یا ان کو علاقہ سے نکال دیا جائے
یہ رسوائی اُن کے لئے اس دنیا میں ہے
اور آخرت میں ان کے لئے ہے
عذاب عظیم

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم یہودیوں کی طرف اپنے رسول بھیجتے رہے ہیں ان کے ذریعہ واضح ہدایات بھیجتے رہے ہیں لیکن یہ ہمیشہ سے ہی ان احکام اور ہدایات کی خلاف ورزی کرتے آئے ہیں یہ ان کی قدیمی خصلت ہے

13- کون جنگ کرتا تھا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے؟ ہر وہ دشمنِ اسلام جو زمین پر اللہ کے احکام کے مطابق نظام کے قیام کے خلاف تھا اور دین اور اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف بھاگ دوڑ اور سازشوں میں لگا ہوا تھا ایسے مجرموں کے جرائم کی نوعیت الگ الگ تھی کس مجرم کو کیا سزا دی جائے؟ جیسا جرم ویسی سزا

14- یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں

ع ١٤

34- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾

34- مگر ایسے لوگ جو توبہ کر لیں
قبل اس کے کہ
تم ان پر غلبہ حاصل کر لو[15]
سو جان لو کہ
اللہ تو ہے
معاف کر دینے والا مہربان

6

35- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾

35- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اللہ سے ڈرتے رہو
اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ڈھونڈو[1]
اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو
تاکہ تم فلاح حاصل کر سکو

36- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾

36- اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ
جو لوگ کفر کر رہے ہیں
اگر ہو ان کے پاس
جو کچھ بھی زمین میں ہے
سارے کا سارا[2]

15- جو ایسی سرگرمیوں سے باز آ جائیں اور توبہ کر لیں ان کے خلاف کاروائی نہ کرو

1- وسیلہ سے مراد وہ عمل یا طریقہ ہے جس کے ذریعے سے کوئی مقصد حاصل کیا جا سکے یہاں اللہ کا حکم ہے کہ میرا قرب حاصل کرو مگر کیسے قرب حاصل کرو؟ وسیلہ کیسے بناؤ؟ (1) مجھ سے ڈرتے رہو تمہارے اعمال میرے احکام کے مطابق ہوں (2) لگن سے اور محنت سے میرے احکام پر عمل کرو (3) اللہ کی راہ میں اللہ کے دین کے لئے جدوجہد کرو نتیجہ ایک تو اللہ کا قرب ہوا مگر اللہ سے ڈرتے رہنے اس کے قرب کے لئے محنت کرنے اور اس کے دین کے لئے جدوجہد کرنے سے اور کیا ملے گا؟ فلاح یعنی دنیا اور آخرت کی خوشیاں ذہنی اور جسمانی سکون اور راحت

2- دنیا میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ سارا روز قیامت کافروں کے پاس ہو

اور اس کے ساتھ اتنا ہی کچھ اور ہو[3]

37- يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾

37- وہ چاہیں گے کہ
کسی طرح اس آگ میں سے نکل سکیں
اور وہ ہرگز اس سے نکل نہیں سکیں گے
اور ان کے لئے
ایسا عذاب ہے

اور قیامت کے روز وہ یہ سب
فدیہ میں دے کر عذاب سے بچنا چاہیں
تو بھی وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا[4]
اور ان کے لئے ہے
دردناک عذاب

38- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾

38- اور چوری کرنے والا مرد
اور چوری کرنے والی عورت
پس کاٹ دو ان کے ہاتھ
اس کے بدلے میں
جو کچھ انہوں نے کیا ہے[6]

جو ہمیشہ رہے گا[5]

3- اور اتنا ہی اور بھی اس میں شامل کر لیں

4- اس سب کچھ کو دے کر وہ قیامت کے روز عذاب سے نجات حاصل کرنا چاہیں تو بھی نہیں ملے گی

5- اس دردناک عذاب سے وہ کسی طرح بھی اور کبھی بھی نجات حاصل نہیں کر سکیں گے وہ ہمیشہ ان پر مسلط رہے گا

6- چوری مرد نے کی ہو یا عورت نے اس جرم کے بدلہ میں جو بھی چور ہو اس کا ہاتھ کاٹ دو "کاٹ دو ان کے ہاتھ" کا مطلب دونوں ہاتھ کاٹنا نہیں مطلب ہے جو بھی ہو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو یہ عام اصول ہے کیسی چوری پر کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم ہے؟ ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے اس کی تفصیل اور اس بارے میں فقہا کے درمیان اختلافات کی تفاصیل فقہ، حدیث اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہے اس حکم پر عمل کا طریقہ سنت رسول ﷺ کے مطابق ہی ہو سکتا ہے

اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا[7]

اور اللہ ہے

غالب حکمت والا

39- فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾

39- پھر جو کوئی توبہ کر لے

اپنے اس ظلم کے بعد

اور اپنی اصلاح کر لے

تو بلاشبہ اللہ اپنے کرم سے

اس پر توجہ کرتا ہے[8]

اللہ تو ہے

معاف کر دینے والا رحم کرنے والا

40- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾

40- کیا تو جانتا نہیں کہ[9]

اللہ تو وہ ہے جس کے لئے ہے

بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی؟

وہ جس کسی کو چاہے سزا دے

اور جس کسی کو چاہے معاف کر دے

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

7- یہ سزا دنیاوی عبرت کے لئے ہے تا کہ انہیں دیکھ کر لوگ عبرت حاصل کریں

8- پھر جو کوئی چوری سے باز آ جائے تو اس پر اللہ اپنا کرم کرے گا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ چوری پکڑی جائے تو وہ کہے میں توبہ کرتا ہوں یہ توبہ اور اصلاح سزا کے بعد کا معاملہ ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کرم کرنے والا ہوں ہاتھ کاٹ دینے سے مایوس ہو کر یہ نہ خیال کر لو کہ اب تو اخروی سزا سے بچنے کا کوئی طریقہ ہے ہی نہیں اور اس پیشہ چوری سے چمٹے نہ رہو بلکہ اپنی اصلاح کر لو تو اللہ معاف کر دے گا

9- یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز پر اللہ کی حکمرانی ہے اور ان کے بارے میں وہ جو چاہے قانون بناتا ہے اور ایسے قوانین کو ماننا اور ان پر عمل کرنا اس کی بادشاہی کو تسلیم کرنا ہے

41- يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ
فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ
يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ
لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ
يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

41- اے رسول
نہ غمگین کردیں تجھے وہ لوگ
جو کفر میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوششیں کر
رہے ہیں
ان میں سے
جو اپنے مونہوں سے کہتے ہیں
"ہم ایمان لے آئے ہیں"
مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے
اور ان یہودیوں میں سے
جو جھوٹ کو بڑے سننے اور قبول کرنے والے ہیں[10]
وہ ان دوسرے لوگوں کی خاطر[11]
جو تیرے پاس کبھی نہیں آئے سنتے ہیں[12]
وہ بدل دیتے ہیں (تورات) کے کلمات کو
حالانکہ ان کا صحیح مقام ثابت ہو چکا ہے[13]
وہ اُن دوسرے لوگوں سے کہتے ہیں "اگر تم کو یہ حکم دیا جائے

10- دو قسم کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک وہ جو منہ سے تو کہتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ایمان ان کے دلوں کی گہرائیوں میں نہیں اترا ہوا تھا اس قسم کو منافق کہنا چاہیے دوسری قسم یہودیوں کی ہے وہ دونوں گروہ کیا کرتے ہیں؟ کفر میں یعنی کافرانہ عقائد اور کاموں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوششیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ آپ ان لوگوں کی ایسی حرکتوں سے دکھی نہ ہوا کریں

11- ایسے لوگ کیا کرتے ہیں؟ اللہ کے دین کے احکام اور اہل ایمان کی گفتگو بڑے غور سے سنتے ہیں۔ کیوں؟ ان کو ماننے کے لئے نہیں بلکہ تبدیل کر کے پھیلانے کے لئے کیونکہ یہ یہودی تو اللہ کے احکام کے بارے میں جھوٹ اور باطل قبول کرتے رہے ہیں دوسروں سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے کے لئے کہ "یہ تو میں خود سن کر آیا ہوں"

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ آپ کے پاس آئے ہی نہیں ہوتے یہ لوگ ان کو دین حق کے بارے میں غلط باتیں پہنچاتے ہیں

13- اپنی کتاب میں موجود احکام الٰہی میں اپنی مرضی کی تبدیلی کر دیتے ہیں

تو اس کو لے لو

اور اگر تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچو"[14]

اور جس کسی کو اللہ

فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتا ہو

تو تو اس کے لیے اللہ سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا

یہ وہ لوگ ہیں کہ

نہیں چاہتا اللہ کہ

ان کے دلوں کو پاک کر دے

ان کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے

اور ان کے لئے

آخرت میں دردناک عذاب ہے

42- سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

42- یہ ہیں جھوٹ قبول کرنے والے[15]

اور حرام کھانے والے

سو اگر وہ تیرے پاس آویں

تو تو اُن کے درمیان فیصلہ کر دے

یا ان سے منہ پھیر لے[16]

14- اس طرح جو لوگ جھوٹ گھڑتے ہیں یا اصل احکام اور باتوں کو تبدیل کر کے اپنی خواہش کے جو مطابق باتیں گھڑتے ہیں وہ اپنے لوگوں یا ان سے جو آپ کے پاس نہیں آئے کہتے ہیں کہ اگر تو محمد ﷺ تم کو یہ حکم اور ہدایت دیں جو ہم بتا رہے ہیں تمہارے معاملے کا یہ فیصلہ کریں تو اسے مان لینا لیکن اگر وہ ان سے مختلف ہو تو اس سے بچنا

15- ایسے لوگوں سے یہاں مراد یہودی ہیں

16- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ اگر اپنا کوئی جھگڑا لے کر تیرے پاس آئیں تو آپ کی مرضی ہے کہ اس کا ان کے لئے فیصلہ کر دیں ◄◄

اور اگر تو ان سے منہ پھیر لے
تو وہ تجھے ہرگز نہیں نقصان پہنچا سکتے
کچھ بھی
اور اگر تو فیصلہ کرے
تو ان کے درمیان
عدل کے ساتھ فیصلہ کر [17]
واقعی اللہ محبوب رکھتا ہے
انصاف کرنے والوں کو

43- وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

43- اور وہ تجھے کیوں منصف بنا رہے ہیں؟
جبکہ ان کے پاس تورات موجود ہے
جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے [18]
پھر بھی وہ اس سے منہ موڑ رہے ہیں
اس کے بعد بھی؟ [19]
اور وہ لوگ تو ایمان ہی نہیں رکھتے [20]

7

44- اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

44- تورات ہم نے نازل کی تھی

◄◄ یا اس سے منہ پھیر لیں یعنی فیصلہ کرنے سے انکار کر دیں

17- یعنی اگر تو فیصلہ کرنا قبول کر لے تو انصاف کرنا

18- اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی فطرت کو ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کتاب تورات ہے تو پھر یہ اس تورات کے مطابق خود اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے؟ اس میں بھی احکام تو موجود ہیں اس کے باوجود یہ آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں کہ یہ بدنیت لوگ ہیں اور ان احکام پر عمل نہیں کرنا چاہتے یا پھر دھوکہ دینا چاہتے ہیں

19- یہ تو تورات کے احکام سے بھی پھرے جا رہے ہیں

20- ان کا تو تورات پر بھی ایمان نہیں یعنی اگر ایمان ہے تو اس کے احکام پر عمل کیوں نہیں کرتے اور انہیں تبدیل کیوں کر دیتے ہیں

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا
عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴

اس میں رہنمائی اور روشنی تھی [1]
اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والے نبی
اسی کے ذریعے فیصلے کیا کرتے تھے
یہودی ہو جانے والوں کے معاملات کے [2]
اور عالم اور فقیہہ بھی
اس کے مطابق جس کا [3]
اللہ کی کتاب میں سے [4]
ان کو نگران بنا دیا گیا تھا [5]
اور وہ اس پر گواہ ہوتے تھے [6]
سو یہودی لوگو انسانوں سے نہ ڈرو
اور مجھ سے ڈرتے رہو
اور نہ بیچو میری آیات

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تورات (اپنی اصل صورت میں) اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ہم نے ہی بھیجی تھی جس میں ان کے لئے ہمارے احکام اور راہ ہدایت دکھانے والی روشنی تھی

2- اس زمانہ کے نبی یہودیوں کے معاملات کے فیصلے اُسی تورات کے ضابطہ انصاف اور ضابطہ عمل کے مطابق ہی کیا کرتے تھے

3- اس زمانے کے عالم اور فقیہہ بھی تورات کے احکام کے مطابق ہی فیصلے کیا کرتے تھے

4- وہ علماء نگرانی کیا کرتے تھے کہ کوئی کتاب کے اس حصہ کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرے یعنی احکام کے اس حصہ کی جو تورات میں تھا

5- تورات کو اللہ کی مکمل کتاب یعنی نسل انسانی کی ہدایت کا مکمل ضابطہ نہیں کہا جا رہا بلکہ اسے اللہ کی کتاب میں سے کچھ بتایا جا رہا ہے یہ کہ وہ الکتاب یعنی قرآن کے اس "کچھ" کے نگران ہوتے تھے اور اسی کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے کیونکہ الکتاب ابھی پوری نازل نہیں کی گئی تھی جواب قرآن کی صورت میں مکمل نازل کر دی گئی ہے تورات مکمل ضابطہ حیات کیوں نہیں تھی؟ اس لئے کہ انسان اور انسانی معاشرہ اس وقت ابتدائی مراحل میں ہوتے تھے اور تورات میں جو احکام اور راہنمائی کا ضابطہ تھا وہ اس وقت کے انسان اور زمانے کی ضروریات کے مطابق ہوتے تھے تورات کے بعد انجیل آئی اور اس کے بعد قرآن کریم آیا جو مکمل ضابطہ ہے جس میں ہر جگہ اور ہر زمانے کے انسان کے لئے مکمل ضابطہ احکام اور ضابطہ عمل ہے جب تورات اتاری گئی تھی تو اس زمانے کے انسان کو ایسے مکمل ضابطہ کی ابھی ضرورت ہی نہیں تھی

6- یعنی وہ اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کے گواہ ہوتے تھے

تھوڑے سے مول پر [7]
اور جو کوئی نہیں حکم جاری کرتا
اس کے مطابق
جو اللہ نے نازل کر دیا ہے
تو ایسے ہی لوگ ہیں
جو کافر ہیں [8]

45- وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵

45- اور ہم نے لکھ دیا تھا ان کے لئے
اس کتاب میں کہ
جان کے بدلے میں جان ہے
اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ ہے
اور ناک کے بدلے میں ناک ہے
اور کان کے بدلے میں کان ہے
اور دانت کے بدلے میں دانت ہے
اور زخموں کا قصاص ہے [9]
سو جو کوئی معاف کر دے
تو وہ اس کے حق میں کفارہ ہوگا [10]

7- اللہ تعالیٰ ان کی آل سے جن کے لئے تورات نازل کی گئی تھی فرماتے ہیں کہ انسانوں سے نہیں مجھ سے ڈرو انسانوں میں سے کسی کے ڈر اور خوف کی وجہ سے میرے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو بلکہ مجھ سے ڈرو میرے احکام کی پابندی کرو کون سے احکام کی پابندی کرو؟ ان احکام کی جو مکمل کتاب قرآن میں ہیں اور جنہیں تم تھوڑے مول پر بیچ رہے ہو

8- جو بھی کوئی اللہ کے دیئے ضابطہ عدل و عمل کی خلاف ورزی کرتا ہے یعنی قرآن کو نہیں مانتا وہ کافر ہے

9- یہ شریعت موسوی یا تورات کا وہ ضابطہ انصاف ہے جس کے مطابق نبی علماء اور فقیہہ اس زمانہ میں فیصلہ کیا کرتے تھے

10- اس وقت مروج شریعت موسوی میں کفارہ اور دیت نہیں تھے قصاص معاف نہیں کیا جا سکتا تھا اسلام میں دانت کے بدلے دانت کے اس اصول کو تو برقرار رکھا گیا ہے لیکن معاف کر دینے کو گناہوں کا کفارہ قرار دے دیا گیا ہے لیکن حاکم اگر چاہے تو اس کے باوجود مجرم کو سزا دے سکتا ہے کیونکہ جرائم معاشرے کے بھی تو خلاف ہوتے ہیں

اور جو کوئی اس کے مطابق حکم جاری نہ کرے
جو اللہ نے نازل کیا ہے
تو ایسے ہی لوگ ہیں
جو ظلم کرتے ہیں

46- وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾

46- اور ہم نے اُن کے بعد بھیجا تھا
انہی کی راہ پر چلنے والا
عیسیٰ بن مریم [11]
جو تصدیق کرتا تھا اس کی
جو کچھ تورات میں سے ان کے پاس تھا [12]
اور ہم نے اسے انجیل عطا کی تھی
جس میں راہنمائی اور روشنی تھی
اور وہ اس کی تصدیق کرتی تھی
جو کچھ ان کے پاس تھا تورات میں سے
اور وہ تھی ہدایت دینے والی
اور نصیحت کرنے والی
اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے [13]

47- وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

47- اور ہمارا حکم تھا کہ اہل انجیل اس کے مطابق فیصلہ کریں
جو اللہ نے اس میں نازل کیا ہے [14]
اور جو کوئی نہ فیصلہ کرے

11- عیسیٰ بن مریم کو بھی ہم نے پہلے نبیوں کی مانند احکام الٰہی پر عمل کرانے کے لئے بھیجا تھا
12- اصل تورات میں سے جو کچھ اس وقت اصل صورت میں موجود تھا وہ اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کی تصدیق کرتا تھا
13- وہ اپنے دلوں میں اللہ کا خوف رکھنے والوں کو اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے اور اس کے احکام پر عمل کی طرف رہنمائی کرتی تھی

48- وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾

اس کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جو فاسق ہیں[15]

48- اور ہم نے نازل کی ہے
تجھ پر یہ کتاب
حق کے ساتھ
جو تصدیق کرتی ہے اس کی
جو کچھ اس سے پہلے الکِتٰبِ میں سے موجود ہے
اور اس کی محافظ اور نگہبان ہے[16]
پس تو ان کے درمیان
اِس کے مطابق حکم جاری کر

14- انجیل میں اللہ تعالیٰ نے اس کے ماننے والوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اس کے احکام پر ایمان لائیں اور ان پر عمل کریں

15- پہلے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے یعنی اپنے عمل سے وہ اللہ پر ایمان سے انکار کر دیتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایسے لوگ ظالم ہیں ظالم کے معنی بے انصاف ہیں وہ جو حقدار کو اس کا حق نہیں دیتے بلکہ کسی اور کو اس کا حق دے دیتے ہیں کفر کا مطلب بھی یہی ہے کہ اللہ کا حق ادا نہ کرنا اور کسی اور کو دے دینا اس کے بعد فرمایا کہ ایسے لوگ فاسق یعنی بدکار اور باغی ہیں، اللہ کے باغی ہیں

16- اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ سے فرماتے ہیں کہ تمہارے اوپر جو کتاب ہم نے اتاری ہے اس میں اللہ کی طرف سے مکمل حق ہے اولاد آدم علیہ السلام کی دینی اور دنیاوی معاملات میں ہدایت اور رہنمائی کا ضابطہ اس میں مکمل کر دیا گیا ہے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو کتابیں بھیجی تھیں ان میں الْكِتٰبِ یعنی مکمل کتاب کے جو احکام تھے قرآن ان کے اس وقت کے انسانوں کی ضروریات کے لئے اللہ کی طرف سے بھیجے گئے احکام ہونے کی تصدیق کرتا ہے جب وہ بھیجے گئے تھے ان احکام میں سے کون کون سا تبدیل کر دیا گیا ہے اور کس حکم میں یہودیوں اور عیسائیوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی اس کو بھی قرآن کے احکام کے حوالے سے ہی پرکھا جا سکتا ہے

جو اللہ نے نازل کیا ہے
اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر
اس حق سے منہ موڑ کر
جو تیرے پاس آیا ہے [17]
ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے
مقرر کی ایک شریعت اور ایک راہِ عمل [18]
اور اگر اللہ چاہتا ہوتا
تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا [19]
مگر اس لئے کہ وہ آزمائے تم کو
اس میں جو اس نے تم کو دیا ہے [20]
پس تم بھلائیوں میں

17-اب قرآن کے آجانے کے بعد اسی کی پیروی کرو انسانوں کی اجتماعی اور انفرادی دنیاوی اور اُخروی فلاح کا جو ضابطۂ عمل قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے چھوڑ کر کوئی اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرے

18-ہر اُمت کے لئے یعنی پہلے گزر چکی اُمتوں کے لئے ہم نے الگ الگ ضابطۂ عمل اور طریقِ عمل مقرر کیا تھا جو اُمتیں گزر چکی ہیں ان کے لئے ضابطۂ عمل اور طریق عمل ان کے زمانہ کی ضروریات کے مطابق ہوتا تھا اب قرآن میں جو ضابطۂ عمل اور طریق عمل دیا جا رہا ہے یہ ان سے اس حوالے سے الگ ہے کہ یہ مکمل اور ہمیشہ کے لئے ہے اور اس کے بعد کوئی اور ضابطۂ عمل نہیں آئے گا

19-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ایسا بھی تو کر سکتے تھے کہ شروع میں ہی سب کے لئے ایک ہی ضابطۂ عمل اور طریق عمل دے دیتے اور سب کو اس حوالے سے ایک ہی ضابطہ کو ماننے والی امت بنا دیتے مگر ہم نے اپنے منصوبے اور حکمت کے تحت ایسا نہیں کیا

20-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسا اس لئے نہ کیا کہ ہر امت کو اس کے زمانہ کے حوالے سے اس کی ضروریات کے مطابق ضابطۂ عمل اور طریق عمل دینا تھا اور اس امت کو اس کیلئے ضابطۂ عمل اور طریق عمل کے معیار پر ہی آزمایا جانا تھا ہم کسی امت کو کسی دوسری امت کے لئے ضابطۂ عمل اور طریق عمل کے معیار پر نہیں آزمائیں گے ہم نے قرآن میں جو ضابطۂ عمل اور طریق عمل دیا ہے قرآن آجانے کے بعد اب اس پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے فیصلہ ہوگا اب سب کے لئے اس پر ایمان اور اس ایمان کا اپنے عمل سے ثبوت دینا لازم ہو گیا ہے اور قرآن اور اسلام کے آجانے سے پہلے ضابطے ختم ہو گئے ہیں

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو[21]

تم سب کو اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

سو وہ بتا دے گا تم کو

اس کے بارے میں

جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے[22]

49- وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

49- سو فیصلہ کریں ان لوگوں کے درمیان

اس قانون کے مطابق جو اللہ نے بھیجا ہے

اور نہ اہمیت دیں ان کی خواہشات کو

اور ان سے ہوشیار رہیں

ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو ڈگمگا دیں

اس کے کسی حکم پر عمل کرنے سے

جو اللہ نے تجھ پر نازل کیا ہے[23]

پھر اگر وہ لوگ رُوگردانی کریں

تو جان لے کہ

اللہ نے تو ارادہ کر لیا ہے

ان کو مصیبت میں مبتلا کرنے کا

21- اس ضابطہ عمل پر ایمان لا کر اس کی پیروی کی نیکی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو

22- اللہ کے احکام کے حوالے سے جن کاموں کے اچھا یا برا ہونے کے بارے میں تم آپس میں اختلاف کرتے ہو جب اللہ کے حضور سب جمع ہو گے جیسا کہ سب کو وہاں پیش ہونا ہے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ حق پر کون ہے اور کس کا عمل حق کے مطابق نہیں یعنی جو قرآن اور اسلام پر ایمان نہیں لا رہے انہیں اس روز اپنے باطل پر ہونے کا پتہ چل جائے گا

23- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان اہل کتاب کی باتوں کو اہمیت نہ دیں ان کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کریں اور اُن سے ہوشیار رہیں

ع ١١

50- اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع

ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے[24]
اور ان میں سے اکثر تو نافرمان ہیں
50- تو کیا پھر وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟[25]
اور اللہ سے بہتر قانون دینے والا کون ہے
ان لوگوں کے نزدیک
جو کامل یقین رکھتے ہیں؟[26]

8

51- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

51- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
نہ بناؤ
یہودیوں کو اور نصاریٰ کو اپنے اتحادی[1]
وہ تو آپس میں ایک دوسرے کے اتحادی ہیں[2]
اور تم میں سے جو کوئی ان کے ساتھ اتحاد کرے
تو وہ تو انہی میں سے ہے[3]
یقیناً اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا[4]

وقف لازم — وقف منزل عند البعض

24- اگر وہ قرآن کے مطابق فیصلہ نہ مانیں تو جان لو کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا کا اپنا راستہ خود ہموار کر رہے ہیں

25- زمانہ جاہلیت سے عام طور پر اسلام سے پہلے کا عرب معاشرہ مراد لیا جاتا ہے لیکن اللہ کے احکام اور اسلام کے حوالے سے ہر وہ زمانہ جاہلیت کا زمانہ ہے جس میں اللہ کے احکام کی بجائے کسی اور کے احکام کی پابندی کی جائے

26- اللہ کے دین اور رسول پر ایمان رکھنے والے تو جانتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے بھیجا قانون ہی سب سے بہتر قانون ہے

1- یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ کوئی فوجی یا سیاسی اتحاد نہ کرو خاص طور پر ایسا اتحاد جو کسی مسلمان گروہ یا مسلم امہ کے خلاف ہو ان سے کوئی ایسا اتحاد نہ کرو جس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہو مراد یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ میل ملاپ اور لین دین نہیں انفرادی معاشرتی اور مملکت کی سطح پر ان کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاملات کی اجازت ہے

2- آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہونے کے باوجود عیسائی اور یہودی گروہ مسلمانوں کے خلاف آپس میں متحد ہیں (تاریخ اسلام مسلمانوں کے خلاف ان کے اتحاد کی گواہ ہے)

3- کیوں ان میں سے ہے؟ اس لئے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی منصوبہ بندی اور جدوجہد میں شامل ہو جاتا ہے ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتا ہے

52- فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾

52- اور تو دیکھ رہا ہے کہ
جن کے دلوں میں بیماری ہے[5]
وہ ان میں گھس جانے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں
وہ کہتے ہیں ''ہم ڈرتے ہیں اس سے کہ
ہمیں زمانے کی گردش آن پکڑے''[7]
اور دور نہیں کہ اللہ فتح لے آئے
یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کر دے[8]
تو وہ لوگ نادم ہوں گے[9]
اس پر جو کچھ
وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں

53- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

53- اور اہلِ ایمان پوچھیں گے ''کیا یہ وہی لوگ ہیں
وہ جو اپنی طرف سے
اللہ کے نام کی بڑی سخت قسمیں اٹھاتے ہوتے تھے کہ
وہ تمہارے ساتھ ہیں؟''[10]

الثلثة

4- کون ہیں وہ ظالم؟ وہ جو مسلمانوں کے خلاف ان کے دشمنوں کے ساتھ کسی اتحاد میں شامل ہو جائیں وہ جن کو اللہ ان کی ایسی سوچ اور اعمال کے سبب ہدایت سے دور کر دیتا ہے

5- منافقت کی بیماری وہ لوگ جو دل سے مسلمانوں کے ساتھ نہیں اپنی ایمان اور عمل کی کمزوری کی وجہ سے کھل کر مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیتے

6- وہ مسلمانوں کے دشمنوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں انہیں اپنی دوستی کا یقین دلانے کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں

7- ایسے منافق اور کمزور ایمان والے اس ڈر اور خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کی کسی پسپائی یا کمزوری کی صورت میں وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں اس خوف کے مارے وہ اسلام اور مسلمانون کے خلاف ان کے دشمنوں کا ساتھ دیتے ہیں

8- اللہ مسلمانوں کو غلبہ دے گا یا اپنے امر یعنی ''ہوجا'' کے تحت اہل ایمان کو کوئی اور برتری عطا کر دے گا

9- تو پشیمانی اور ندامت ان کا مقدر ہو جائے گی

10- مسلمان ان کے اس حال پر حیران ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ تو قسمیں اٹھایا کرتے تھے کہ ہم تو اسلام اور دشمنان اسلام کی اس لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں

ان کے اعمال برباد ہو گئے
اور وہ ناکامی میں جا گرے [11]

54- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۵۴

54- اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو
اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے
تو اللہ کسی ایسے گروہ کو لے آئے گا [12]
جن کو وہ محبوب رکھتا ہے ہو [13]
اور وہ لوگ اس کو محبوب رکھتے ہوں
مسلمانوں کے لئے نرم
کافروں کے لئے سخت [14]
اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے
اور وہ ہرگز نہیں ڈریں گے
کسی طعنے دینے والے کی ملامت سے [15]
یہ اللہ کا وہ فضل ہے
جو وہ عطا کر دیتا ہے
جس کسی کو چاہے [16]
اور اللہ ہے بڑے ہی وسیع کرم والا
اور سب کچھ کا علم رکھنے والا

11- ایسوں کے اعمال کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا فائدے سے مراد دنیاوی فوائد ہی نہیں دین و دنیا اور آخرت کے فوائد مراد ہیں

12- تمہارے اللہ کے دین سے پھر جانے سے اللہ اور اس کے دین کا کوئی نقصان نہیں ہوگا یہ مت سوچو کہ اللہ کا دین تمہارا محتاج ہے تم پھرتے ہو تو پھر جاؤ اللہ تمہاری جگہ مخلص قوم کو لے آئے گا

13- یہ اس قوم کی خصوصیات ہیں جسے اللہ محبوب رکھتا ہے

14- یعنی جب اسلام کے دشمنوں سے مسلمانوں کو کوئی مقابلہ درپیش ہو تو ان کا مجموعی رویہ ہمدردیاں اور وفاداری مسلمانوں کے ساتھ ہوتے ہیں اس نرمی اور سختی سے مراد زبان اور گفتگو کی نرمی سختی نہیں مجموعی کردار کے حوالے سے ان کے رویہ کی نرمی اور سختی مراد ہے اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ان میں غیرت ایمانی ہوتی ہے

15- اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے انہیں اس کا خوف اور ڈر نہیں ہوتا کہ "لوگ کیا کہیں گے"

55- اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾

55- سوائے اس کے نہیں کہ
دوست تمہارے تو ہیں
اللہ اور اس کا رسول
اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں
وہ جو نماز قائم کرتے ہیں
اور زکوٰۃ دیتے ہیں
اور وہ رکوع کرنے والے ہیں

56- وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ١٢

56- اور وہ جو دوستی رکھے
اللہ کے ساتھ
اور اس کے رسول کے ساتھ
اور ان لوگوں کے ساتھ
جو ایمان لائے ہیں
تو یہی ہیں وہ لوگ
جو اللہ کی جماعت ہیں
وہ جو غالب آنے والے ہیں

9

57- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

57- اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو
نہ بناؤ اپنے کارساز
ان لوگوں کو
جنہوں نے تمہارے دین کو

16- قول اور فعل کا یہ انداز بھی اللہ کی طرف سے اپنے بندوں پر کرم ہے

ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے

ان لوگوں میں سے[1]

جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی

اور کفر کرنے والوں میں سے

اور اللہ سے ڈرتے رہو

اگر تم مومن ہو

58- وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

58- اور جب تم آواز دیتے ہو

نماز کے لئے[2]

وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں

اور وہ اس سے کھیلتے ہیں

وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ

وہ ایسا گروہ ہیں

جو عقل و شعور سے محروم ہیں

59- قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

59- کہو "اے اہل کتاب

نہیں نکالتے تم ہم میں عیب

مگر صرف اس لیے کہ

ہم ایمان لے آئے ہیں

اللہ پر

1- اہل کتاب اور کافروں میں سے جو لوگ تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان کو دوست نہ بناؤ یعنی دوستی کی بنیاد اپنے دین کے احترام کو بناؤ

2- جب اذان کہی جاتی ہے

اور اس پر جو ہماری طرف بھیجا گیا ہے

اور جو اس سے پہلے بھیجا جاتا تھا[3]

اور چونکہ تمہاری اکثریت فاسق ہے"[4]

60- قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾

60- کہو" کیا میں تمہیں بتاؤں

اللہ کے ہاں ان سے بھی بدتر سزا کن کے لئے ہے؟[5]

وہ جن پر اللہ نے لعنت کی

جن پر اس کا غضب ٹوٹا

اور جن میں سے بندر اور سوئر بنا دیئے گئے[6]

اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی

ان کا درجہ اور بھی زیادہ بُرا ہے

اور وہ راہِ راست سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں"[7]

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب سے پوچھو تو کیا اللہ پر اور اس کی بھیجی کتاب قرآن پر اور اس سے پہلے اللہ نے جو کچھ بھیجا تھا اس پر ایمان لے آنا کوئی عیب ہے؟ یعنی یہ تو کوئی عیب نہیں یہ تو اللہ کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا ہے اور تم اس کا مذاق اڑاتے ہو

4- تمہارے ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تم فاسق ہو تمہاری اکثریت اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرتی اس بدکاری کی وجہ سے تمہیں اچھائی اور برائی کا شعور ہی نہیں

5- ایک گناہ تو تم اللہ کے دین کا مذاق اڑا کر کر رہے ہو لیکن تم تو اس سے بھی بڑے گناہ کرتے رہے ہو جن کی اللہ کے ہاں سے تمہیں سزا بھی مل چکی ہے آگے اس سزا کا ذکر کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ ان سے کہو کہ اس سزا سے اپنے گناہوں کی شدت کا خود اندازہ کر لو

6- تمہارے گناہوں کی وجہ سے اللہ نے اسی دنیا میں تم پر لعنت کر دی تم پر اپنا غضب کیا اور تم میں سے بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دیا تھا اور تمہارے گناہ اتنے بڑے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے روز جزا کی بجائے اسی دنیا میں تمہیں سزا دینا ضروری سمجھا تھا اللہ نے تمہیں اپنے کرم سے اور اپنی نعمتوں سے محروم کر دیا تھا بندر اور سور بنا دینے سے یہ بھی مراد لیا جاتا ہے کہ انہیں انسانی خصوصیات سے محروم کر دیا گیا تھا اور ان میں بندروں اور سوروں والی خصوصیات پیدا کر دی تھیں

61- وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾

61- اور جب وہ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں
کہتے ہیں ''ہم ایمان لائے''
حالانکہ وہ کفر پر قائم آتے ہیں
اور وہ کفر پر قائم ہی واپس جاتے ہیں[8]
اور اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے
اس کے بارے میں
جو وہ چھپائے ہوئے ہیں[9]

62- وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

62- اور تو دیکھتا ہے کہ
ان میں سے اکثر
ایک دوسرے کے ساتھ
مقابلے کی دوڑ دوڑ رہے ہیں
گناہ میں اور سرکشی میں
اور وہ مالِ حرام کھانے میں
کیا ہی بُرا ہے وہ
جو کچھ وہ کرتے ہیں[10]

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ اہل کتاب ہیں مگر یہ تو غیر اللہ کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور اس حوالے سے یہ تو دین حق سے بہت دور نکل چکے ہیں مطلب یہ کہ اگر یہ دین حق کا مذاق اڑاتے ہیں تو یہ تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے والے ہیں

8- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ''ہم ایمان لے آئے'' یعنی ہم نے آپ کی دعوت کی صداقت کو مان لیا ہے مگر اصل میں یہ جھوٹ بولتے ہیں یہ تو کفر پر قائم آتے ہیں دین حق اور دعوت حق کو سمجھنے تو یہ آتے ہی نہیں بلکہ پہلے سے ارادہ باندھ کر آئے ہوتے ہیں کہ ہم نے دین حق کو نہیں ماننا اس لئے جب جاتے ہیں تو کافر ہی ہوتے ہیں اور تم سے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں

9- یہ جو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اللہ کو سب معلوم ہے

10- جن لوگوں کا آیت (61) میں ذکر ہے یہ ان کے اعمال کی تفصیل ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں گناہ کرنے میں اللہ کے احکام سے بغاوت میں اور حرام کے اموال کھانے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ تو ایسے بہت ہی بُرے اعمال کرنے والے ہیں

63- لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾

63- کیوں نہیں روکتے ان کو
ان کے عالم اور فقیہہ [11]
ان کی گناہ کی باتوں سے
اور ان کے حرام کے مال کھانے سے؟
بہت ہی برا ہے وہ
جو کچھ وہ کر رہے ہیں

64- وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

64- اور یہودی کہتے ہیں
"اللہ کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہے" [12]
ان کے ہاتھ گردن سے بندھ جائیں
اور ان پر لعنت ہو
اس کی وجہ سے جو وہ کہتے ہیں [13]
نہیں! بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کشادہ ہیں
وہ خرچ کرتا ہے جیسے چاہے [14]
اور تیرے رب کی طرف سے
تجھ پر جو اتارا جاتا ہے
وہ بڑھا دیتا ہے

11-ان یہودیوں احبار اور عیسائیوں کے ربی انہیں ایسے کاموں سے روکتے کیوں نہیں؟

12-وہ کہتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کو عطا کرنے میں کشادہ دست نہیں وہ بندوں کو خوشحالی اور خوشی کی دنیاوی زندگی کی ہر قسم کی ضروریات فراہم کیوں نہیں کرتا ایسا یہودی کہتے تھے

13-ایسا کہنے والے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے اللہ کے اکرام سے محروم ہو جائیں وہ تو خود تنگ دست اور بخیل ہو جائیں

14-ان کے اس کافرانہ نظریہ کی وجہ سے ان پر لعنت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جس کسی کو چاہیں بڑی فراخی سے عطا کر دیتے ہیں اور ہم اپنے بندوں پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے ہیں

ان میں سے اکثر میں
سرکشی اور کفر [15]
اور ہم نے ڈال دی ہے
ان کے درمیان دشمنی اور نفرت
تا روز قیامت [16]
وہ جب بھی لڑائی کے لئے آگ بھڑکاتے ہیں
اللہ اس کو بجھا دیتا ہے [17]
اور وہ زمین میں فساد پھیلانے کو [18]
دوڑتے پھرتے ہیں
اور اللہ فسادیوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا

65- وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

65- اور اگر اہل کتاب
ایمان لے آتے
اور تقویٰ اختیار کرتے
تو ہم ضرور دور کر دیتے ان سے

15- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ ہم تیری طرف جو قرآن اور احکام بھیجتے ہیں اور ہم نے تمہیں جو اپنے نبی کے طور پر چن لیا ہے اس کی وجہ سے ان یہودیوں میں سے اکثر کے تعصب میں حق سے بغاوت میں اور اس کے انکار میں اور بھی شدت آ جاتی ہے تعصب اس کا کہ ہم سے باہر کسی اور کو نبوت عطا کر دی گئی ہے اور اس وجہ سے قرآن اور اسلام کو ماننے سے بغاوت اور اس سے انکار

16- یہ پہلے بھی اللہ کے احکام کو ماننے کے معاملے میں اسی طرح کرتے رہے ہیں اور ان کے ایسے اعمال کی وجہ سے ان کے درمیان جو باہمی دشمنی اور نفرت پیدا ہو چکی ہے وہ قیامت تک قائم رہے گی

17- جب یہ لڑائی کرتے ہیں تو اللہ انہیں ناکام کر دیتا ہے

18- اللہ انہیں لڑائیوں میں اس لئے ناکام کر دیتا ہے کہ یہ زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے ایسا کرتے ہیں دوسروں کو آمادہ کر کے مسلمانوں کے خلاف لشکر جمع کرتے ہیں تا کہ دین حق کا راستہ روک کر فساد پھیلایا جائے

ع ١٠ ١٢

66- وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

ان کی برائیاں [19]

اور ہم ان کو داخل کر دیتے

نعمت والے باغوں میں

66- اور اگر وہ قائم رہتے

تورات اور انجیل پر

اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے

ان کے لئے بھیجا گیا تھا

تو وہ کھاتے اپنے اوپر کی طرف سے

اور اپنے پاؤں کے نیچے سے [20]

ان میں ایک گروہ اعتدال کی راہ پر ہے

مگر ان میں سے اکثر

جو کچھ کر رہے ہیں وہ بہت ہی برا ہے [21]

19- اگر یہ لوگ حق کو قبول کر لیتے اور اللہ کے احکام پر عمل کرتے تو اس سے ان کی ایسی برائیاں جن کا ذکر کیا گیا ہے دور ہو جاتیں تقویٰ کا مطلب ہے کہ ہر عمل سے پہلے سوچنا کہ کیا اس پر اللہ کے ہاں پکڑ تو نہیں ہو گی اور جو کوئی ہر عمل سے پہلے ایسا سوچتا ہے وہ کوئی ایسی برائی نہیں کر سکتا اس طرح دین حق پر ایمان اور تقویٰ انسانی قول و فعل کی خرابیاں دور کر دیتے ہیں

20- پہلے ذکر آیا ہے یہودیوں کی ان کافرانہ باتوں کا کہ ''اللہ کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہے'' یعنی وہ بندوں کو دنیاوی زندگی کی خوشیاں اور فلاح دینے میں کشادہ دست نہیں وہ ایسا اس لئے کہتے تھے کہ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہوئی تھی اور انہیں اپنی نعمتوں سے محروم کر دیا ہوا تھا جن میں حکمرانی کی نعمت آزادی کی نعمت اور کسی کا محتاج نہ ہونے کی نعمت اور دوسری ایسی نعمتیں اور اکرام شامل تھے جو کسی قوم کو ذہنی جسمانی اور روحانی طور پر سکون اور فرحت دیتی ہیں اللہ تعالیٰ اسی حوالے سے فرماتے ہیں کہ اگر انہوں نے تورات اور انجیل کے احکام اور نظام کو عملاً اپنی زندگیوں معاشرے اور قومی زندگی میں نافذ کیا ہوتا تو اس کا نتیجہ ان کی دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں فلاح ہوتا لہٰذا دنیاوی زندگی میں انہیں جس صورت حال کا سامنا رہا ہے وہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے بعض اہل علم ''مِنْ فَوْقِهِمْ'' سے مراد آسمانوں سے برسنے والی نعمتیں بارش وغیرہ لیتے ہیں یعنی یہ دنیا میں خوشحال ہوتے

10

67- يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

67- اے نبی پہنچا دے سب لوگوں تک
جو کچھ تیرے رب کی طرف سے
تجھ پر نازل کیا گیا ہے[1]
اور اگر تو نے ایسا نہ کیا
تو تو نے اللہ کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا[2]
اور اللہ تجھ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا[3]
اللہ تو کافروں کو ہرگز کامیابی کی راہ نہیں دکھایا کرتا[4]

68- قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

68- کہہ دیں "اے اہل کتاب نہیں ہو تم[5]
ہدایت میں سے کسی بھی چیز پر[6]
جب تک تم نہ عمل کرو
تورات پر اور انجیل پر[7]

21- ان کے کون سے اعمال بُرے ہیں؟ ان کا خدائی احکام پر عمل نہ کرنا ان میں اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق تبدیلی کر لینا یہودیوں کا اپنے کو اللہ کی منتخب قوم قرار دینا اور اس کی وجہ سے تعصّب میں مبتلا ہو جانا اور لڑائی کی آگ بھڑکانا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ ایجاد کر لینا اور اس سے نجات وابستہ کر دینا۔ اعتدال پر کون ہیں؟ جو متشدد اور انتہا پسند نہیں پُرامن ہیں

1- اے نبی اللہ کے سب احکام لوگوں تک پہنچا دے انہیں کھل کر بتا دے کہ راہِ ہدایت کیا ہے اور اللہ کے احکام کیا کیا ہیں

2- اگر اللہ کا کوئی ایک بھی حکم کسی بھی وجہ سے تو نے لوگوں تک نہ پہنچایا

3- اللہ کے دین کی دعوت دینے کی وجہ سے جو خطرات اور مشکلات ہیں ان سے بے خوف ہو کر دعوتِ حق دیں اللہ تمہیں سب خطرات سے محفوظ رکھے گا

4- جو لوگ اللہ کے دین کی دعوت قبول نہیں کر رہے اور اس دعوت کی وجہ سے تمہارے دشمن ہو گئے ہیں اللہ ایسے کافروں کو تمہارے خلاف کوئی کامیابی نہیں دے گا

5- ان اہلِ کتاب کو بتا دیں

6- یہ کہ تم بالکل ہدایت پر نہیں تمہارا کوئی بھی عمل اللہ کے احکام کے مطابق نہیں

اور اس پر جو کچھ بھی
تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے"[8]
اور تیرے رب کی طرف سے
تجھ پر جو نازل کیا جاتا ہے
وہ ان میں سے اکثر میں
سرکشی اور کفر اور زیادہ کر دیتا ہے[9]
پس نہ افسوس کرو
انکار کرنے والوں کے گروہ پر

69- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

69- یقیناً جو لوگ ایمان لائے ہیں
اور وہ جو بن گئے یہودی
اور صابی اور عیسائی
ان میں سے جو کوئی
ایمان لایا اللہ پر
اور یوم آخرت پر

7- یعنی تم اسی وقت راہ ہدایت پر ہو گے جب تم تورات اور انجیل کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے قرآن اور اللہ کے رسول پر ایمان لے آؤ

8- یہ اسی کی مزید تفصیل ہے کہ جب تک اہل کتاب ان احکام کی پابندی نہیں کرتے جو پہلی کتابوں میں ان کے لیے ہیں (جو تبدیل نہیں کیے گئے) اور اب ان کے اعمال کی قبولیت کی بنیاد قرآن پر اور تمہاری نبوت پر ایمان پر ہو گی جس کی تورات اور انجیل میں خوشخبری دی گئی ہے تورات اور انجیل پر ان کے ایمان میں یہ شامل ہے کہ اگر یہ تمہاری دعوت قبول کر کے اللہ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم نہ کر دیں تو یہ کافر ہیں

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ہم نے رسالت کے لئے جو تمہارا انتخاب کیا ہے اور تمہارے ذریعے انسانیت کی نجات اور ہدایت کے لئے اپنے احکام بھیجتے ہیں اس سے ان اہل کتاب میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل سے باہر کسی کو نبوت نہیں مل سکتی اس لیے حسد اور تکبر کی وجہ سے وہ دین حق کو قبول کرنے کی بجائے اس سے اور بھی زیادہ باغی ہو جاتے ہیں

اور اس نے عمل کئے نیک
تو نہیں ہوگا ایسوں کے لئے کوئی خوف
اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے [10]

70- لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝

70- ہم نے
تو بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا تھا
اور ہم ان کی طرف
اپنے رسول بھیجتے رہے تھے
مگر جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا
ایسے احکام لے کر
جو ان کے نفسوں کو پسند نہیں ہوتے تھے
تو بعض کو انہوں نے جھٹلا دیا تھا
اور کچھ کو وہ قتل کر دیتے ہیں [11]

71- وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

71- اور انہوں نے خیال کر لیا تھا کہ
انہیں کوئی بھی سزا نہیں دی جائے گی [12]
سو وہ اندھے ہو گئے تھے
اور بہرے بن گئے تھے [13]

10- اللہ پر ایمان میں یہ شامل ہے کہ اس کے رسولوں اور اس کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان کامل ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بھی یہودی ہیں صابی ہیں یا عیسائی ہیں اب ان میں سے دین حق پر اور راہِ ہدایت پر وہی ہوگا جو تمہاری دعوت قبول کر کے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے گا اور قرآن کے احکام پر عمل کرے گا جو بھی کوئی ایسا کرے گا یومِ آخرت اسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا (سورۃ البقرہ کی آیت 62 اور حاشیہ بھی دیکھیں)

11- بنی اسرائیل کے عہد اور ان کی بداعمالیوں کا ذکر ماضی کے حوالے سے کیا گیا ہے اور پھر فعل حال آ گیا ہے کہ "اور کچھ کو وہ قتل کر دیتے ہیں" جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی وہ عادت اور سرکشی اب بھی جاری ہے اب بھی دین حق چونکہ ان کے نفسوں کو پسند نہیں اس لئے وہ تمہاری جان کے بھی دشمن ہو رہے ہیں تو یہ ان کی پرانی عادت ہے

12- یہ یہودیوں کے اس نظریہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ خواہ کچھ بھی کریں انہیں کوئی سزا نہیں ملے گی

13- بغاوت اور سرکشی پر قائم رہے اور اپنے قلب و شعور سے ہدایت کو پہچاننے کی کوشش نہ کی اندھے بہرے بنے رہے

پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا
تو ان میں سے اکثر اور زیادہ اندھے ہو گئے
اور مزید بہرے بن گئے [14]
اور اللہ
جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں دیکھ رہا ہے

72- لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

72- اس میں کوئی شک نہیں کہ
وہ لوگ کافر ہو گئے
جو کہتے ہیں "اللہ مسیح ابنِ مریم ہی ہے" [15]
حالانکہ مسیح نے کہا تھا "اے بنی اسرائیل
اللہ کی عبادت کرو
جو میرا رب ہے
اور تمہارا رب ہے" [16]
بلاشبہ جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے
تو اللہ نے حرام کر دی ہے اس پر جنّت
اور اس کا ٹھکانا ہے آگ میں
اور نہیں ہے ایسے ظالموں کے لئے [17]
کوئی مدد کرنے والا

14- مگر یہ پھر بھی اندھے اور بہرے ہو رہے ہیں جیسے پہلے ہوتے تھے
15- عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہنے والے دینِ حق کے منکر یعنی کافر ہیں
16- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسیح نے تو خود بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی یعنی اگر وہ خود پروردگار ہوتا تو ایسا کیوں کہتا؟ اس کی تعلیمات تو تمہارے اس عقیدہ کی نفی کرتی ہیں
17- ظالم وہ ہے جو انصاف نہیں کرتا کسی کا حق کسی دوسرے کو دے دیتا ہے اللہ خالق ہے مالک ہے اور رزاق ہے اس لئے عبادت اسی کا حق ہے جو بھی کوئی اللہ کا یہ حق کسی اور کو دیتا ہے وہ بے انصافی کرتا ہے

73- لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

73- یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے
جو کہتے ہیں ''اللہ تو ہے تیسرا تین میں سے''[18]
جبکہ نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر معبود واحد ہی
اور اگر نہ باز آئے وہ لوگ
اس سے جو وہ کہتے ہیں[19]
تو ان میں سے جو جو کفر کریں گے
اُن کو ضرور دردناک سزا دی جائے گی

74- اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾

74- تو کیا پھر وہ اللہ سے رجوع نہیں کریں گے؟
اور اس سے معافی نہیں مانگیں گے؟
اور اللہ تو ہے
معاف کر دینے والا مہربان

75- مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾

75- نہیں ہے مسیح ابنِ مریم
اس کے سوا کچھ بھی اور
مگر ایک رسول ہی[20]
اس سے پہلے بھی کئی رسول ہو گزرے تھے
اور ماں اس کی تھی صدیقہ[21]

18- یعنی ان میں سے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تین معبودوں میں سے ایک ہے ایک عیسیٰؑ ایک حضرت مریمؑ اور ایک اللہ وہ تین کو معبود مانتے ہیں اور اللہ کو باقی دو کا تیسرا ساتھی قرار دیتے ہیں

19- اگر وہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے کے عقیدہ سے تائب نہ ہوئے تو

20- مریم کا بیٹا مسیح اللہ کے رسول سے زیادہ کچھ بھی اور نہیں

21- اس کی ماں سچ بولنے والی تھی اور اس نے کبھی نہیں کہا تھا کہ اس کا بیٹا دیگر انسانوں جیسا انسان نہیں

وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے [22]
دیکھیں تو ہم ان لوگوں کے لئے
کس طرح سے دلائل بیان کرتے ہیں
پھر غور کریں کہ
وہ لوگ کیسے حق سے پھیرے جا رہے ہیں

76- قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾

76- کہیں "کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو
اللہ کو چھوڑ کر
جو نہیں اختیار رکھتا تمہارے حق میں
کسی نقصان کا اور نہ کسی نفع کا؟ [23]
جبکہ اللہ ہی ہے جو
سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے"

77- قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع ١١ ١٢

77- کہہ دیں "اے اہل کتاب
اپنے مذہبی عقائد میں حدود سے نہ نکل جاؤ
حق کو چھوڑ کر [24]
اور نہ پیروی کرو اُن لوگوں کے نفسیاتی تخیّلات کی
جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے

22- ان کے انسان ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ وہ بھی دیگر انسانوں کی مانند ہی ہوتے تھے اسی طرح کھانا کھانے کے محتاج تھے

23- ان سے پوچھیں کہ تم اس کی عبادت کیوں کرتے ہو جو تمہیں یا کسی بھی اور کو نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے یعنی جسے تم اللہ مانتے ہو اس کے پاس تو ایسا کوئی بھی اختیار نہیں

24- دین تو یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم عیسیٰ علیہ السلام اور مریم کو معبود بنا کر اس دین پر ایمان کی حدود سے باہر نکل گئے ہو

اور وہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کر چکے ہیں
اور وہ راہ راست سے دور بھٹکے پھر رہے ہیں"[25]

11

78- لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۷۸

78- لعنت کر دی گئی تھی
بنی اسرائیل میں سے ان لوگوں پر
جو کفر کرتے تھے
داؤد اور عیسیٰ ابنِ مریم کی زبان سے [1]
کیونکہ وہ نافرمانی کرتے ہوتے تھے
اور حق کی حدود سے باہر نکل جاتے تھے

79- كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۹

79- وہ نہیں منع کرتے تھے ایک دوسرے کو
اُن بُرے کاموں سے
جو وہ کیا کرتے تھے [2]
کیا ہی برا تھا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے

80- تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۸۰

80- تم دیکھتے ہو کہ
اُن میں سے بہت سے
کافروں کے اتحادی ہیں [3]

25-ایسے تخیلات پرست گمراہ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کر چکے ہیں اور ایسے لوگ جہاں بھی ہیں راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں

1- بنی اسرائیل میں سے جو لوگ احکامِ الٰہی پر عمل نہیں کرتے تھے ان پر اللہ نے لعنت کر دی تھی "داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے" کا مطلب ہے کہ ان کتب میں جو اللہ نے داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجی تھیں یعنی زبور اور انجیل میں ان پر لعنت کی گئی تھی

2- ان پر اللہ نے اس لئے لعنت کی تھی کہ وہ (1) اللہ کی نافرمانی کرتے تھے (2) اللہ کے دین کی حدود سے باہر نکل جاتے تھے اور (3) کسی کو اُن بُرے کاموں سے روکتے نہیں تھے جو اُن میں رائج ہو گئے تھے

کیا ہی بُرا ہے وہ
جو اُن کے نفسوں نے
اُن کے لئے آگے بھیجا ہے
جس سے اللہ ان پر ناراض ہوا[4]
اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے

81- وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

81- اور اگر وہ ایمان لائے ہوتے
اللہ پر اور نبی پر
اور اس پر جو اس کی طرف بھیجا گیا ہے
تو وہ ان کو اتحادی نہ بناتے[5]
اور لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں

82- لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

82- یقیناً تو پائے گا
اہلِ ایمان سے دشمنی رکھنے میں
سب سے زیادہ سخت
یہودیوں کو اور مشرکوں کو[6]

3- یعنی یہودیوں میں سے بہت سے اہلِ کتاب ہونے کا دعویٰ رکھنے کے باوجود اللہ کے دین کے خلاف بُت پرستوں سے مل کر اِتحاد قائم کئے ہوئے ہیں

4- اللہ کے دین کے خلاف بُت پرستوں کے ساتھ انہوں نے جو اتحاد کیا ہوا ہے اللہ اس کی وجہ سے اُن سے ناراض ہے

5- یعنی یہ اہلِ کتاب اگر واقعی اس نبی پر جس کے پیروکار ہونے کا یہ دعویٰ کرتے ہیں ایمان رکھتے ہوتے اور اس کی طرف بھیجی کتاب پر عمل کرتے ہوتے تو یہ بُت پرستوں کے ساتھ مل کر اللہ کے دین کے خلاف کبھی اتحاد نہ قائم کرتے کیونکہ جس بھی کسی کا اللہ پر ایمان ہے وہ تو بت پرستوں کا اتحادی ہو ہی نہیں سکتا

6- یہودی اور بت پرست مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن ہیں

اور تو ضرور پائے گا
اہلِ ایمان سے دوستی میں قریب تر
اُن لوگوں کو جو کہتے ہیں
''ہم تو نصاریٰ ہیں''
یہ اس وجہ سے ہے کہ
اُن میں اہلِ دانش اور گوشہ نشیں بھی پائے جاتے ہیں
اور وہ ایسے ہیں جو تکبر نہیں کرتے [7]

وَاِذَا سَمِعُوا ۷

83- وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

83- اور جب وہ اس کو سنتے ہیں
جو رسول کی طرف بھیجا گیا ہے
تو تم دیکھتے ہو کہ
ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں
اس کی وجہ سے جو وہ
حق کو پہچان لیتے ہیں
وہ کہتے ہیں ''اے ہمارے رب
ہم تو ایمان لے آئے ہیں
سو لکھ لے ہم کو
گواہی دینے والوں میں [8]

7- یعنی ایسے عیسائی جو اہلِ دانش اور حلیم ہیں وہ جب قرآن سنتے ہیں تو وہ پہچان لیتے ہیں کہ یہ دین حق ہے اور اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں اور وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں ان کا کوئی تکبر اور غرور ان کے دین حق پر ایمان لانے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن جاتا کیونکہ ان کے دل صاف ہیں

8- جس دین پر ہم ایمان لائے ہیں اس کے دین حق ہونے کی گواہی دینے والوں میں ہمارا بھی نام لکھ لے

84- وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

84- اور آخر ہم کیوں نہ ایمان لائیں
اللہ پر اور اس حق پر جو
ہمارے پاس آ گیا ہے[9]
جبکہ ہم طمع رکھتے ہیں کہ
ہمارا رب ہمیں
صالحین میں شامل کر دے"

85- فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

85- سو اللہ نے دے دیا ہے ان کو بدلہ
اس کا جو انہوں نے کہا
باغات جن کے اندر نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہی ان میں رہیں گے
اور یہ ہے وہ جزا
جو نیکی کرنے والوں کو دی جاتی ہے

86- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع

86- اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
اور وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں
وہ لوگ ہیں اہلِ دوزخ

ع 11

87- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

87- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
نہ حرام کر لو وہ پاکیزہ چیزیں[1]
جو اللہ نے تمہارے لئے

9- قرآن سنتے ہی وہ کہتے ہیں یہ تو دین حق ہے اور فوراً ایمان لے آتے ہیں

حلال کر دی ہیں[2]

اور حد سے تجاوز نہ کرو

یقیناً اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو

محبوب نہیں رکھتا[3]

88- وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

88- اور استعمال میں لاؤ جو بھی اللہ نے

تمہیں حلال اور پاکیزہ رزق دیا ہے[4]

اور اللہ سے ڈرتے رہو

اس سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو[5]

89- لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ

89- اللہ نہیں مواخذہ کرتا تمہارا

تمہاری غیر ارادی قسموں پر

اور لیکن وہ تمہارا مواخذہ کرے گا

1- طَيِّبٰتِ میں ہر وہ جائز لذت شامل ہے جو طبیعت کو اچھی لگے جس کے لئے دل میں چاہت اور خواہش ہو جن میں کھانے پینے کی اشیاء اور لباس کے علاوہ بیوی سے صحبت بھی شامل ہے

2- وہ لذتیں جو حلال ہیں اور اللہ نے جن سے منع نہیں فرمایا

3- پہلے حکم آیا کہ اپنے اوپر حرام نہ کر لو یعنی جس لذت سے اللہ نے تم کو منع نہیں فرمایا اس سے لطف اندوز نہ ہونے کی قسم نہ اٹھالو یہ نہ کہو کہ آج سے یہ چیز میرے لئے حرام ہے اس حکم کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ بعض مسلمان تارک الدنیا عیسائیوں کو دیکھ کر یہ سوچنے لگے تھے کہ انہیں بھی زہد و عبادت میں ہمہ وقت مصروف رہنا چاہیے اور اپنی بیویوں سے الگ ہو جانا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا اور اس کی مزید تاکید کی کہ اللہ نے جو چیز تم پر حلال کر دی ہے اسے اپنے لئے حرام قرار دے کر اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو ایسا کرنا اللہ کی مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی ہے اور ایسا کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا خواہ انہوں نے دن رات عبادت میں مصروف رہنے اور نیک کاموں کی وجہ سے ہی ایسا کیا ہو

4- كُلُوْا یعنی کھاؤ کا یہاں مفہوم ان سب لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے ہے جو حلال ہیں ان میں سب ضروریات شامل ہیں کھانے پینے اور رہنے سہنے کی جو بھی ضروریات ہوں گھوڑا پسندیدہ، رہائش پسندیدہ وغیرہ سب اس میں شامل ہیں

5- یعنی اس بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرو

مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ
ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

ان قسموں پر
جن کی تم نے پکی نیت کی ہو[6]
سو اس کا کفارہ ہے
دس مسکینوں کو کھانا کھلانا
میانہ درجے کا کھانا
جیسا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو
یا ان کو لباس دینا
یا ایک گردن آزاد کرنا[7]
پھر جو کوئی اس کی حیثیت نہ رکھے
تو وہ تین دن روزہ رکھے
یہ ہے کفارہ تمہاری قسموں کا
جب تم قسم کھالو
اور اپنی قسموں کا خیال رکھو[8]
اللہ اس طرح سے تمہارے لئے
اپنے احکام بیان کرتا ہے
تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو[9]

6- یہ حکم اوپر کے احکام کے حوالے سے ہے اور اسی سے متعلق ہے کوئی اپنی بیوی کو اپنے لئے کیسے حرام کر لیتا تھا؟ قسم اٹھا کر کہ آج سے میری بیوی مجھ پر حرام ہے اللہ تعالیٰ پہلے تو وضاحت فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے غیر ارادی طور پر ایسی قسم اٹھالی ہے تو اللہ اس کا مواخذہ نہیں کرے گا لیکن اگر اس نے سوچ سمجھ کر ایسی قسم اٹھائی ہے تو اس نے اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کی ہے آگے ایسی سوچ سمجھ کر اٹھائی قسم کے کفارہ کا بیان ہے

7- یعنی ایک غلام آزاد کرنا

8- قسم اٹھانے کے معاملے میں محتاط رہو

90- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰

90- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
شراب اور جوا
اور جھوٹے معبودوں کے آستانے[10]
اور فال نکالنے کے تیر
تو ناپاک ہیں[11]
شیطانی اعمال ہیں[12]
سو تم ان سے بچو[13]
تاکہ تم فلاح پاسکو

9- شکر کس چیز کا؟ کسی نے غصہ میں کسی لڑائی کی وجہ سے بیوی سے الگ رہنے کی قسم کھالی پھر غلطی کا احساس ہوا اس کفارہ سے اللہ نے اس قسم سے نجات کی راہ بتادی ہے اور اس کا طریقہ کھول کر بیان کردیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ہم نے اس لئے کیا ہے تاکہ تمہیں مشکلات پیش نہ آئیں اور ان آسانیوں کے لئے تم اللہ کا شکر ادا کرو

10- جھوٹے معبودوں کے آستانے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت میں اور عبادت کے طریقہ میں کام آئے ان چیزوں میں پوجا کے لئے نصب کی گئی مورتی، پتھر یا کوئی اور چیز بھی شامل ہیں اور وہ پتھر یا چوکیاں وغیرہ بھی جن پر ایسے جھوٹے معبودوں کے نذرانے کی اشیاء رکھی جاتی ہوں مطلب یہ کہ جھوٹے معبودوں کے مندر وغیرہ میں وہ سب کچھ کرنا حرام ہے جو ان سے محبت یا خوف کی وجہ سے کیا جائے

11- خانہ کعبہ میں مشرکوں نے فال نکالنے کے لئے ہبل کے بت کے سامنے خاص قسم کے تیر رکھے ہوتے تھے جن کی مدد سے وہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی فال بھی نکالتے تھے اور بعض معاملات کے فیصلے بھی کرتے تھے اس کی وجہ ان کا یہ عقیدہ تھی کہ اس کام اور فیصلہ کو ہبل کی تائید حاصل ہے یا وہ چاہتا ہے کہ ایسا نہ کیا جائے اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے تیروں سے فال نکالنے کو ناپاک قرار دیا ہے یعنی اس عمل کو شیطانی فعل قرار دیا ہے

12- شیطانی کام سے مراد ہر وہ کام ہے جس کے ذریعے شیطان بندوں کو ورغلا کر اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی ترغیب دیتا ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے شراب پینے اور جوا کھیلنے دیوی دیوتاؤں کے آستانوں پر کوئی رسم ادا کرنے اور بتوں کے تیروں سے فال نکالنے کو شیطانی عمل قرار دیا ہے

13- یہ ایسے کام ہیں جو دنیا اور آخرت میں فلاح میں رکاوٹ ہیں

91- اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

91- شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ
تمہارے درمیان عداوت
اور نفرت ڈال دے
شراب اور جوا کے ذریعہ سے
اور تمہیں غافل کر دے
اللہ کے ذکر سے اور نماز سے
تو کیا پھر تم باز آ جانے والے ہو؟[14]

92- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

92- اور اطاعت کرو اللہ کی
اور اطاعت کرو رسول کی
اور ڈرتے رہو
پھر اگر تم نے منہ موڑ لیا[15]
تو جان لو کہ
ہمارے رسول کے ذمے تو
صرف احکام پہنچا دینا ہی ہے
وضاحت کر کے[16]

93- لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۲

93- نہیں ہے ان لوگوں پر کوئی گناہ
جو ایمان لے آئے
اور نیک کام کرنے لگے
اس کا جو وہ کھاتے پیتے رہے تھے
تو جان لو کہ

14- کیا تم یہ سب کچھ جان لینے کے بعد بھی ان کاموں سے باز نہیں آؤ گے؟
15- اگر تم نے ان احکام پر عمل نہ کیا
16- یعنی اللہ کے نبی کے ذمہ یہی ہے کہ وہ تم تک احکام پوری طرح وضاحت کے ساتھ پہنچا دیں اور سب کچھ سمجھا دیں

اگر وہ اللہ سے ڈرتے

اور ایمان رکھتے ہوں

اور نیک کام کرتے ہوں[17]

پھر وہ اللہ سے ڈرتے رہیں

اور ایمان پر قائم رہیں[18]

پھر وہ اللہ سے ڈریں اور نیکی کریں[19]

اور اللہ محبوب رکھتا ہے

نیکی کرنے والوں کو[20]

13

94- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

94- اے لوگوں جو ایمان لائے ہو

اللہ ضرور آزمائے گا تمہیں

شکار کی کسی اس چیز کے ذریعے

جس تک پہنچ سکتے ہوں

تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے[1]

تا کہ اللہ جان لے کہ

کون ڈرتا ہے اس سے

17- اگر کوئی ایسی ناجائز لذتوں سے لطف اندوز ہوتا رہا ہے اور ان کے حرام کا حکم آنے پر وہ اللہ کے احکام کی پابندی کرتا ہے تو حلال حرام کے بارے میں احکام آنے سے پہلے ایسی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کا اسے کوئی گناہ نہیں

18- اللہ کے احکام پر پورے عزم و استقلال سے عمل کرتا ہے

19- اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور دوسروں کے ساتھ بھلائی اور نیکی کا رویہ اختیار کرتا ہے

20- یعنی وہ لوگ جو نیکی اور بھلائی کرتے ہیں جن کے کردار میں بھلائی کرنا شامل ہو جاتا ہے

1- اس آیت میں جن احکام الٰہی کا بیان ہے وہ حاجیوں سے متعلق ہیں ان اہل ایمان کے لئے ہیں جو حج کے لئے مکہ جا رہے ہوں زمانہ ◄◄

اس کو دیکھے بغیر [2]
تو جو کوئی حد سے نکل جائے
اس کے بعد
تو اس کے لئے ہے
دردناک عذاب [3]

95- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

95- اے لوگوں جو ایمان لائے ہو
نہ مارو تم شکار کو
جب تم احرام میں ہو [4]
اور تم میں سے جس کسی نے
شکار کو ارادہ کر کے مارا ہو
تو اس کا بدلہ ہے [5]
جو مارا گیا ہے اس جیسا ہی جانور [6]

◄◄ قدیم سے ہی لوگ قافلوں اور گروہوں کی صورت میں حج کے لئے مکہ آتے رہے ہیں پرانے وقتوں سے ہی ایسے قافلوں کو صحراؤں، جنگلوں اور دریاؤں میں سفر کرنا پڑتا رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سفر میں ایسے جانور جن کو شکار کرنا اور کھانا تمہارے لئے حلال ہے وہ تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی پہنچ میں ہوں گے تم آسانی سے انہیں شکار کرنے کے قابل ہو گے لیکن احرام میں شکار کرنا چونکہ منع ہے اس لئے یہ تمہاری آزمائش ہوگی کہ اپنے قریب شکار کے جانور دیکھ کر تم اللہ کے احکام کی پابندی کرتے ہو یا نہیں

2- یعنی ان احکامات کی پابندی اور خلاف ورزی سے پتہ چل جائے گا کہ کس کا اللہ پر جس کو اس نے دیکھا ہوا نہیں ایمان ہے اور کس کا ایمان نہیں احکام کی پابندی اللہ پر ایمان کا ٹیسٹ ہوگا

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سفر کے دوران شکار کے بارے میں احکام تو ہم بتا رہے ہیں اس کے بعد جو کوئی ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب ہے

4- وہی حکم کہ حج کے سفر میں احرام باندھ لیا ہو تو شکار نہ کرو خواہ وہ جاندار تمہاری پہنچ میں ہوں یہ احکام صرف ان جانوروں کے بارے میں ہیں جن کا کھانا حلال ہے یہ حکم نہیں کہ ایسے جانور کو بھی نہ مارو جو تمہاری سلامتی کے لئے خطرناک ہو یا ہو سکتا ہو

5- پابندی کی خلاف ورزی غلطی سے نہ کی ہو بلکہ پابندی کے حکم سے واقف ہوتے ہوئے ارادہ باندھ کر احرام کی حالت میں شکار کیا ہو اس کا بدلہ دینا لازم ہے

چوپایوں میں سے[7]
اس کے بارے میں فیصلہ کریں
تم میں سے دو اہل انصاف[8]
یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا
یا اس کا کفارہ ہے
مسکینوں کو کھانا کھلانا
یا اس کے برابر روزے رکھنا[9]
تاکہ وہ اپنے کئے کا وبال چکھے
وہ جو گزر چکا ہے[10]
وہ اللہ نے معاف کر دیا ہے
اور جو کوئی پھر سے ایسا کرے
تو اللہ اس سے بدلہ لے گا
اور اللہ ہے
زبردست قوت والا
انتقام کی قدرت رکھنے والا[11]

6- کیسا بدلہ دینا ہے؟ جیسا شکار کیا ہے بڑے جانور کو شکار کیا ہے تو بدلہ بڑا جانور دینا ہے چھوٹے جانور کو شکار کیا ہے تو بدلہ چھوٹا جانور دینا ہے

7- بدلہ میں چوپایہ دینا ہے ایسا چوپایہ جانور جس کی قربانی جائز ہے کیونکہ آگے حکم آ رہا ہے کہ بدلہ کے اس جانور کو کعبہ لے جا کر یعنی حدود حرم مین قربان کرنا ہے

8- جو جانور شکار کیا ہے اس کے بدلے میں کون سا جانور قربان کرنا ہے اور کس مالیت کا جانور قربان کرنا ہے اس کا تم خود ہی فیصلہ نہیں کرو گے بلکہ دو آدمی جو اس فیصلہ کے اہل ہوں وہ فیصلہ کریں گے

9- کوئی حج کے سفر والا کسی وجہ سے بدلہ کا جانور نہیں خرید سکتا تو وہ اتنی مالیت غریب اور مسکین اہل ایمان کی خوراک کی ضروریات پر خرچ کر سکتا ہے اور اگر خود بھی غریب ہے اور جانور اور خوراک کی استطاعت نہیں رکھتا تو خود روزے رکھے

10- ان احکام کے آنے سے پہلے جو کچھ ہو چکا ہے وہ معاف

11- احکام آ جانے کے بعد ایک بار کوئی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے لئے بدلہ اور کفارہ ہے لیکن اس کے بعد نہیں اگر وہ ان احکام کی ◄◄

96- اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

96- حلال کر دیا گیا ہے تمہارے لئے
آبی جانوروں کا شکار کرنا[12]
اور اس کو کھا لینا[13]
تمہارے فائدے کی خاطر
اور مسافروں کے فائدے کے لئے[14]
اور حرام کر دیا گیا ہے تم پر
جنگلی جانوروں کو شکار کرنا
جب تک تم احرام میں ہو[15]
اور اللہ سے ڈرتے رہو
اس سے
جس کے پاس
تم اکٹھے کئے جاؤ گے

97- جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۗىِٕدَ ۭ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾

97- اللہ نے بنا دیا ہے کعبہ کو
اس حرمت والے گھر کو
لوگوں کے لیے حفاظت کا ذریعہ[16]
اور ماہِ حرام کو

◀◀ خلاف ورزی کرتا رہتا ہے تو اس سے اللہ خود انتقام لے گا اور وہ ہر انتقام پر قادر ہے

12- یہ حکم ان حاجیوں کے لئے ہے جو بحری سفر سے آئیں ان پر بحری سفر کے دوران سمندر یا دریا میں شکار کرنا جائز قرار دے دیا گیا ہے ان جانوروں کا جو پانی میں رہتے ہیں اور حلال ہیں

13- یعنی ان کا شکار کرنا اور کھانا حلال ہے لیکن بعض اہل علم نے ''کھا لینا اس کو'' سے ان آبی جانوروں کو کھا لینا مراد لیا ہے جو مردہ حالت میں سمندر یا دریا باہر خشکی پر پھینک دیتا ہے

14- یعنی یہ اجازت تمہارے اور تمہارے ساتھی حاجیوں سب کے فائدے کے لئے ہے تم ایسا شکار خود بھی کھا سکتے ہو اور ساتھیوں کو بھی کھلا سکتے ہو

15- بحری سفر کے بعد جب خشکی پر آ کر احرام باندھ لو تو پھر شکار کرنا حرام ہے

اور قربانی کے جانوروں کو

اور جانوروں کے گلے کے پٹوں کو [17]

یہ اس لئے ہے

تا کہ تم جان لو کہ

اللہ تو جانتا ہے اس کے بارے میں

جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے

اور جو کچھ بھی زمین میں ہے

اور اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ

اللہ ہر چیز سے باخبر ہے

98- اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

98- جان رکھو کہ

اللہ سزا دینے میں سخت ہے

اور یہ کہ اللہ

معاف کر دینے والا اور مہربان ہے

99- مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

99- نہیں ہے رسول کے ذمے

مگر پیغام پہنچا دینا ہی

اور اللہ جانتا ہے

16- اللہ نے کعبہ کو لوگوں کی حفاظت کا ذریعہ بنا دیا ہے مراد یہ ہے کہ جو کوئی کعبہ کے حج کے سفر پر ہے اس کی حفاظت کا حکم دے کر اللہ نے کعبہ کو اس کی حفاظت کا ذریعہ بنا دیا ہے اس طرح اس سفر کو لوگوں کے لئے محفوظ بنا دیا ہے

17- حج کے سفر میں حاجیوں کے ساتھ قربانی کے جانور ہوتے تھے اور ان جانوروں کی پہچان کے لئے ان کے گلے میں پٹے یا قلادے ڈالے ہوتے تھے جس سے سب کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ جانور قربانی کا ہے اور مالک حج کے سفر پر ہے ذوالحجہ کے مہینہ میں مسافروں کو کوئی تکلیف پہنچانے سے منع کر دیا گیا تو ان چاروں چیزوں کو دہرا کر وضاحت کر کر دی گئی کہ ان سے حج کے مسافروں کی حفاظت اور نگہداشت کا اہتمام کر دیا گیا ہے یعنی حرام مہینہ میں کعبہ کے حج کے لئے سفر اور قربانی کے جانور اس سفر میں مسافر کی حفاظت اور نگہداشت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے

جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو[18]

100- قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

100- کہدیں کہ "پلید اور پاک برابر نہیں ہیں

خواہ تمہیں ناپاک کی بہتات کتنی ہی پسند ہو[19]

تو اے عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو

تاکہ تم فلاح پاؤ"[20]

14

101- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

101- اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نہ پوچھا کرو

اُن معاملات کے بارے میں

کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دیئے جائیں

تو تم مشکلات محسوس کرو گے[1]

اور اگر تم پوچھو گے ان کے بارے میں

اس وقت

جبکہ قرآن بھیجا جا رہا ہے

18- یعنی اللہ کے رسول کی ذمہ داری اللہ کے احکام کو کھول کر وضاحت سے لوگوں تک پہنچا دینا ہی ہے ان کی پابندی اور خلاف ورزی کے بارے میں اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اس کا حساب وہ خود لے گا

19- طیب وہ چیز ہے جو حلال اور پاک ہے اور پلید وہ ہے جو حرام اور ناپسندیدہ ہے اس میں کھانے پینے کی چیزیں استعمال کی چیزیں اور اعمال بھی شامل ہیں انسانی رویے بھی پاک اور پلید ہو سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پلید کی کثرت اور پاپولیرٹی خواہ تمہیں اپنی طرف مائل ہی کرتی ہو مگر وہ پھر بھی ناپسندیدہ ہی ہے

20- یعنی دنیا اور آخرت کی فلاح اللہ کے احکام کی پابندی میں ہے

1- یعنی احکام دین کے بارے میں جو کچھ تمہیں کرنے کو کہا جائے وہ کرو جس سے منع کیا جائے اس سے باز رہو اور جس کسی معاملے میں کچھ بھی حکم نہ دیا جائے اس کے بارے میں مت سوال پوچھا کرو

تو وہ تمہارے لئے ظاہر کر دیئے جائیں گے [2]

اللہ نے تمہارا ایسا پوچھا گیا معاف کیا [3]

اور اللہ ہے

بخش دینے والا تحمل والا

102- قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

102- ایک گروہ اسی طرح پوچھا کرتا تھا

تم سے پہلے

پھر وہ لوگ انہی باتوں کے سبب

کافر ہو گئے تھے [4]

103- مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

103- اللہ نے نہیں محترم بنایا ہوا کوئی [5]

بحیرہ

اور نہ سائبہ

اور نہ وصیلہ

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قرآن بھیجا جا رہا ہے اور تمہاری طرف احکام دین بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے اس وقت اگر تم ایسے بلا ضرورت سوال پوچھتے رہے تو ہوسکتا ہے اللہ ان کے جواب میں احکام بھیج دے تو اُن پر عمل کرنے میں تمہیں دشواری پیش آئے اور تم ان کی پابندی نہ کرسکو

3- یعنی اب تک کے تمہارے اس رویہ پر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما رہے ہیں آگے ایسا نہ کرنا

4- پہلی قوموں نے خاص طور پر یہودیوں نے اسی رویہ کا اظہار کیا تھا اور جب ان کے بار بار پوچھنے پر اللہ تعالیٰ نے پوچھے گئے معاملات کے بارے میں احکام نافذ کر دیئے تو وہ ان پر عمل کرنے سے منکر ہو گئے تھے اور ان کے اس رویہ نے انہیں حق سچ کا انکار کرنے والے اور اس پر عمل نہ کرنے والے بنا دیا تھا اللہ تعالیٰ نے ایک اصول عطاء کر دیا ہے کہ احکامِ دین کو اتنا مشکل نہ بنا دینا کہ لوگ ان کی وجہ سے دین ہی سے منحرف ہو جائیں ایسا کرنا روحِ قرآن کے خلاف ہے اس سے باز رہو اس طرح اللہ تعالیٰ نے احکامِ دین کو کھینچ کھینچ کر نئے نئے احکام ایجاد اور نافذ کرنے سے بھی منع فرما دیا ہے

5- یعنی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں سے کسی کا احترام کرنے کا حکم نہیں دیا ہوا جن کا احترام مشرکوں نے اپنا عقیدہ بنا لیا ہوا ہے ان میں بحیرہ وہ اونٹنی تھی جسے پانچ بچے دینے کے بعد وہ اس کا کان چھید کر چھوڑ دیتے تھے اور اسے مقدس سمجھتے تھے جس سے نہ کوئی کام لیا جاتا تھا نہ اس کا ◀◀

اور نہ حام

اور لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں

وہ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں[6]

اور ان میں سے اکثر

عقل و شعور ہی نہیں رکھتے

104- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

104 اور جب ان سے کہا جاتا ہے

"آ جاؤ اس کی طرف

جو اللہ نے نازل کیا ہے

اور رسول کی طرف"[7]

وہ کہتے ہیں "ہمارے لئے وہی کچھ کافی ہے

جس پر ہم نے

اپنے اجداد کو پایا"[8]

کیا پھر بھی کہ

ان کے اجداد

نہیں جانتے تھے کسی بھی چیز کے بارے میں کچھ بھی

اور نہ ہی وہ راہ ہدایت پر تھے؟

◄◄ دودھ پینا جائز سمجھتے تھے وہ جہاں چاہے چرتی پھرے کوئی اسے روکتا نہیں تھا: سائبہ اس اونٹنی کو کہتے تھے جو کسی منت یا نذر کی وجہ سے آزاد چھوڑ دیتے تھے یا وہ اونٹنی جس نے دس مادہ بچے دیئے ہوں اسے بھی آزاد چھوڑ دیتے تھے: وصیلہ بکری کا وہ نر بچہ جو وہ اپنے بنائے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور حام وہ اونٹ ہوتا تھا جس کے ملاپ سے دس بچے پیدا ہو چکے ہوں یا اس کے ملاپ سے پیدا ہونے والے اونٹ کا بچہ یعنی اس کا پوتا جب سواری کے قابل ہو جاتا تو کافر اسے بھی آزاد چھوڑ دیتے تھے اور ان کا احترام کرنا انہوں نے اپنا مذہبی عقیدہ بنایا ہوا تھا

6- وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ان جانوروں کو محترم بنایا ہوا ہے وہ انہوں نے اللہ کے بارے میں اپنے پاس سے جھوٹ گھڑ لیا ہے

7- یعنی جب انہیں اللہ کے دین اور رسول پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے

8- اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد کا طریقہ ہی ہمارے لئے کافی ہے ہمیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں

105- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

105-اے لوگو جو ایمان لائے ہو
تم اپنے اپنے نفسوں کے ذمہ دار ہو
نہیں نقصان پہنچا تا تم کو
وہ کوئی جو گمراہ ہو گیا
جب تم خود راہ ہدایت پالو[9]
تمہاری سب کی واپسی
اللہ ہی کی طرف ہے
سو وہ بتادے گا تمہیں
اس کے بارے میں جو کچھ تم کرتے تھے

106- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

106-اے لوگو جو ایمان لائے ہو
جب آن حاضر ہو
تم میں سے کسی کی موت
اور وہ وصیت کر رہا ہو[10]
تو گواہ ہوں اس پر
دو صاحبِ عدل
تمہارے اپنے لوگوں میں سے[11]

9- یعنی اپنے ایمان اور عقیدے پر قائم رہو جب تم نے اللہ کی طرف سے متعین کردہ راہ ہدایت کو پکڑ لیا ہے تو گمراہوں کے بارے میں کوئی فکر نہ کرو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے بعض اہل علم نے اس کا مطلب یہ بھی لیا ہے کہ تم اپنی فکر کرو تمہیں کسی اور سے کیا؟

10- یعنی اپنی موت کے وقت اپنے وارثوں میں اپنے ورثہ کی تقسیم کی وصیت کے گواہ بنالیا کرو

11- ایسے گواہ صاحبِ عدل بھی ہوں اور تمہارے اپنے لوگوں میں سے ہوں یعنی ایسے جو تمہارے حالات و معاملات سے آگاہ ہوں تا کہ ان کی گواہی اور فیصلے کا وزن سب محسوس کریں وہ گواہ جو حقائق سے آگاہ ہوں

یا کوئی اور دو
تمہارے غیروں میں سے [12]
اگر تم زمین پر سفر میں ہو
اور تم پر موت کی تکلیف آ جائے
اگر تمہیں کوئی شک پڑ جائے [13]
تو روک لو ان دونوں کو نماز کے بعد
اور وہ دونوں اللہ کی قسم اٹھائیں کہ
"ہم اس قسم کی کوئی بھی قیمت نہیں لیں گے
خواہ وہ ہمارا کوئی رشتہ والا ہی ہو
اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کے لئے گواہی کو [14]
ایسا کریں تو ہم گنہگاروں میں سے ہوں گے"

12- "یا دو اور کوئی تمہارے غیروں میں سے" کا حکم اس صورت میں ہے کہ جب موت کا وقت آ جائے تو آپنے لوگ وہاں موجود نہ ہوں جیسا کہ دوران سفر موت آ جانے والی صورت احوال ہے اکثر اہل علم نے "تمہارے اپنے لوگوں میں سے مراد مسلمان گواہ لئے ہیں اور دو اور کوئی تمہارے غیروں میں سے" غیر مسلم گواہ مراد لی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے تو گواہوں کی گواہی کے بارے میں اختلاف طے کرنے کا جو طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ "روک لو ان دونوں کو بعد نماز کے" گویا گواہوں کا نمازی ہونا لازم ہے کافر تو نمازی نہیں ہو سکتے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ دوران سفر غیر مسلم گواہ ہی میسر آئیں گے اگر اس سے غیر مسلم مراد لیا جائے تو پھر تو یہ احکام دین میں سے ہو جاتا ہے کہ مسافر مسلمان اپنی وصیت کے گواہ غیر مسلموں کو ہی بنا سکتا ہے سیاق و سباق اور روحِ احکام کو دیکھا جائے تو حکم یہ ہے کہ مسافر کے پاس اس کے اپنے لوگوں میں سے صاحب عدل موجود نہ ہوں تو وہ وہاں جو بھی مسلمان موجود ہوں ان میں سے دو اہلِ عدل کو اپنی وصیت پر گواہ بنا لے

13- اگر وارثوں میں سے کسی کو وصیت کے بارے میں کوئی شک پڑ جائے تو ان گواہوں سے مسجد میں قسم لی جائے

14- گواہ یہ قسم اٹھائیں کہ ان کی گواہی کا مقصد کسی کو فائدہ پہنچانا نہیں خواہ وہ کوئی ان کا قرابت والا ہی ہو اور وہ یہ بھی کہیں کہ اگر ہم گواہی چھپائیں تو ہم گنہگار ہوں گے

107- فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

107- پھر اگر پتہ چل جائے کہ
ان دونوں گواہوں نے
اپنے کو گناہ میں مبتلا کرلیا ہے[15]
تو دو اور شخص ان کی جگہ مقرر ہوں
ان میں سے جنہیں مالِ وصیت ملنا تھا
مرنے والے کے سب سے قریبی
سو وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ
"ہماری گواہی زیادہ سچی ہے
ان دونوں کی گواہی سے
اور ہم نے کوئی بھی تجاوز نہیں کیا
ایسا کریں تو ہم
ظالموں میں سے ہوں گے"[16]

108- ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع ۱۴ ۴

108- یہ طریقہ قریب ترین ہے
اس کے کہ
لوگ ٹھیک گواہی دیں
یا وہ اس سے ڈریں کہ
ان کے بعد والی قسمیں

15- اگر ان کی شہادت غلط ثابت ہو جائے

16- ان کی گواہی غلط کیسے ثابت ہوئی؟ جو کچھ انہوں نے مرحوم کے وارثوں میں وراثت کی تقسیم اور اس کی وصیت کے بارے میں مسجد میں قسم اٹھا کر بتایا تھا مرحوم کے وہاں موجود وارثوں نے حقائق اور کوائف بتا کر انہیں جھوٹا ثابت کر دیا تو ان کا گناہ ثابت ہو گیا مگر طریقہ کیا ہے؟ طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ان گواہوں کے قسم اٹھانے اور گواہی بیان کر دینے کے بعد وہاں پر موجود مرحوم کے قریب ترین رشتہ والوں میں سے دو شخص قسم اٹھائیں کہ جو کچھ وہ بیان کر رہے ہیں سچ وہ ہے اور جو گواہوں نے بیان کیا ہے وہ سچ نہیں اسی لئے ہم ان کی گواہی پر اعتماد نہیں کر رہے وہ یہ بھی قسم اٹھائیں کہ وہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کر رہے اگر وہ ایسا کریں تو وہ ظالموں میں سے ہوں گے یعنی وہ وراثت کی تقسیم اور وصیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کر رہے ہیں

ان کی قسموں کو رد کر دیں گی [17]

اور اللہ سے ڈرتے رہو

اور سن لو کہ

اللہ نافرمانوں کو

ہرگز ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا

15

109- يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

109-اس روز اللہ سب رسولوں کو اکٹھا کرے گا اور پوچھے گا "تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟"[1] وہ کہیں گے "ہمیں کچھ علم نہیں غیبوں کا جاننے والا تو تو ہی ہے"[2]

110- اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

110-وہ وقت یاد کرو جب اللہ کہے گا "اے عیسیٰ ابنِ مریم یاد کر میرا انعام اپنے پر اور اپنی والدہ پر[3] جب میں نے تیری مدد کی تھی

وقف لازم

17-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح گواہ غلط گواہی سے پرہیز کریں گے اور انہیں معلوم ہوگا کہ ان کے غلط گواہی دینے کی صورت میں ورثاء کا قسم اٹھا کر گواہی دینے کا دینی حق موجود ہے اور ورثاء کی گواہی سے ان کے جھوٹ کا بھید کھل جائے گا

1- یعنی اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کہ جب تم نے میرا پیغام ان لوگوں تک پہنچایا جن کی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا تو ان کا ردعمل کیا تھا؟ انہوں نے قبول کیا تھا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اللہ کو علم نہیں کہ وہ رسولوں سے پوچھیں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں انبیاء سے بھی تمہارے اعمال کے بارے میں گواہی لوں گا

2- یعنی دلوں کے بھید اور ایسے اعمال جن سے نیت کا پتہ نہیں چل سکتا ان کے جاننے والے تو آپ ہیں ان کے عمل اور ردّعمل کی وجوہ کے بارے میں ٹھیک ٹھیک تو آپ ہی جانتے ہیں

3- یعنی اس روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے ان معجزوں کے بارے میں پوچھیں گے جو انہیں دیئے گئے تھے جن کا آگے تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے تو عیسیٰ علیہ السلام اُن لوگوں کے سامنے جن کی طرف انہیں بھیجا گیا تھا اللہ کے انعامات کا اعتراف کریں گے تو یہ ان لوگوں کے جنہوں نے ان معجزوں کے باوجود انکار کیا تھا جرمِ عظیم یعنی کفر کا ثبوت ہوگا

وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ
وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ
الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ
اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

روح القدس کے ذریعے [4]
تو لوگوں سے باتیں کرتا تھا
پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمری میں
اور جب ہم نے سکھائے تھے تم کو کتاب و دانش
اور تورات اور انجیل
اور جب تُو بناتا تھا گارے سے
پرندے کی شکل
میرے اذن سے
پھر تُو اس میں پھونک مارتا تھا
تو وہ اڑنے والا پرندہ بن جاتا تھا
میرے اذن سے
اور تُو تندرست کر دیتا تھا
پیدائشی اندھے کو اور برص والوں کو
میرے اذن سے
اور جب تُو مُردوں کو نکالتا تھا
میرے اذن سے [5]
اور جب میں نے بنی اسرائیل کا شر
تجھ سے روک رکھا تھا [6]

4- روح القدس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں جو پیغمبروں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے تھے ان کے ذریعے مدد کرنے سے مراد ہے ان پیغامات اور معجزات میں مدد جن میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ماں کی گود میں لوگوں سے باتیں کرنے کا معجزہ ہے ویسی ہی باتیں جیسی وہ ادھیڑ عمر میں لوگوں سے کرتے تھے مطلب یہ کہ ماں کی گود میں بھی ان کے فہم و شعور پختہ تھے اور یہ اللہ کے حکم سے تھا

5- اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو جتنے بھی معجزے عطا کئے تھے ان کے پورا ہو جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے حکم اور اذن سے ہی ایسا ہوتا تھا یہ نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کوئی اپنی ذاتی ایسی قوت تھی یعنی وہ بھی ایک انسان ہی تھے اور وہ معجزے ان کی نبوت کے ثبوت کے طور پر ہم نے انہیں عطا کئے ہوئے تھے

6- یعنی بنی اسرائیل کی دشمنی اور اُن کے شر سے تمہیں ہم نے ہی محفوظ رکھا تھا

جب تُو لایا تھا ان کے پاس
واضح نشانیاں
تو ان میں سے کافروں نے کہا تھا
"نہیں ہے یہ کچھ بھی اور مگر کھلا کھلا جادو"[7]

111- وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

111- اور جب میں نے
حواریوں کے دلوں میں ڈال دیا تھا کہ
ایمان لاؤ مجھ پر
اور میرے رسول پر
انہوں نے کہا تھا "ہم ایمان لے آئے
اور تُو اِس پر گواہ ہو جا کہ
ہم مسلمان ہیں"[8]

112- اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

112- جب حواریوں نے کہا
"اے عیسیٰ ابنِ مریم کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ
ہم پر آسمانوں سے ایک خوان اتار دے؟"[9]
اس نے کہا "ڈرو اللہ سے اگر تم مومن ہو"

113- قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

113- انہوں نے کہا "ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں[10]
اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں
اور ہم جان سکیں کہ
تُو نے ہم سے سچ کہا ہے
اور ہم اس پر گواہوں میں سے ہو جائیں"

7- وہ اللہ کے عطا کردہ معجزوں کو جادو قرار دے کر مسترد کر دیتے تھے
8- حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نبی مان لیا اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے ایمان پر گواہ ہو جائیں
9- خوان سے مراد ایسا دسترخوان ہے جس پر قسم قسم کے کھانے چنے ہوں یا کوئی اور ایسی چیز جس میں ایسے کھانے اوپر سے بھیجے جائیں
10- یعنی یہ مطالبہ ہم اپنے سکونِ قلب کی خاطر کر رہے ہیں

114- قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

114- عیسیٰ ابن مریم نے کہا
"اے ہمارے اللہ
اے ہمارے رب
ہم پر آسمان سے خوان اتار دے
تا کہ وہ ہمارے سب کے لئے عید بن جائے
ہمارے اگلوں کے لئے
اور ہمارے بعد والوں کے لئے
اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو
اور ہمیں رزق دے
اور تو بہترین روزی دہندہ ہے"

115- قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع ۱۵

115- اللہ نے کہا "میں تم پر وہ اتار رہا ہوں
پھر اس کے بعد جو کوئی کفر کرے
تم میں سے
تو میں ضرور اس کو عذاب دوں گا
ایسا عذاب کہ
نہیں دوں گا میں اس جیسا عذاب کسی ایک کو بھی
اہلِ عالم میں سے"[11]

16

116- وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ

116- اور جب اللہ کہے گا "اے عیسیٰ ابنِ مریم!
کیا تو نے انسانوں سے کہا تھا کہ
"مجھے اور میری ماں کو دو معبود بنا لو
اللہ کے علاوہ؟"[1]
وہ کہے گا "تیری ذات پاک ہے[2]

11- انہیں ایسا سخت عذاب دوں گا جو کسی بھی اور کو نہیں دیا جائے گا
1- قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھیں گے کہ جو لوگ تجھے اور تیری ماں کو بھی معبود مانتے رہے ہیں کیا اس کا تُو نے لوگوں کو حکم دیا تھا؟
2- تیرے مقابلے میں کسی کو کیسے معبود ٹھہرایا جا سکتا ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام جواب اپنے ایمان کے اعلان سے شروع کرتے ہیں

فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

نہیں ہے میرے لئے روا کہ میں وہ بات کہوں
جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں [3]
اگر میں نے ایسا کہا ہوتا
تو تجھے اس کا سب علم ہوتا
تُو تو وہ بھی جانتا ہے
جو کچھ میرے دل میں ہے
جبکہ میں ہرگز نہیں جانتا کہ
تیرے دل میں کیا ہے
تُو تو غیب کی سب باتیں جانتا ہے [4]

۱۱۷- مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾

117- نہیں کہا تھا میں نے ان سے
مگر وہی کچھ جو کہنے کا تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ
تم لوگ اللہ کی عبادت کرو
جو میرا رب ہے
اور تمہارا رب ہے [5]
اور میں اُن پر اس وقت تک گواہ تھا
جب تک میں اُن کے درمیان رہا [6]
پھر جب تُو نے مجھے اپنے قبضہ میں لے لیا

3- یعنی میں تو تیرا بندہ ہوں میں کیسے ایسی بات کہہ سکتا تھا

4- حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ تُو تو سب کچھ جاننے والا ہے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے اگر میں نے انہیں کہا ہوتا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی معبود بنا لو تو آپ کو اس کا علم ہوتا

5- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کا جواب بیان کرنے کا انداز عجب ہے اس سے لوگوں کو بتانا یہ مقصود ہے کہ اصل حقیقت تو وہ ہے جو اپنے بارے میں خود عیسیٰ علیہ السلام بتائیں گے اور اُن کی اصل تعلیمات بھی یہ ہیں جب سچ یہ ہے تو تم جو کچھ بھی کہتے ہو باطل ہے تمہارا عقیدہ بھی اور عمل بھی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بتانے سے پہلے کیا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہیں جو اُن سے اِس بارے میں جواب طلبی کی جائے گی؟ اس سے مقصد اُن لوگوں پر یہ واضح کرنا ہے کہ جسے تم معبود مان رہے ہو اللہ کے سامنے تو وہ خود جواب دہ ہے وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے؟ اور یہ بھی کہ تمہارا یہ عقیدہ انہیں بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہا

6- یعنی میں تو وہی کچھ جانتا ہوں جو میں نے ان کے درمیان ہوتے ہوئے دیکھا اور سنا تھا میرے بعد اگر انہوں نے مجھے اور میری ماں کو بھی معبود بنا لیا تھا تو مجھے نہ اس کا علم ہے نہ میں اس کا ذمہ دار ہوں

تو اُن پر نگران تو تُو ہی تھا
اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے [7]

118- اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

118- اگر تُو ان کو عذاب دے
تو وہ تو تیرے بندے ہیں
اور اگر تو اُن کو بخش دے
تو تُو ہے
غالب اور صاحبِ حکمت"

119- قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

119- اللہ کہے گا "یہ وہ دن ہے
جب سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے [8]
ان کے لئے باغات ہیں
جن کے اندر نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہی ان میں رہیں گے
اللہ ان سے راضی ہوا
اور وہ اس سے راضی ہو گئے
یہی ہے عظیم کامیابی"

120- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع ۱۶ ۵ ۶

120- اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی
اور اس کی جو کچھ ان کے درمیان ہے
اور وہ ہر چیز پر
قدرت رکھنے والا ہے [9]

7- میرے بعد وہ جو بھی کرتے رہے وہ سب کچھ آپ کو معلوم ہے

8- سچوں کو کس سچائی کا فائدہ دیا جائے گا؟ عقیدے کی سچائی کا جنہوں نے اس عقیدے پر ایمان رکھا جس کی عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تعلیم دی تھی کہ اللہ ہی کی عبادت کرو ان کی ذات اور ان کی ماں کے بارے میں کوئی جھوٹ نہ گھڑ لینے کی وجہ سے

9- یعنی آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی کے حکم کا پابند ہے کسی اور کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں کہ اسے تم معبود بنا لو عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کا بھی نہیں جنہیں تم معبود مان رہے ہو

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 165 آیات اور 20 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ①	1- تعریف جو بھی ہے اللہ ہی کے لئے ہے[1] جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور بنائے گھپ اندھیرے اور روشنی[2] پھر بھی وہ لوگ جو کافر ہیں اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر ٹھہراتے ہیں[3]
2- هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ②	2- وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا[4] پھر زندگی کی مدت کا فیصلہ کیا[5] اور ایک مدت اس کے پاس معین ہے[6] پھر بھی تم شکوک میں مبتلا ہو![7]

1- ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے

2- کیوں ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے؟ اس لئے کہ آسمانوں اور زمین کا خالق وہی ہے اور اندھیرے اور روشنی بھی اُسی کے بنائے ہوئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خالق ہونے کا ذکر اِس لئے ہے کہ زندگی کی جو بھی صورتیں ہیں وہ آسمانوں اور زمین پر اور اِن کے درمیان پائی جاتی ہیں اندھیرا اور روشنی اس زندگی سے آگاہی کے وسیلے ہیں یعنی زندگی کی جو بھی کوئی صورت ہے وہ تو اسی اللہ نے پیدا کی ہوئی ہے اور ان سے آگاہی اور واقفیت کے وسائل بھی اُسی اللہ نے بنائے ہوئے ہیں

3- اس کے باوجود مشرک کہتے ہیں کہ ان کے جھوٹے معبود بھی نظمِ کائنات میں کوئی اختیار رکھتے ہیں جب یہ سب کچھ بنایا اللہ نے ہے تو اور کسی کا اِس میں کوئی دخل کیسے ہوسکتا ہے؟

4- وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا

5- پیدا کرنے کے بعد وہی فیصلہ کرتا ہے کہ کسی فرد نے اس دنیا میں کتنی مدت زندہ رہنا ہے

6- یعنی قیامت کے آنے کی مدت بھی اسی نے مقرر کی ہوئی ہے

3- وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳

3- اور وہی ہے اللہ
آسمانوں میں اور زمین میں [8]
وہ جانتا ہے
تمہارا باطن اور تمہارا ظاہر
اور وہ جانتا ہے [9]
جو کچھ بھی تم کماتے ہو [10]

4- وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴

4- اور نہیں آتی
ان کے پاس کوئی آیت
ان کے رب کی آیات میں سے
مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں [11]

5- فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

5- اور وہ جھٹلاتے ہیں اس حق کو [12]
جو ان کے پاس آیا ہے
سو عنقریب ان تک اس کی خبریں پہنچیں گی
جس کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں [13]

7- جب ہر چیز کو پیدا اس نے کیا ہوا ہے تمہیں مٹی سے بنایا ہوا اسی نے ہے تمہاری زندگی کی مدت اسی نے مقرر کی ہوئی ہے قیامت کب آئے گی اس کی مدت بھی اسی اللہ نے متعین کی ہوئی ہے تو پھر تم اس کے بارے میں اور اس کے نازل کردہ قرآن کے بارے میں کیسے شک وشبہ کر سکتے ہو؟

8- وہی اللہ آسمانوں اور زمین کا فرمانروا ہے

9- تم جو کچھ چھپاتے ہو اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے بھی اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اسے بھی اللہ جانتا ہے

10- کمائی سے مراد اعمال ہیں وہ اعمال جن کا روز قیامت صلہ ملے گا

11- اللہ کی طرف سے جو بھی کوئی آیت ان کی طرف بھیجی جاتی ہے وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں کسی بھی حکم پر عمل نہیں کرتے

12- حق سے مراد اللہ کا پیغام قرآن ہے جس میں اس کی آیات ہیں

13- اللہ کی جن آیات اور احکام کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں جلد ہی عملی طور پر ان کی سچائی ثابت ہو جائے گی آنے والے واقعات اللہ کے پیغام اور رسول ﷺ کی سچائی ثابت کر دیں گے

6- اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ⑥

6- کیا وہ دیکھتے نہیں کہ
ہم نے ان سے پہلے
کتنی قومیں ہلاک کر دی ہوئی ہیں
جنہیں ہم نے زمین میں اس طرح جمایا ہوا تھا
کہ تم کو ویسے نہیں جمایا؟[14]
اور ہم نے ان پر آسمان سے
خوب بارشیں برسائی تھیں
اور ہم نے ان کے نیچے نہریں جاری کر دی ہوئی تھیں
پھر ہم نے ان کو ہلاک کر دیا تھا
ان کے گناہوں کی وجہ سے
اور ہم نے پیدا کر دی تھیں
ان کے بعد دیگر امتیں[15]

7- وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦

7- اور اگر ہم نے بھیجی ہوتی تیری طرف
کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب
اور وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے
پھر بھی کفر کرنے والے یہی کہتے
"نہیں ہے یہ کچھ اور مگر کھلا کھلا جادو"[16]

8- وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا

8- اور وہ کہتے ہیں "کیوں نہیں بھیجا گیا

14- ہم نے ان قوموں کو تم سے زیادہ مضبوطی سے زمین پر آباد کیا ہوا تھا جب ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں نابود کر دیا تھا تو تمہاری کیا حیثیت ہے؟

15- ان کی جگہ ہم دوسری قومیں لے آئے

16- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ان کا تو یہ حال ہے کہ اگر ہم تیری طرف کاغذ پر لکھی کتاب بھی بھیجتے اور یہ اس کاغذ کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر محسوس کر لیتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے اور یہی کہتے کہ یہ تو جادو کیا جا رہا ہے

مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ⑧

اس پر کوئی فرشتہ؟"[17]
اور اگر ہم فرشتہ بھیج دیتے
تو اس معاملے کا اسی وقت فیصلہ ہو جاتا[18]
پھر انہیں کوئی ڈھیل ہی نہ ملتی[19]

9- وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ⑨

9- اور اگر ہم بھیجتے کوئی فرشتہ
تو لازم تھا کہ
ہم اس کو انسان کی صورت میں بھیجتے
اور ہم نے انہیں اسی طرح کے شبہ میں ڈال دیا ہوتا
جیسے شبہ میں وہ اب پڑے ہوئے ہیں[20]

10- وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑩ ع ۱

10- اور مذاق اڑایا گیا تھا
رسولوں کا
تجھ سے پہلے بھی
پھر آن گھیرا تھا ان لوگوں کو
جو مذاق اڑایا کرتے تھے
اسی چیز نے جس کا وہ مذاق اڑاتے ہوتے تھے[21]

17-وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے یہ پیغام کوئی نظر آنے والا فرشتہ کیوں نہیں لاتا کہ ہم اسے دیکھتے اور وہ اس پیغام کے اللہ کی طرف سے ہونے کی گواہی دیتا

18-اگر ہم اپنی آیات لانے والے فرشتہ کو ان کے سامنے لے آتے تو پھر تو ان کے پاس ان کے انکار کا کوئی جواز ہی نہ رہ جاتا اور اُن کے لئے انکار کی سزا لازم ہو جاتی

19- حق کو نہ ماننے کے باوجود انہیں جو سزا نہیں دی گئی اور انہیں ڈھیل دی جا رہی ہے اس صورت میں تو انہیں یہ بھی نہیں مل سکتی تھی

20-اگر ہم ان کی شرط کے مطابق اپنا پیغام کسی ایسے فرشتے کے ذریعے بھیجتے جسے یہ دیکھ سکتے جیسا کہ ان کا مطالبہ ہے تو ضروری تھا کہ ہم اس فرشتے کو انسانی صورت میں بھیجتے کیونکہ اس کی اصل شکل میں تو یہ اسے دیکھ ہی نہیں سکتے اگر ایسا کرتے تو یہ اسی طرح اس کے بارے میں بھی شکوک وشبہات میں مبتلا رہتے جس طرح کے شکوک وشبہات کا اب بہانہ بنا رہے ہیں

21-جس سچائی کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے جب وہ عملاً سچ ثابت ہوگئی تو وہی مذاق اڑانے والے اپنی گمراہی کے نتائج میں پھنس گئے تھے

2

11- قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ⑪

11- ان سے کہو "زمین میں گھومو پھرو
اور دیکھو کہ کیا انجام ہوا تھا
حق کو جھٹلانے والوں کا"[1]

12- قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑫

12- ان سے پوچھیں "کس کی ملکیت ہے وہ سب کچھ
جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے؟"[2]
کہہ دیں "اللہ ہی کا ہے[3]
اس نے لازم قرار دے دیا ہوا ہے
اپنے آپ پر مہربانی کرنا"[4]
وہ ضرور تم سب کو جمع کرلے گا
قیامت کے دن
جس میں کوئی بھی شبہ نہیں[5]
جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہوا ہے

1- حق سے مراد دین حق ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ دین حق کو جھٹلا رہے ہیں ان سے کہو کہ وہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھیں کہ ان سے پہلی قوموں میں سے جنہوں نے اپنی طرف بھیجے حق کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے اس کی کیا سزا دی تھی اس سزا کے اور ان کی بربادیوں کے آثار زمین میں موجود ہیں وہ ان سے عبرت حاصل کریں

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان دینِ حق کو جھٹلانے والوں سے پوچھو تو سہی کہ اس کائنات کا مالک کون ہے؟

3- اور پھر خود ہی فرماتے ہیں کہ اے نبی ان کو بتا دو کہ اس سب کا مالک وہ اللہ ہی ہے جس کے بھیجے دین کی طرف میں تمہیں بلا رہا ہوں یعنی یہ دین حق اس کی طرف سے آیا ہے جو کائنات کا مالک ہے

4- سب پر مہربانی کرنا نہیں اللہ ان پر ضرور مہربانی کرے گا اور ان کے اس سے پہلے کے گناہ اور دین حق کو جھٹلانے کا جرم معاف کر دے گا جو اس پر ایمان لے آئیں گے کہ یہ دین حق خالق و مالک کائنات کی طرف سے ہے اور اس کے احکام پر عمل کریں گے

5- ان پر اللہ تعالیٰ کب لازماً مہربانی کریں گے؟ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور جس روز اللہ سب کو جمع کر کے ان سے حساب لے گا

13- وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑬

وہ ہیں جو ایمان نہیں لاتے[6]

13- اور اسی کی ملکیت ہے
جو کچھ بھی پایا جاتا ہے
رات میں اور دن میں
اور وہی ہے سب کچھ سننے والا[7]
سب کچھ جاننے والا

14- قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑭

14- پوچھیں "کیا میں کسی اور کو سرپرست بنالوں
اس اللہ کو چھوڑ کر
جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا
اور جو رزق دیتا ہے
اور خود رزق کا محتاج نہیں؟"[8]
کہدو "مجھے تو حکم دیا گیا ہے
کہ میں اس کے سامنے سب سے پہلے
سرِ تسلیم خم کرنے والا بنوں
اور میں ہرگز مشرکین میں سے نہ ہو جاؤں"

15- قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑮

15- کہہ دو "میں تو ڈرتا ہوں
یوم عظیم کے عذاب سے

6- جو لوگ دین حق کو جھٹلا رہے ہیں وہ گھاٹے میں ہیں

7- رات کے اندھیرے میں اور دن کی روشنی میں جو بھی کچھ ہے زندگی کا جو بھی انداز ہوتا ہے اس سب کچھ کا مالک وہی اللہ ہے

8- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھو کہ اس اللہ کو چھوڑ کر جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا اور رات اور دن میں پائی جانے والی ہر قسم کی زندگی کا مالک ہے جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں اور جو سب کو رزق دینے والا ہے کیا میں اُسے چھوڑ کر کسی اور کو اپنا سرپرست اور والی بنالوں؟ یہ ہو سکتا ہے؟ ہر شخص تو اس کا دیا کھاتا ہے ہر چیز رزق کے لئے اس اللہ کی محتاج ہے جو خود کسی کا محتاج نہیں

16- مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ⑯

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں"[9]

16- اس دن جس کسی کو
اس عذاب سے بچالیا گیا
تو اس پر اللہ نے مہربانی کی
اور یہ بڑی واضح کامیابی ہے[10]

17- وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ⑰

17- اور اگر اللہ تم کو کوئی دکھ پہنچائے
تو نہیں ہے کوئی بھی اس دکھ کو دور کرنے والا
مگر وہی
اور اگر وہ تم کو کوئی بھلائی پہنچائے
تو وہ ہر چیز پر قادر ہے

18- وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ⑱

18- اور وہ اپنے بندوں پر
حاکمانہ غلبہ رکھتا ہے
اور وہ ہے صاحبِ حکمت و آگاہی

19- قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِيْدٌۢ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۫ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

19- ان سے پوچھو "کون ہے سب سے بڑا گواہ؟"
کہیے "اللہ"[11]
وہ گواہ ہے میرے درمیان اور تمہارے درمیان

9- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ دینِ حق کو جھٹلانے والوں کو بتادو کہ جو بھی کوئی ایسا کرے گا روز قیامت اسے عذاب میں ڈال دیا جائے گا

10- پہلے فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہوا ہے۔ کس پر؟ حاشیہ 4 میں اس کا ذکر ہو چکا ہے اب فرمایا کہ جس بھی کسی پر اس روز اللہ مہربانی فرمائے گا اور اُسے عذاب سے بچالے گا تو یہ اس کی بڑی کامیابی ہوگی۔ کیوں؟ کیونکہ وہ گھاٹے میں رہنے سے بچ گیا

11- اللہ تعالیٰ سب سے بڑے گواہ ہیں کسی چیز کے حق ہونے کی سب سے بڑی گواہی اللہ ہی کی ہے

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے[12]
تاکہ میں اِس کے ذریعے ڈراؤں
تمہیں اور جس جس تک یہ پہنچے[13]
کیا تم اس کی گواہی دے سکتے ہو کہ
اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہیں؟"[14]
کہئے "میں تو ہرگز اس کی گواہی نہیں دیتا"[15]
کہدیں "سوائے اس کے نہیں کہ وہی واحد معبود ہے
اور میں قطعی بیزار ہوں
اس شرک سے جو تم کرتے ہو"[16]

20- اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ
اَبْنَآءَهُمْ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۱۰ ۸

20- وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے
وہ اس حقیقت سے ایسے آگاہ ہیں
جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں[17]
جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہوا ہے
تو وہی ہیں جو ایمان نہیں لاتے

12- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ ان سے کہو کہ جس قرآن اور دین کی طرف میں تمہیں بلاتا ہوں یہ اسی اللہ کی جانب سے میری طرف بھیجا جا رہا ہے اور اس کے حق ہونے کا وہ خود گواہ ہے

13- جو لوگ میرے سامنے موجود نہیں جن تک یہ قرآن کسی بھی طرح کسی بھی وقت پہنچے یہ ان کے لئے بھی ہے اس میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور باز نہ آنے والوں کو جس سزا سے ڈرایا گیا ہے وہ پیغام ان سب کے لئے بھی ہے

14- اب پھر یہ سوال دین حق کو جھٹلانے والوں سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھو تو کیا ان کے پاس اللہ کے سوا کسی اور کے معبود ہونے کا کوئی ثبوت ہے؟

15- یعنی میرے پاس تو کسی اور کے معبود ہونے کا کوئی ثبوت نہیں

16- اس کے بعد کہ انہیں بتادو کہ معبود صرف اللہ ہی ہے فرمایا کہ ان کو یہ بھی بتادو کہ اللہ کے ساتھ جو اوروں کو شریک ٹھہرا رہے ہیں میں تو اس سے بیزار ہوں

17- کتاب کا علم رکھنے والے صرف اللہ ہی کے معبود واحد ہونے سے اسی طرح واقف ہیں جس طرح وہ بیٹوں کے اپنے بیٹے ◄◄

3

21- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

21- اور کون ہے اس سے بڑا ظالم
جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے [1]
یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟ [2]
ایسے ظالم تو کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے [3]

22- وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

22- اور اس دن ہم ان کو اکٹھا کریں گے
سب کو
پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے
"کہاں ہیں تمہارے ٹھہرائے وہ شرکا
جن کے شریک ہونے کا تم دعویٰ رکھتے ہوتے تھے؟" [4]

23- ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

23- پھر نہیں ہوگا ان کے پاس کوئی بہانہ [5]
مگر یہی کہ
وہ کہیں "قسم ہے اللہ ہمارے رب کی [6]
ہم تو مشرک نہیں ہوتے تھے"

◄◄ ہونے سے واقف ہیں

1- جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اور اپنے اس جھوٹے عقیدے کو اللہ کی طرف سے قرار دیتا ہے

2- آیات: اللہ کے احکام

3- فلاح ایسی حالت جس میں کسی کو کوئی دکھ اور غم نہ ہو سکون کی حالت اور مراد ہے اس دنیا کی اور اگلی دنیا دونوں جگہ کی فلاح

4- جن کے اللہ کے ساتھ شریک ہونے کا مشرکوں کا دعویٰ ہے قیامت کے روز ہم ان سے پوچھیں گے کہ آج وہ کہاں ہیں جن کے ہمارے ساتھ شریک ہونے کے تم دعوے کیا کرتے تھے وہ تمہاری مدد کو کیوں نہیں آئے؟

5- وہ کوئی بہانہ نہیں بنا سکیں گے کہ وہ ایسا عقیدہ کیوں رکھتے تھے

6- اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے وہ اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے

24- اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

24- دیکھو تو وہ اپنے آپ پر کس طرح جھوٹ تھوپیں گے[7] اور گم ہو جائے گا ان سے وہ سب جو کچھ وہ گھڑا کرتے تھے[8]

25- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

25- اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگا دیتے ہیں[9] اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہوئے ہیں اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے دی ہے[10] اور اگر وہ ہر ایک نشانی دیکھ لیں[11] پھر بھی وہ اُس پر ایمان نہیں لائیں گے حتّٰی کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں وہ تجھ سے بحث کرتے ہیں وہ جو کفر سے چمٹے ہوئے ہیں کہتے ہیں "نہیں ہے یہ مگر پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی"[12]

7- اپنے بارے میں آپ ہی اتنا بڑا جھوٹ بولیں گے

8- دنیا میں اپنے دعووں کے بارے میں وہ جو کچھ گھڑا کرتے تھے وہ کسی کام نہ آئے گا

9- ان مشرکوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے کلام اور پیغام کو غور سے سننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ ایمان نہیں لاتے

10- کیوں ایمان نہیں لاتے؟ ان کے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ان کے کان بند ہیں وہ اسے سمجھنے کے قابل ہی نہیں اللہ نے ان کے دلوں پر کیوں پردے ڈال دیئے ہیں ان کے کان کیوں بند کر دیئے ہوئے ہیں؟ چونکہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے سمجھ تو اسے آئے جو سمجھنے کی خاطر سنے وہ تو دکھاوے کو کان لگاتے ہیں

11- ہر معجزہ، ہر نشانی

26- وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- اور وہ دوسروں کو
اس کو ماننے سے روکتے ہیں
اور وہ خود اس سے دور رہتے ہیں
اور وہ نہیں ہلاک کر رہے مگر اپنے آپ کو ہی [13]
اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے [14]

27- وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

27- اور اگر تو دیکھے تو تعجب کرے
جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے [15]
تو کہیں گے
"اے کاش ہم واپس بھیج دیئے جائیں
اور ہم نہ جھٹلائیں
اپنے رب کی آیات کو
اور ہم ہو جائیں اہلِ ایمان میں سے" [16]

28- بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

28- نہیں! بلکہ [17]
ظاہر ہو گیا ہو گا اُن پر وہ سب کچھ

12- چونکہ وہ ایمان نہ لانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اس لئے خدا کے احکام کو ماننے کی بجائے ان کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور قرآن کریم کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں پرانی قوموں کے قصے کہانیوں کے سوا کچھ بھی نہیں

13- خدا کے کلام اور احکام کا انکار کر کے وہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں کسی اور کا نقصان نہیں کر رہے

14- مگر وہ اس کو جانتے اور سمجھتے نہیں کہ انکار کر کے اپنے آپ کو ہی ہلاک کر رہے ہیں

15- روز قیامت جب وہ اپنے شرک کی وجہ سے اور اپنے کو آپ ہی ہلاکت میں ڈالنے کی وجہ سے دوزخ کی آگ دیکھیں گے

16- اس عذاب کو دیکھ کر اپنے ماضی اور عقائد پر اظہارِ افسوس کریں گے اور کہیں گے اے کاش ہمیں ایک بار اس عذاب سے بچا لیا جائے اور دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو ہم اللہ کے احکام کو مانیں گے اور اور ان پر عمل کریں گے

17- نہیں: ان کی یہ خواہش اس وجہ سے ہو گی کہ وہ اپنے ان اعمال کی وہ برائی جو وہ چھپایا کرتے تھے اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہوں گے

جسے وہ اُس سے پہلے چھپایا کرتے تھے
اور اگر وہ واپس بھیج دیئے جائیں
تو وہ اُسی سب کچھ کی طرف لوٹ جائیں گے
جس سے ان کو منع کیا گیا تھا
اور وہ تو ہیں ہی جھوٹے [18]

29- وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹

29- اور وہ کہتے ہیں کہ
"نہیں ہے کوئی بھی زندگی
مگر ہماری اس جہان کی زندگی ہی
اور نہیں ہیں ہم
اٹھائے جانے والے" [19]

30- وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰ ع ۱۰/۹

30- اور اگر تو دیکھے تو حیران ہو
جب وہ اپنے رب کے سامنے
کھڑے کئے جائیں گے
وہ پوچھے گا "کیا یہ سچ نہیں؟" [20]
وہ کہیں گے "ہاں! واقعی سچ ہے
ہمارے رب کی قسم"

18- یہ جو عذاب کو دیکھ کر کہیں گے کہ اگر ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے یہ جھوٹ بولیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ دل سے نہیں خوف کی وجہ سے ایسا کہیں گے اور ایمان کا تعلق دل سے ہے وہ جو دنیا میں اپنے آپ سے جھوٹ بولنے پر بضد ہیں اظہار ندامت میں بھی جھوٹے ہی ہوں گے واپسی کی صورت میں بھی وہی سب کچھ کریں گے جس سے انہیں پہلے منع کیا جاتا تھا مگر وہ باز نہیں آئے تھے

19- روز قیامت اور حساب کتاب پر ایمان نہیں رکھتے

20- اس روز جب وہ اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کہ کیا اب تمہیں اس پر یقین آ گیا ہے؟ جب تم دیکھ رہے ہو کہ دنیا میں تم نے سچ کو ماننے سے انکار کیا تھا

وہ کہے گا ”تو پھر چکھو تم عذاب [21]
اس کے بدلے میں
جو تم کفر کیا کرتے تھے“

4

31- قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

31- واقعی خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ
جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا [1]
یہاں تک کہ جب آ جائے گی اُن پر
وہ گھڑی ناگہاں [2]
تو وہ چلائیں گے ”ہائے افسوس!
ہماری اس کوتاہی پر
جو ہم اس کے بارے میں کرتے رہے“
اور وہ اٹھائے ہونگے اپنے گناہوں کا بوجھ
اپنی پیٹھوں پر
دیکھو تو
کتنے بُرے ہیں وہ بوجھ
جو وہ لوگ اٹھا رہے ہیں؟ [3]

32- وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

32- اور نہیں ہے اس دنیا کی زندگی
مگر کھیل اور مشغلہ ہی

21- کون کہے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے
1- روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جانے کو
2- گھڑی قیامت کی
3- برے اعمال کا بوجھ

اور سرائے آخرت بہت بہتر ہے
ان لوگوں کے لئے جو متقی ہیں[4]
تو کیا پھر تم سمجھو گے نہیں؟[5]

33- قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

33- ہم تو جانتے ہیں کہ
تمہیں دکھی کر دیتا وہ
جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں[6]
مگر وہ تم کو تو نہیں جھٹلاتے
بلکہ وہ ظالم تو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں[7]

34- وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

34 اور رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا
تم سے پہلے بھی
مگر انہوں نے صبر کیا تھا
اس پر جو انہیں جھٹلایا گیا تھا
اور اس پر جو انہیں تکالیف دی گئی تھیں
یہاں تک کہ ان تک ہماری مدد پہنچ گئی تھی
اور اللہ کی باتوں کو کوئی بھی بدل نہیں سکتا[8]

4- اس دنیا کی زندگی اس کھیل تماشے کی مانند ہے جو ختم ہو جانے والا ہے اور جو بذاتِ خود کوئی مقصد نہیں۔ پھر مقصد ہے کیا؟ اس دنیا کی زندگی کو کھیل تماشہ سمجھ کر گزارنے کی بجائے اس کو کس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہئے؟ وہ مقصد ہے سرائے آخرت کا حصول اس سرائے کا جو صرف متقیوں کے لئے ہے

5- کیا تمہیں یہ بھی سمجھ نہیں کہ یہ کھیل تماشہ ختم ہو جانے والا ہے؟

6- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ مشرک آپ کی طرف سے پیش کی جانے والی دعوت حق کے بارے جو کچھ کہتے ہیں اس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے

7- جب آپ دعوت حق پیش کرتے ہیں اور وہ اسے قبول نہیں کرتے تو اصل میں تو وہ ہماری آیات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں

35- وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

35- اور اگر تجھ پر بھاری ہو گیا ہے
ان لوگوں کا منہ پھیر لینا[9]
تو پھر اگر تو اس کی طاقت رکھتا ہے کہ
زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ لے
یا آسمان میں سیڑھی لگا لے
تو لے آ ان کے لئے کوئی معجزہ[10]
اور اگر اللہ چاہتا
تو ضرور انہیں ہدایت پر جمع کر دیتا[11]
سو بے خبر نہ ہو جانا[12]

36- اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

36- قبول صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں[13]
اور رہے مُردے[14]

وقف منزل وقف لازم — وقف مطلق — وقف جائز — وقف مجوز لاجل ما بعد — وقف مرخص لعلۃ طویلۃ

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آپ کی بھی مدد کریں گے

9- لیکن اگر مشرکوں کے دعوت قبول نہ کرنے کا آپ کو بہت زیادہ دکھ ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ ہر صورت دین حق قبول کر لیں

10- تو پھر کر سکتے ہو تو کر دکھاؤ انہیں کوئی ایسا معجزہ جس کے بعد وہ انکار نہ کریں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ اگر تم میں ایسی طاقت ہے تو کر دیکھو یہ بھی

11- اللہ تعالیٰ جو چاہیں کر سکتے ہیں اس کے باوجود وہ انہیں ہدایت کی راہ پر نہیں ڈال رہے۔ کیوں؟ اس نے بندوں کو عقل و شعور دے کر انہیں خود فیصلہ کرنے کی آزادی جو دے رکھی ہے اسی لئے اپنے فیصلوں کے ذمہ دار بھی وہی ہوتے ہیں

12- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اللہ کے اصولوں کو یاد رکھیں

13- دعوت حق وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو خلوص دل سے اسے سنتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں

14- مُردے: وہ لوگ جو مردوں کی مانند ہیں جن کے دل پر دعوت حق کا کوئی اثر نہیں ہوتا

اللہ انہیں اٹھائے گا

پھر وہ اسی کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے [15]

37- وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾

37- اور وہ کہتے ہیں

"کیوں نہیں اتاری گئی اس پر کوئی نشانی

اس کے رب کی طرف سے؟"[16]

کہدیں "اللہ تو قادر ہے اس پر کہ

اتار دے نشانی [17]

مگر ان میں سے اکثر لوگ

تو کچھ جانتے ہی نہیں" [18]

38- وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

38- اور نہیں ہے کوئی بھی زمینی جانوروں میں سے

اور نہ ہی کوئی پرندہ

جو اپنے پروں سے اڑتا ہے

مگر وہ بھی تمہاری مانند جماعتیں ہیں [19]

ہم نے نہیں چھوڑی ہوئی

کتاب میں کوئی بھی چیز

15- انہیں روز قیامت اس بات کا جواب دینا ہے

16- مشرک کہتے ہیں کہ اللہ کہ طرف سے اپنے رسول پر کوئی ایسی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی جسے دیکھتے ہی ہم دعوت قبول کر لیں؟

17- اللہ جیسی چاہے نشانی اتار سکتا ہے

18- مگر یہ مشرک اتنے نادان ہیں کہ یہ تو اپنے چاروں طرف پھیلی ہماری نشانیوں کو دیکھتے ہوئے بھی حق تک پہنچ ہی نہیں رہے ایک اور نشانی سے سمجھ جائیں گے؟۔ نہیں

19- چرند اور پرند بھی انسانوں کی مانند ہماری پیدا کی ہوئی گروہ در گروہ مخلوق ہیں ان سب میں تمہیں ہماری نشانیاں مل جائیں گی وہ سب بھی ہماری متعین کردہ راہوں کے پابند ہیں اور ہماری کتاب میں ان کی ڈیوٹیاں بھی طے شدہ ہیں انہیں بھی اس کا حساب دینا ہے

39- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

اور وہ سب اپنے رب کے پاس
اکٹھے کئے جائیں گے

39- اور وہ لوگ
جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں
وہ بہرے ہیں اور گونگے ہیں
اور اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں
اللہ جس کسی کو چاہے
گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے
اور جس کسی کو چاہے
اس کو راہ راست پر ڈال دیتا ہے

40- قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

40- کہو "غور تو کرو
اگر آ جائے تم پر عذاب
اللہ کی طرف سے
یا آ جائے تم پر قیامت
تو کیا تم
غیر اللہ کو پکارو گے؟[20]
اگر تم سچے ہو تو[21]

41- بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۱۱

41- نہیں![22]
بلکہ تم صرف اسی کو پکارو گے

20- اس وقت تو تم مدد کے لئے پکارو گے انہیں جن کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو؟
21- اگر تم جھوٹ نہیں بول رہے تو پھر تو تمہیں انہیں ہی پکارنا چاہئے
22- نہیں تم نہیں پکار سکتے اس وقت تم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارو گے

اور وہ دور کر دے گا
جس چیز کو دور کرنے کی تم دعا کرو گے
اگر چاہے
اور تم ان سب کو بھول چکے ہو گے
جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو"

5

42- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- اور ہم نے کئی قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے
تم سے پہلے[1]
اور ہم نے ان قوموں کو
تنگ دستی اور بیماری میں مبتلا کیا تھا[2]
تا کہ وہ عاجزی کریں[3]

43- فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- تو پھر کیوں نہیں
جب ان پر ہمارا عذاب آیا تھا
انہوں نے عاجزی کی تھی؟[4]
بلکہ ان کے دل تو اور سخت ہو گئے
اور شیطان نے اُن کے لئے پسندیدہ بنا دیا
وہ سب جو وہ کرتے تھے[5]

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ہم مختلف قوموں کی ہدایت کے لئے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے ہیں
2- لیکن جن قوموں نے ان کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا ہم نے انہیں تنگ دستی اور بیماری کے عذاب میں مبتلا کر دیا تھا
3- انہیں تنگ دستی اور بیماری کے عذاب میں کیوں مبتلا کیا گیا تھا؟ تا کہ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ گریہ زاری کر کے حکم عدولی سے تائب ہو جائیں
4- اب ان قوموں کے انجام کا بیان ہونے جا رہا ہے اور اس کے اسباب کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں ہماری طرف سے دی گئی اس تنگ دستی اور بیماری کی وارننگ پر توجہ دینا چاہئے تھی اور گریہ زاری کر کے معافی مانگ کر حکم عدولی سے تائب ہو جانا چاہئے تھا
5- ان کے دل اور سخت ہو گئے۔ کیوں سخت ہو گئے؟ شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے ان اعمال کو جن کی وجہ سے ان پر وہ عذاب ◄◄

44- فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

44- پس جب انہوں نے اس نصیحت پر
کوئی توجہ نہ دی
جو انہیں کی جاتی تھی[6]
تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے[7]
یہاں تک کہ جب وہ خوشی سے بدمست ہو گئے
اس پر جو انہیں عطا کیا گیا تھا
تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا تھا
تب وہ مایوسی میں ڈوب گئے تھے[8]

45- فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

45- تو اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی تھی
ان کی جو ظالم لوگ تھے[9]
اور تعریف جو بھی ہے اللہ ہی کے لئے ہے
جو پروردگار ہے سب جہانوں کا[10]

◄◄ بھیجا گیا تھا خوبصورت بنا دیا کہ جو کچھ کرتے ہو کرتے رہو

6- جب انہوں نے اس وارننگ پر توجہ نہ دی اور جو کچھ کرنے کو کہا گیا تھا وہ نہ کیا

7- تو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے تا کہ وہ اپنی بربادی کی راہیں خود ہی تیار کر لیں ہماری دی نعمتوں کی وجہ سے وہ بہت فخر اور غرور کرنے لگے اور ہماری ہدایت سے بہت دور نکل گئے

8- ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اچانک عذاب نے انہیں آن پکڑا تو انہیں سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ کیا کریں انہیں بچت کی کوئی صورت ہی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ کیوں دکھائی نہیں دیتی تھی؟ انہوں نے رسولوں کی دعوت مسترد کر دی تنگ دستی اور بیماری کی وارننگ پر توجہ نہ دی اپنی بداعمالیوں کو ہی اچھا سمجھتے رہے اور اللہ کی دی نعمتوں پر فخر و غرور کرتے رہے تھے اس کے نتیجے میں جو عذاب آیا اس کے وہ خود ذمہ دار تھے اور اس سے بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھ کر وہ مایوسیوں میں ڈوب گئے تھے

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسی قوموں کا نشان تک مٹا دیا تھا کیونکہ انہوں نے بے انصافی کی تھی ظلم کا مطلب ہے حق ادا نہ کرنا ان قوموں نے دعوتِ حق کو قبول نہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کئے تھے اس لئے ان کو مٹا دیا گیا تھا

10- اللہ تعالیٰ کا حق کون ادا نہیں کرتا؟ جو بھی کوئی شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتا ہے وہ ظالم ہے ان قوموں کے ظلم اور انجام کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حمد اور تعریف جو بھی ہے اسی اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے

46- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

46- کہو "کیا تم بتا سکتے ہو کہ
اگر اللہ چھین لے
تمہاری سماعت اور تمہاری بینائی
اور مہر لگا دے تمہارے دلوں پر
تو کون ہے وہ معبود
سوائے اللہ کے
جو تمہیں یہ واپس دے سکتا ہے؟"[11]
دیکھو ہم اپنی آیتیں
کس کس طرح سے بیان کرتے ہیں[12]
پھر بھی وہ لوگ روگردانی کئے جاتے ہیں

47- قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

47- کہو "سوچو تو کہ
اگر آ جائے تم پر اللہ کا عذاب
اچانک یا اعلانیہ
تو کسے ہلاک کیا جائے گا
سوائے ظالم لوگوں کے؟"[13]

48- وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو
مگر خوشخبری دینے کے لئے اور ڈرانے کے لئے ہی
سو جو کوئی ایمان لے آئے

11- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں سے پوچھو تو کہ اگر ہم ان کی بینائی اور سماعت چھین لیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں یعنی انہیں اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے کی اعلیٰ انسانی صلاحیت سے محروم کر دیں تو جن کو یہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھراتے ہیں ان میں سے کون ہے جو انہیں یہ نعمتیں واپس دے سکتا ہے؟

12- اپنی آیتیں یعنی اپنی نشانیاں اپنے احکامات اپنے کمالات اور معجزے

13- اگر اللہ کی طرف سے عذاب آجائے تو اللہ کے احکام سے روگردانی کرنے والوں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کو ہی اس کے ذریعے ہلاک کیا جائے گا

اور اپنی اصلاح کر لے

تو نہیں ہے ایسوں کے لئے کوئی خوف

اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے [14]

49- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

49- اور وہ لوگ

جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو

ان کو سزا مل کر رہے گی

اس کی وجہ سے

جو وہ نافرمانیاں کرتے تھے [15]

50- قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵ ۹ ۱۱

50- کہو "میں تم سے یہ نہیں کہتا

کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں [16]

اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں [17]

اور نہیں کہتا میں تم سے

کہ میں کوئی فرشتہ ہوں [18]

میں نہیں پیروی کرتا

مگر اسی چیز کی

14- جو کوئی دعوت حق کو قبول کر لے اور اپنی اصلاح کر لے ایسے لوگ روز قیامت بے خوف ہوں گے انہیں کسی پکڑ کا ڈر نہیں ہوگا

15- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن قوموں اور لوگوں کو ہم عذاب میں مبتلا کرتے ہیں وہ وہی ہوتے ہیں جو ہمارے احکام پر عمل نہیں کرتے

16- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں کو بتا دو کہ میں اللہ کے خزانوں کا مالک نہیں اپنے خزانوں کا مالک خود اللہ ہی ہے اور وہی جسے چاہے جو دینا چاہے دیتا ہے میرا ایسا کوئی اختیار نہیں میں صفا اور مروہ کو سونے میں بدل دینے جیسا کوئی مطالبہ پورا نہیں کر سکتا

17- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ انہیں یہ بھی بتا دو کہ میں غائب کی باتیں نہیں جانتا

18- اور میں کوئی فرشتہ بھی نہیں

جو میری طرف وحی کی جاتی ہے"[19]
کہیں "کیا برابر ہو سکتا ہے
اندھا اور آنکھوں والا؟
تو کیا پھر تم غور نہیں کرو گے؟"[20]

6

51- وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

51- اور خبردار کریں اس وحی کے ذریعے[1]
ان لوگوں کو
جنہیں خوف ہے کہ
انہیں جمع کیا جائے گا
ان کے رب کے پاس
کہ نہیں ہوگا وہاں ان کے لئے
سوائے اللہ کے
کوئی مدد کرنے والا

19- اور یہ بھی انہیں بتا دو کہ یہ جو میں تمہیں دعوت دیتا ہوں یہ مجھے اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور میں صرف اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں کسی اور چیز کی ہرگز پیروی نہیں کرتا یعنی میں بھی پہلے پیغمبروں کی مانند ایک انسان ہوں اور وہی کچھ جانتا ہوں اسی کی طرف تمہیں بلاتا ہوں جو اللہ مجھے وحی کے ذریعے بتاتا ہے اور حکم دیتا ہے

20- اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ سب کو بتا دو کہ میں انسان ہوں اور میرے پاس اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور میں اس کے احکام پر عمل کرتا ہوں یعنی میں اللہ کی طرف سے بھیجے احکام سے واقف ہوں میں ان پر عمل کرتا ہوں ان پر عمل کرنے کے انعام اور عمل نہ کرنے کے نتائج سے واقف ہوں پھر فرمایا: ان سے پوچھو تو کہ جس طرح اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے اور اگر آنکھوں والا کسی اندھے کو کسی راہ پر چلنے اور کسی پر نہ چلنے کو کہے تو نابینہ تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو راہ تم بتا رہے ہو وہ غلط راہ ہے اسی طرح میں تمہیں جس راہِ ہدایت کی طرف بلاتا ہوں تمہیں تو اس کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں پھر تم کیسے اس کے بارے میں کوئی رائے دے سکتے ہو یا اس کے درست یا نہ درست ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہو؟ اس کے بارے میں غور کیوں نہیں کرتے؟

1- آیت نمبر 50 میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان کو بتا دو کہ میں تو اسی پر عمل کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے یعنی جو وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے حکم دیتے ہیں یہاں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ وحی کئے گئے احکام کے ذریعے انہیں وارننگ دے دیں

اور نہ ہی کوئی سفارش کرنے والا[2]
تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں[3]

52- وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

52- اور ہرگز نہ اپنے پاس سے دور کریں
ایسے لوگوں کو
جو پکارتے ہیں اپنے رب کو
صبح وشام
اور وہ چاہت رکھتے ہیں
اس کی خوشنودی کی[4]
نہیں ہے تیرے ذمے
ان کے حساب میں سے کچھ بھی
اور نہیں ہے ان کے ذمے
تیرے حساب میں سے کچھ بھی
سو اگر تو نے ان کو اپنے پاس سے دور کر دیا[5]
تو تو بے انصافوں میں سے ہو جائے گا[6]

2- کن کو وارننگ دیدیں؟ انہیں جو جانتے ہیں کہ روزِ حساب انہیں اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے یہ کہ وہاں اللہ کے علاوہ کوئی اور نہ تو ان کی مدد کر سکے گا اور نہ سفارش یعنی وہاں اعمال ہی کام آئیں گے

3- تا کہ وہ اس بارے میں ہوشیار رہیں

4- ایسے لوگ جو صبح وشام دن اور رات میں اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں انہیں اپنی مجلس سے نہ نکالو

5- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے جو کچھ فرماتے ہیں وہ حکم ہر زمانے اور ہر مسلمان کے لئے ہے اور حکم یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اگر اللہ پر ایمان رکھنے والوں اور اس کی خوشنودی چاہنے والوں کی کوئی بات تمہیں پسند نہ ہو تو صرف اسی وجہ سے انہیں اپنی مجلس سے نہ نکال دو انہیں اپنے سے الگ نہ کر دو

6- روایت یہ ہے کہ مکہ کے مشرک سردار رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ ہم آپ ﷺ کی مجلس میں کیسے آئیں آپ کی مجلس میں تو ایسے غریب اور عام لوگ ہوتے ہیں جن کے ساتھ بیٹھنا ہماری شان کے خلاف ہے اور اپنے پاس سے دور نہ کریں کا یہ حکم اسی سے متعلق ہے لیکن قرآن کریم کا ہر حکم اور اصول چونکہ ہمیشہ کے لئے ہے اور سب کے لئے ہے اس لئے یہ حکم بھی کہ کسی کی کوئی بات پسند نہ بھی ہو تو بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو ہمیشہ کے لئے ہے

53- وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

53- اور اس طرح ہم آزماتے ہیں
ان میں سے بعض کو بعض دوسروں کے ذریعے سے[7]
تاکہ وہ پوچھیں "کیا یہ ہیں وہ لوگ
جن پر اللہ نے فضل کیا ہوا ہے
ہم میں سے؟"[8]
ہاں![9]
کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو
اچھی طرح جانتا نہیں؟[10]

54- وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

54- اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں
جو ایمان رکھتے ہیں ہماری آیات پر
تو ان سے کہو "تم پر سلامتی ہے"
تمہارے رب نے رحمت کرنا
اپنی ذات پر لازم کر لیا ہے
یہ کہ

7- اسی حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس طریقے سے ہم لوگوں کو آزماتے ہیں ان کا امتحان لیتے ہیں کہ ان کا معیار فکر و عمل کیا ہے

8- ایسا کیوں ہے؟ تاکہ وہ لوگ جو امیر کبیر ہیں اور اپنے کو دوسروں سے بلند مرتبے والے سمجھتے ہیں سوچیں کہ اسلام میں ترجیح اور اللہ کی طرف سے کرم کا معیار کیا ہے؟ جب وہ غریب اور عام لوگوں کو اللہ کے رسول کی مجلس میں دیکھیں تو یہ نہ کہیں کہ ایسا کیوں ہے؟

9- انہوں نے پوچھا یا سوچا کہ کیا ہماری بجائے اللہ کا کرم ان لوگوں پر ہوتا ہے؟ یہ ہیں جو اللہ کو ہماری بجائے پسند ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں!" یہی ہیں

10- یہ اس کی وضاحت ہے کہ "یہی ہیں" کیوں ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ ہماری نعمتوں کا شکر کرنے والا کون ہے دنیاوی مقام و مرتبہ اور مال و دولت بھی ہم ہی دیتے ہیں صبح و شام ہمیں پکارنے والوں کو جو دولت ایمان و یقین دی ہے وہ بھی ہم نے ہی دی ہے اور یہ اس لئے کہ وہ ہمارا شکر ادا کرنے والے ہیں اس لئے ہماری آیات کا انکار کرنے والوں کے مقابلے میں ہمیں یہ پسند ہیں

تم میں سے جو کوئی برا عمل کر بیٹھے
بے علمی کی وجہ سے
پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے
اور اپنی اصلاح کر لے [11]
تو وہ تو ہے
بخش دینے والا مہربان"

55- وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

55- اور ہم اسی طرح
آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں
تا کہ
مجرموں کا طریقہ واضح ہو جائے [12]

7

56- قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

56- کہہ دو "مجھے تو منع کر دیا گیا ہے اس سے کہ
میں عبادت کروں ان دوسروں کی
جن کو تم پکارتے ہو
اللہ کو چھوڑ کر" [1]
کہہ دو "میں ہرگز تمہاری
خواہشات کے پیچھے نہیں چلوں گا [2]

11- جب اسے معلوم ہو جائے کہ اس نے برا کام کیا ہے تو وہ فوراً اللہ سے مغفرت طلب کرے اور پھر ایسا کام نہ کرے

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی آیات یعنی احکام کھول کر بیان کر دیتے ہیں تا کہ صاف ظاہر ہو جائے کہ ان پر عمل کون کر رہا ہے اور کون عمل نہیں کر رہا اور اس طرح سب کو صاف طور پر معلوم ہو جائے کہ اللہ کے مجرموں کا طریق عمل اور طریق سلوک کیا ہے ان کی پہچان واضح ہو جائے

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں کو بتا دو کہ تم اللہ کے سوا جن اوروں کی عبادت کرتے ہو مجھے تو ان کی پیروی سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہوا ہے

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں کو بتا دو کہ میں تو اللہ کے احکام کے تابع ہوں میں تمہاری خواہشات ◄◄

57- قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾

اس سے تو میں گمراہ ہو جاؤں گا
اور اہل ہدایت میں سے نہیں ہوں گا"[3]

57- کہہ دو "دیکھو!
میں تو اپنے رب کی طرف سے آئی
واضح دلیل پر قائم ہوں
اور تم اس کو جھٹلاتے ہو
وہ چیز میرے اختیار میں نہیں
جو تم جلد مانگتے ہو[4]
نہیں چلتا کسی کا بھی حکم
مگر اللہ کا ہی[5]
وہی حق کو بیان کرتا ہے
اور وہی ہے
جو کسی چیز کے بارے میں
سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے"

◄◄ کی پیروی نہیں کر سکتا

3- اگر میں تمہاری خواہشات اور خیالات کی پیروی شروع کر دوں تو میں بھی گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا اور اللہ کی طرف سے آئی ہدایت پر نہیں رہوں گا

4- کفار کہتے تھے کہ اگر یہ دین اللہ کی طرف سے ہے جس کی طرف آپ ﷺ ہمیں دعوت دیتے ہیں تو اپنے رب سے کہیں کہ اسے نہ ماننے والوں کو پکڑ لے ہم نہ ماننے والوں کو کیوں نہیں سزا دی جا رہی؟ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان سے کہہ دو کہ عذاب اور سزا دینا میرے بس میں نہیں

5- ان سے کہہ دو کہ حکم صرف اللہ کا ہی چلتا ہے اور وہی اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ کسی کو کب سزا دینی ہے

58- قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾

58- کہدیں ”اگر وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی
جو تم جلد مانگتے ہو
تو اس معاملے کا فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا
میرے اور تمہارے درمیان
اور اللہ ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے“[6]

59- وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾

59- اور غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں
نہیں جانتا کوئی بھی غیب کے معاملات کو
مگر وہی[7]
اور وہ جانتا ہے جو کچھ بھی ہے
خشکی پر اور سمندروں میں
اور نہیں گرتا کوئی پتہ
مگر وہ جانتا ہوتا ہے
اس کے بارے میں بھی[8]
اور نہیں ہے کوئی ایک بھی دانہ
زمین کے اندھیروں کے اندر
اور نہ کوئی گیلی چیز
اور نہ کوئی خشک چیز
مگر وہ کتاب مبین میں لکھا ہوا ہے[9]

6- اللہ ظالموں یعنی دین حق کو قبول نہ کرنے والوں سے اچھی طرح واقف ہے اور وہی جانتا ہے کہ اس نے انہیں کب اور کیا سزا دینی ہے

7- اس نے کیا کرنا ہے کب کرنا ہے کیسے کرنا ہے غائب کی ایسی باتیں وہی جانتا ہے

8- یہ خالق و مالک کے کائنات کے اس علم کی وسعت کا بیان ہے گیلی اور خشک چیز سے مراد سمندروں میں پائی جانے والی اور خشکی پر پائی جانے والی چیزیں ہے

9- کتاب مبین سے مراد لوحِ محفوظ ہے جس میں سب کچھ کے بارے میں سب کچھ درج ہے

60- وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

60- اور وہی ہے
جو رات کے وقت
تمہاری روح قبض کر لیتا ہے[10]
اور جانتا ہے جو کچھ بھی تم
دن کے وقت کرتے ہو
پھر وہ دن میں تم کو جگا اٹھاتا ہے[11]
تاکہ مقررہ میعاد پوری کر دی جائے[12]
پھر اسی کی طرف ہے
تم سب کی واپسی[13]
پھر وہ بتا دے گا تمہیں
وہ سب کچھ
جو تم کرتے ہوتے تھے[14]

8

61- وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

61- اور وہ اپنے بندوں پر
مکمل قدرت رکھتا ہے
اور وہ بھیجتا ہے تم پر

10-رات کے وقت تم پر نیند غالب کر دیتا ہے

11-رات ختم ہو جانے پر تمہیں پھر سے زندہ کر دیتا ہے کہ تم اپنی روزمرہ کی زندگی کا دھندا جاری رکھ سکو

12-یعنی رات اور دن میں نیند اور بیداری کی حالت میں تمہاری دنیادی زندگی کا مقررہ وقت پورا کر دیا جاتا ہے

13-اس طرح دنیاوی زندگی کا اپنا اپنا معینہ وقت پورا کر کے تم سب نے اللہ ہی کے پاس جانا ہے

14-وہاں اللہ تعالیٰ تمہارے سب دنیاوی اعمال کا ریکارڈ تمہارے سامنے رکھ دیں گے یعنی وہ تمہارے سب اعمال سے واقف ہے اور اس روز تمہیں ان سب کا حساب دینا ہوگا

آسمانوں سے نگران[1]

حتیٰ کہ جب آجاتی ہے

تم میں سے کسی کی موت

تو ہمارے بھیجے ہوئے

اس کی روح قبض کر لیتے ہیں

اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے[2]

62- ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۡ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝۶۲

62- پھر وہ اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں

ان کے مالک حقیقی کی طرف[3]

یاد رکھو

فیصلے کا اختیار اسی کے پاس ہے[4]

اور وہ ہے

سب سے جلدی حساب لینے والا[5]

63- قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۳

63- پوچھئے "کون ہے وہ

جو تمہیں نجات دیتا ہے

گھپ اندھیروں سے

بیابان کے اور سمندر کے

1- کون نگران؟ وہ فرشتے جو انسان کی پیدائش سے موت تک اس کے اعمال کا ریکارڈ تیار کرتے ہیں اس کی ہر حرکت پر نظر رکھتے ہیں

2- جب کسی کی دنیاوی زندگی کی مدت ختم ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ آسمانوں سے اس کی روح قبض کرنے والے بھیجتے ہیں تو وہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کی روح قبض کر لیتے ہیں

3- سب مرنے والوں کو اللہ کی طرف ہی واپس لے جایا جاتا ہے جس نے ان کی ساری زندگی کا ریکارڈ تیار کروایا ہوتا ہے

4- انسانوں کے اعمال کا حساب لے کر اس بارے میں اللہ کے سوا کسی اور کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں

5- ایسا نہیں کہ وہ انسانی اعمال کا حساب نہ لے موت کے ساتھ ہی حساب شروع ہو جاتا ہے

تم جس کو پکارتے ہو

گڑگڑا کر اور چپکے چپکے

"اگر وہ ہمیں اس سختی سے نجات دیدے

تو ہم ضرور اس کا شکر ادا کریں گے؟"6

64- قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

64- کہئے "اللہ ہی تمہیں نجات دیتا ہے

اس سے

اور ہر دکھ سے

تم پھر بھی

اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو"

65- قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- کہئے "وہی قدرت رکھتا ہے اس پر کہ

بھیج دے تم پر عذاب

تمہارے اوپر کی طرف سے

یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے

یا تم کو گروہ در گروہ کر دے

اور چکھائے

تم میں سے بعض کو

بعض کی قوت کا مزہ"8

6- جب تم جنگلوں، ویرانوں پہاڑوں اور سمندروں میں ہو مصائب میں پھنس جاؤ کوئی راستہ سجھائی نہ دیتا ہو تو اس وقت تم اس عذاب سے رہائی کی دعائیں صرف اللہ ہی سے کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اس سے بچ گئے تو ہم اللہ کا شکر ادا کریں گے صرف اس کا ہی

7- اللہ ہر قسم کا عذاب دینے پر قادر ہے اوپر سے یعنی آسمانوں سے بادو باراں کا عذاب بھیج دے یا زمین کے اندر سے کوئی عذاب بھیج دے

8- تم میں اختلافات پیدا ہو جائیں ان کی شدت میں تم گروہوں میں بٹ جاؤ اور باہمی لڑائی جھگڑوں میں مبتلا ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ایک عذاب بتایا ہے

66- وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾

دیکھو ہم کیسے مختلف انداز میں آیات بیان کرتے ہیں
تا کہ وہ لوگ سمجھ جائیں

66- اور تیری قوم اسے جھٹلاتی ہے[9]
حالانکہ یہ حق ہے
کہہ دیں ''میں تم پر نگران تو نہیں ہوں[10]

67- لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

67- ہر ایک خبر کے واقع ہونے کی
ایک میعاد مقرر ہے[11]
اور تم عنقریب یہ جان لو گے''

68- وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

68- اور جب تُو ایسے لوگوں کو پائے
جو نامناسب بحث کر رہے ہوں
ہماری آیات کے بارے میں
تو اُن سے الگ ہو جا[12]
اس وقت تک کہ وہ
بحث کرنے لگیں
کسی اور بات کے بارے میں
اس کے علاوہ

9- پہلے فرمایا کہ ہم اپنی آیات مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ انہیں سمجھ جائیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے باوجود کفار مکہ اسے جھٹلاتے ہیں اور قرآن پر ایمان نہیں لا رہے

10- یعنی اے نبی ﷺ ان کفار کو بتا دیں کہ اس انکار کے ذمہ دار تم خود ہو میں تمہارا وکیل یا نگران نہیں کہ تمہارے اس رویہ کا ذمہ دار ہوں گا

11- خبر سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا کسی کام کو اس کے انجام تک پہنچا دینا کسی چیز کا ہو جانا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے اپنے اٹل اصولوں کے مطابق ایسی ہر خبر کی ایک میعار مقرر ہوتی ہے اور وہ اپنے مقررہ وقت پر وقوع پزیر ہو جاتی ہے ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ ہو کر رہے گا تم خود دیکھو گے

12- جب اللہ تعالیٰ کی آیات اور قرآن کے بارے میں کسی جگہ نامناسب باتیں ہو رہی ہوں تو ایسے لوگوں سے الگ ہو جاؤ

اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلا دے
تو یاد آجانے پر
ہرگز ان ظالموں کے ساتھ نہ رہنا[13]

69- وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾

69- اور نہیں ہے کوئی بھی ذمہ داری
متقیوں پر
ان لوگوں کے حساب میں سے کچھ بھی[14]
مگر نصیحت کرنا.
تا کہ وہ اللہ سے ڈریں[15]

70- وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع ۸ ۱۰ ۱۴

70- اور ایسے لوگوں کو
ان کے حال پر چھوڑ دو
جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے
اور انہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے
اس دنیا کی زندگی نے[16]
اور انہیں اس کے ذریعے نصیحت کر
تا کہ کوئی جان اپنی ہلاکت میں نہ پھنس جائے
اپنی کمائی کی وجہ سے[17]
نہیں ہے اس کے لئے

13- اگر تمہیں یاد نہ رہے تو یاد آتے ہی ایسی محفل سے الگ ہو جاؤ

14- جو لوگ قرآن کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں اپنے اعمال کے ذمہ دار وہ خود ہیں ایسے مسلمان ان کے اعمال کے ذمہ دار نہیں جن کے دلوں میں اللہ کا خوف زندہ ہو

15- ایسے مسلمان کی اگر کوئی ذمہ داری ہے تو یہ ہے کہ وہ انہیں قرآن کی تعلیمات کے حوالے سے نصیحت کریں اور سمجھائیں

16- جو لوگ اسی دنیا کی زندگی میں پھنس کر آگے کی زندگی کو بھول چکے ہیں

17- انہیں قران پڑھ کر سنائیں یعنی اللہ کے احکام ان تک پہنچائیں تا کہ وہ ایمان لے آئیں اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالیں

اللہ کے سوا
کوئی کارساز
اور نہ کوئی سفارش کرنے والا
اور اگر وہ فدیہ میں دے
ہر وہ چیز
جو اس کے بس میں ہو
تو بھی نہیں قبول کیا جائے گا
وہ اس سے [18]
یہی وہ لوگ ہیں
جو ہلاکت میں پھنس چکے ہیں
اس کی وجہ سے
جو انہوں کمایا ہے
ان کے لئے سزا ہے
ابلتا ہوا پانی پینا
اور دردناک عذاب
اس کی وجہ سے
جو وہ دین حق کا انکار کرتے رہے [19]

18- یہ ان لوگوں کے انجام کی تفصیل ہے جنہوں نے قرآن اور اسلام کا انکار کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا کہ وہاں نہ ان کا کوئی سفارشی ہوگا نہ کوئی دوست اور حامی ہوگا اور اگر وہ اپنے گناہوں کے بدلے میں اپنا سب کچھ بھی فدیہ میں دینا چاہیں تو انہیں نجات نہیں ملے گی جو بھی کوئی روز حساب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا وہاں تو اس کے مال و دولت میں سے اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ فدیہ یا بدلے میں دے تو قبول نہیں کیا جائے گا؟ مراد یہ ہے کہ جو مال و دولت تم جمع کر رہے ہو اور دنیا کی جن چیزوں نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے یہ وہاں کچھ بھی کام نہیں آئے گا وہاں نہ کوئی تمہارا مددگار ہوگا اور نہ دوست ہوگا نہ کوئی سفارشی ہوگا نہ یہ مال و متاع تمہیں عذاب سے چھڑانے میں کام آئیں گے

19- یہ ان کفار کے انجام کا ذکر ہے جو دین حق کے انکار پر ڈٹے ہوئے تھے اس طرح اپنے اعمال کی وجہ سے انہوں نے اپنے کو خود ہلاکت میں ڈال لیا تھا

9

71- قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۷۱﴾

71- پوچھیں "کیا ہم انہیں پکاریں
اللہ کی بجائے
جو نہ ہمیں کوئی نفع دے سکتے ہیں
اور نہ ہی ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں؟[1]
اور کیا ہم اپنی ایڑیوں پر پھر جائیں
اس کے بعد
جو اللہ نے ہمیں راہ راست دکھا دی ہے؟[2]
اس شخص کی مانند
جسے شیطانوں نے راستہ بھلا دیا ہو[3]
اور وہ ویرانوں میں بھٹکتا پھر رہا ہو
حالانکہ اس کے ساتھی اسے
درست راہ کی طرف بلا رہے ہوں
"آ جا ہمارے ساتھ"[4]
کہئے "ہدایت تو وہی ہدایت ہے جو اللہ کی طرف سے ہے[5]

1- یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن دوسری چیزوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ نہ تو کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں
2- ایمان لانے کے بعد واپس اپنے پہلے والے عقائد کی طرف لوٹ جائیں اور تمہاری طرح دوسری چیزوں کی پوجا کرنا شروع کر دیں؟
3- شیطان کون؟ وہ شیطان صفت افراد جو لوگوں کو نیکی کی راہ ہدایت سے دور کرتے ہیں۔ کیسے دور کرتے ہیں؟ ورغلا اور بہکا کر ان کے دلوں میں توہمات اور خواہشات کو مضبوط کر کے
4- جو کوئی ایسے شیطان صفت افراد کے بہکاوے میں آ جائے وہ راہِ راست سے اس طرح بھٹک جاتا ہے جیسے کوئی ویرانوں میں بھٹکتا پھر رہا ہو اور اسے کوئی درست راستہ نہ مل رہا ہو اس کے جو ساتھی درست راستے پر قائم ہوں وہ اسے آوازیں دے رہے ہوں کہ ادھر آ جاؤ ہماری طرف لیکن وہ اس طرح کنفیوژ ہو چکا ہو کہ وہ اپنے ساتھیوں کی آوازیں اور بلاوے پر بھی راہ راست پر آ جانے کے قابل نہ رہا ہو مطلب یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے راہِ ہدایت دکھا دی ہے اگر اب ہم اللہ کے سوا دوسروں کی پوجا کرنا شروع کر دیں تو ہم میں اور اس راہ راست سے بھٹکے ہوئے بدحواس شخص میں فرق ہی کیا ہوگا؟

اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم
رب العالمین کے حضور سرِ تسلیم خم کر دیں

72- وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

72- اور یہ کہ
نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو
اور وہی ہے
جس کے پاس تم اکٹھے کئے جاؤ گے"[6]

73- وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

73- اور وہی ہے
جس نے پیدا کیا ہوا ہے
آسمانوں کو اور زمین کو
محکم تدبیر کے ساتھ[7]
اور جس روز بھی وہ کہے "ہو جا"
تو وہ ہو جاتا ہے
اس کا فرمان برحق ہے[8]
اور اسی کے لئے ہے
اس دن کی بادشاہی
جب صور میں پھونک ماری جائے گی[9]
وہ جانتا ہے

5- کامل اور حقیقی راہ ہدایت وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہے
6- روز قیامت حساب کے لئے جس کے حضور پیش کئے جاؤ گے
7- اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی حکمت سے بامقصد اور محکم بنیادوں پر بنایا ہوا ہے ان میں جو بھی کوئی چیز ہے وہ اس مقصد اور منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت آسمان اور زمین بنائے گئے ہیں
8- وہ جو بھی حکم دے پورا ہوتا ہے جب بھی جس بھی چیز کو حکم دے وہ ہو جاتی ہے
9- قیامت کے روز اسی کا حکم چلے گا وہی سب فیصلے کرے گا

غیب اور ظاہر [10]

اور وہ ہے

صاحبِ حکمت

سب کچھ جاننے والا

74- وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

74- اور یاد کرو

جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا

"کیا تو بتوں کو معبود مانتا ہے؟

میں تو تمہیں اور تمہاری قوم کو

کھلی کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں"

75- وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾

75- اور اس طرح سے

ہم نے دکھا دیا تھا ابراہیم کو

آسمانوں اور زمین کے نظم کا جلوہ [11]

تاکہ وہ ہو جائے

کامل یقین رکھنے والوں میں سے [12]

76- فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾

76- اور جب اس کو ڈھانپ لیا

رات نے

تو اس نے ایک ستارہ دیکھا [13]

کہا "یہ ہے میرا رب"

10- کوئی بھی چیز اس کے علم سے باہر نہیں

11- ہم نے ابرہیم علیہ السلام کو اللہ کے علاوہ دوسروں کی پوجا کرنے والوں اور ان سے مرادیں مانگنے والوں کے راہِ ہدایت سے دور اور گمراہ ہونے کا فہم شعور دیا اور اسی انداز میں ہم نے انہیں آسمانوں اور زمین کے نظم کا شعور دیا

12- ایسا کیوں کیا؟ تاکہ ان کو اچھی طرح یقین آجائے کہ ان میں سے کوئی بھی معبود نہیں ہوسکتا آگے ان کے فہم و شعور کی تفصیل ہے

پھر جب وہ غروب ہو گیا

کہا "میں تو غروب ہو جانے والی چیزوں سے محبت نہیں کرتا"[14]

77- فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾

77- پھر جب اس نے چمکتا ہوا چاند دیکھا

کہا "یہ ہے میرا رب"

اور جب وہ غروب ہو گیا

کہا "اگر میرے رب نے مجھے راہِ ہدایت نہ دکھائی

تو میں تو

گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا"

78- فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

78- پھر جب اس نے روشن سورج دیکھا

کہا "یہ ہے میرا رب

یہ سب سے بڑا ہے"

اور جب وہ غروب ہو گیا

تو کہا "اے میری قوم

جان لو! میں تو بیزار ہوں

13- حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قوم میں فہم و شعور کی منزلیں طے کر رہے تھے وہ اللہ کو تو مانتی تھی ان کا ایک خالق پر بھی یقین تو تھا لیکن وہ مٹی پتھر اور لکڑی سے بنائے بتوں اور سورج چاند ستاروں کی بھی پوجا کرتے تھے اپنے مال و دولت جاہ و مرتبہ اور عمر میں اضافہ کے لئے ان کی عبادت کیا کرتے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بتوں اور اجرامِ فلکی کی سفارش مان لیتے ہیں

کوئی بھی بچہ آنکھ کھولتا ہے تو آسمان پر جو بھی کچھ ہوا سے دکھائی دینے لگتا ہے پھر یہ کیا ہوا کہ "جب اسے رات نے ڈھانپ لیا تو اس نے ایک ستارہ دیکھا؟" یہ قرآن کریم کا نادر اندازِ بیان ہے مطلب یہ ہے کہ فہم و شعور کے اس سفر کے دوران انہوں نے ستارہ دیکھا تو اس کے بارے میں اپنی قوم کے عقیدے کو سچ مان لیا

14- کہانی بیان کی جا رہی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شعوری سفر کی کہ جب انہوں نے غور کیا کہ ستارے تو غروب ہو جاتے ہیں تو کہا کہ جو غروب ہو جائے وہ تو محبت اور احترام کے قابل نہیں ہو سکتا

ان سب چیزوں سے
جنہیں تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو [15]

79- اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾

79- میں نے تو اپنے چہرے کا رخ
اس کی طرف کرلیا ہے
جس نے پیدا کیا ہے
آسمانوں کو اور زمین کو
خالص اسی کا ہو کر [16]
اور میں ہرگز مشرکوں میں سے نہیں ہوں"

80- وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ
هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

80- اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا تھا
اس نے کہا تھا "کیا تم مجھ سے
اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو؟
جبکہ اس نے مجھے ہدایت دے دی ہے [17]
اور میں ہرگز نہیں ڈرتا
ان سے جنہیں تم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو
مگر اسی سے جو میرا رب چاہتا ہو [18]

15- یقین کامل کی منزل پالینے کے بعد انہوں نے اپنی قوم کے سامنے اعلان کر دیا کہ میں ان سب سے بیزار ہوں ان سب چیزوں سے جن کی تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو

16- یعنی میں اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہیں مانتا

17- جب اس اعلان پر ان کی قوم نے ان سے بحث شروع کر دی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم بھی کیسے لوگ ہو کہ جس اللہ نے اس سب کچھ کا مجھے شعور عطاء کیا ہے تم اسی کے بارے میں کہہ رہے ہو کہ میں بھی کہوں کہ اس کے شریک ہیں؟

18- میں تمہارے جھوٹے معبودوں میں سے کسی سے نہیں ڈرتا ہاں میں اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں کہ اس کی گرفت میں نہ آجاؤں وہ جو چاہے کر سکتا ہے

میرے رب نے تو اپنے علم سے
ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے
تو تم پھر بھی ہوش میں کیوں نہیں آتے؟[19]

81- وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

81- اور میں کیسے ڈروں ان چیزوں سے
جنہیں تم اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا ہوا ہے
جبکہ تم خود تو اللہ کے ساتھ
ان چیزوں کو شریک ٹھہراتے ہوئے بھی نہیں ڈرتے
جن کے بارے میں اس نے
تم پر کوئی سند نازل نہیں کی[20]
تو پھر ہم دونوں فریقوں میں سے کون
زیادہ حقدار ہے امن کا؟
بتاؤ تو اگر تم جانتے ہو[21]

82- اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۹ ۱۲ ۱۵

82- جو لوگ ایمان لائے
اور انہوں نے نہیں ملایا
اپنے ایمان میں شرک

19- یعنی اس اللہ کی حکمت و دانش سے کائنات کی کوئی چیز باہر نہیں وہ جو چاہے کر سکتا ہے ذرا ہوش میں آؤ اور اپنی گمراہی کا جائزہ لو اور اس سے تائب ہو جاؤ

20- تم ان چیزوں کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہوئے بھی نہیں ڈرتے جن چیزوں کے معبود ہونے کی تمہارے پاس نہ کوئی دلیل ہے اور نہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایسا ہونے کی تمہیں کوئی سند دی ہوئی ہے اور مجھے تم ان جھوٹے معبودوں سے ڈرا رہے ہو؟ میں ان سے کیوں ڈروں؟ تم خود تو اللہ سے نہیں ڈر رہے اور مجھے اِن اپنے جھوٹے معبودوں سے ڈرنے کو کہتے ہو جنہیں میں مانتا ہی نہیں

21- ہم میں سے کون امن کا حقدار ہے؟ اگر تم کچھ شعور رکھتے ہو تو بتاؤ تو؟ یعنی اللہ کی گرفت سے کون محفوظ ہوگا

یہ ہیں وہ لوگ
جن کے لئے امن ہے[22]
اور ایسے لوگ ہی ہدایت پر ہیں"

10

83- وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

83- اور یہ تھی ہماری وہ دلیل
جو ہم نے ابراہیم کو دی تھی
اس کی قوم کے خلاف[1]
ہم بلند کر دیتے ہیں درجات
جس کے چاہیں[2]
تیرا رب تو ہے
بڑی حکمت والا
سب کچھ جاننے والا

84- وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۸۴﴾

84- اور ہم نے دیئے تھے اس کو
اسحاق اور یعقوب
ان سب کو ہم نے راہِ راست دکھا دی تھی[3]
اور اس سے پہلے ہم نے راہِ راست دکھائی تھی

22- امن کے حقدار صرف وہ لوگ ہیں جن کا اللہ پر ایمان کامل ہے اللہ پر ایمان لانے کے بعد وہ کسی اور سے نہ ڈرتے ہیں نہ کسی کی سفارش اللہ کے ہاں قبول ہونے پر ایمان رکھتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم اللہ پر ایمان تو رکھتی تھی مگر اس میں انہوں نے شرک کی ملاوٹ کر رکھی تھی یہاں ظلم کا ترجمہ شرک کیا گیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ اِن آیات میں ظلم سے مراد شرک ہے یعنی اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا

1- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مشرک قوم سے جھگڑے میں یہ دلائل دیئے تھے اور یہ ہم نے انہیں عطاء کئے تھے

2- توحید پر ایمان کامل سے اور بحث میں مشرکوں کو لاجواب کر دینے سے انہیں جو مرتبہ حاصل ہو گیا تھا وہ ہم نے ہی دیا تھا انہیں دلائل دیئے اور آسمانوں اور زمین کے نظم کا فہم و شعور دیا جس سے وہ اس مرتبہ تک پہنچ گئے

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کی آل میں سے حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی راہ راست ◄◄

نوح کو[4]

اور اس کی اولاد میں سے[5]

داؤد کو اور سلیمان کو

اور ایوب کو اور یوسف کو

اور موسیٰ کو اور ہارون کو

اور ہم اسی طرح سے

نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیں[6]

85- وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿۸۵﴾

85- اور زکریا اور یحییٰ

اور عیسیٰ اور الیاس[7]

وہ سب صالحین میں سے تھے

86- وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾

86- اور اسماعیل اور الیسع

اور یونس اور لوط

اور ان سب کو

ہم نے فضیلت دی تھی

دوسری قوموں پر

◄◄ کی طرف رہنمائی کی جس سے ان کے درجات میں اضافہ ہو گیا

4- ان سے پہلے ہم نے نوح کو راہِ راست دکھائی تھی یعنی نبوت دی تھی

5- ''اور اس کی اولاد میں سے'' سے کس کی اولاد میں سے مراد ہے؟ بعض اہلِ علم اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام لیتے ہیں لیکن جن نبیوں کا آگے ذکر آیا ہے وہ حضرت لوط علیہ السلام کے سوا سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل سے ہیں لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی کے بیٹے تھے اس لئے بعض مفسرین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل مراد لیتے ہیں ان کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی آل میں ہی کہا گیا ہے

6- یعنی ہم نیکوکاروں کے اس طرح درجات بلند کر کے انہیں جزا دیا کرتے ہیں یہاں جزا سے مراد نبوت ہے

7- چونکہ بیٹی کی اولاد بھی اولاد ہی ہوتی ہے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل سے ہی کہا گیا ہے چونکہ ان کی ماں ان کی آل سے تھی

87- وَمِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

87- اوران کے اجداد میں سے
اوران کی آل میں سے
اوران کے بھائیوں میں سے بھی
ہم نے بعض کو چن لیا تھا[8]
اور ہم نے ان کی رہنمائی کی تھی
راہ راست کی طرف[9]

88- ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

88- یہ ہے اللہ کی ہدایت
وہ راہنمائی کرتا ہے جس کے ذریعے
جس کسی کی چاہے
اپنے بندوں میں سے
اور اگر وہ شرک کرتے
تو ضرور ضائع ہو جاتا
ان کا وہ سب کچھ
جو وہ کیا کرتے تھے[10]

89- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

89- یہ تھے وہ لوگ
جن کو ہم نے دی تھی
کتاب اور فیصلہ کرنے کی فراست اور نبوت[11]

8- یعنی ہم نے انہیں منتخب کر کے اپنے خاص بندوں میں شامل کر لیا تھا

9- کیسے شامل کر لیا؟ ان کی بھی راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور وہ اہلِ ہدایت میں سے ہو گئے

10- یہ وضاحت فرمائی جا رہی ہے کہ شرک کتنا بڑا جرم اور گناہ ہے اور فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگ بھی جن کے اعمال کی وجہ سے ہم نے ان پر اتنے بڑے انعام کئے تھے اللہ پر ایمان میں شرک کی ملاوٹ کرتے تو ان کے اعمال جو وہ کیا کرتے تھے، ان کی نیکوری اور صالحیت کچھ بھی اُنہیں کوئی فائدہ نہ پہنچاتی ان کے وہ سب نیک اعمال شرک کی وجہ سے نابود ہو جاتے اور روز حساب وہ پکڑے جاتے

11- یعنی جن انبیاء کا ہم نے ذکر کیا ہے انہیں ہم نے اپنی طرف سے کتاب ہدایت دی اس کتاب کے احکامات کو نافذ کرنے اور ان کے ◄◄

سواب اگر یہ کفار اِن کو ماننے سے انکار کرتے ہیں[12]
تو جان رکھو کہ
ہم نے اِن کو ان لوگوں کے سپرد کر دیا ہے
جو قطعاً اِن کا انکار کرنے والے نہیں

90- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

90- وہی لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی
سو ان کے طریقے پر چلو[13]
کہدیں ''میں تم سے اس کا ہرگز کوئی اجر نہیں مانگتا[14]
یہ تو وہ نصیحت ہے
جو سب جہانوں کے لئے ہے''۔

◄◄ مطابق اور انسانوں کی عملی زندگی کے معاملات کو چلانے کی فہم وفراست دی اور انہیں اپنی طرف سے نبی مقرر کر دیا کہ وہ لوگوں کو راہ راست کی طرف رہنمائی کریں اور انہیں دینی اور دنیاوی فلاح کی راہ پر ڈال دیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ کا نبی کون ہوتا ہے اللہ اسے کیا کیا عطا کر دیتا ہے اور اس کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے

12- محمد بن عبداللہ ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ نے کتاب بھیجی آپ ﷺ اس کتاب کے احکامات کے مطابق لوگوں کو دینی اور دنیاوی فلاح کی طرف دعوت دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت عطاء فرمادی ہوئی تھی ان پہلے گزرے انبیاء کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب ہم نے محمد بن عبداللہ ﷺ کو یہ سب کچھ عطاء کر دیا ہے اس کے باوجود اگر ان گزرے نبیوں کی آل اولاد نوح کی اور ابراہیم ﷺ کی آل کے لوگ اس کتاب اور نبوت پر ایمان نہیں لا رہے تو وہ کرتے دہیں جو کر رہے ہیں منکرین کو مخاطب کر کے اللہ نے فرمایا ہے کہ یاد رکھو کہ ہم نے قرآن اور محمد بن عبداللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے والی ایسی جماعت مقرر کر دی ہے جو کبھی اِن سے انحراف نہیں کرے گی جس طرح تم اپنے اجداد کی تعلیمات سے انحراف کر رہے ہو یہ لوگ ایسا کرنے والے نہیں

13- اللہ تعالیٰ قرآن کا انکار کرنے والوں پر واضح کر دینے کے بعد کہ تمہارے ایمان نہ لانے سے ہمارے دین کا راستہ رک نہیں جائے گا اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ جس طرح وہ نبی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی طرف بلانے کی ذمہ داری سونپی تھی وہ لوگوں کو اس کی طرف بلاتے رہے تھے آپ بھی اسی طرح اپنی دعوت جاری رکھیں ان انکار کرنے والوں کی پرواہ نہ کریں

14- اے نبی ﷺ انہیں بتا دیں کہ میں جو تمہیں راہ ہدایت کی طرف بلا رہا ہوں میں تم سے کسی اجر یا بدلے کے لئے ایسا نہیں کر رہا یہ تو میں اللہ کی طرف سے سونپی ذمہ داری پوری کر رہا ہوں اور تمہیں نصیحت کر رہا ہوں کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تمہارا انجام کیا ہوگا اور یہ نصیحت صرف تمہارے لئے ہی نہیں جو سن رہے ہو بلکہ یہ سب جہانوں اور انسانوں کے لئے ہے اللہ کی کتاب قرآن اللہ کے پیدا کردہ سب ◄◄

11

91- وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

91- اور وہ لوگ اللہ کی شان سمجھتے ہی نہیں
جیسا کہ اس شان کو سمجھنا لازم ہے[1]
جب وہ کہتے ہیں
"اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی"[2]
پوچھیں "کس نے نازل کی تھی وہ کتاب
جو موسیٰ لے کر آئے تھے؟[3]
جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی[4]
جسے تم نے کاغذ کے ورق ہی بنا رکھا ہے
جو تم دکھاتے ہی ہو
جبکہ زیادہ کو تم چھپاتے ہو[5]
اور اس کے ذریعے تمہیں وہ علم دیا گیا تھا

◄◄ انسانوں کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہے

1- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کو سمجھا ہی نہیں جیسا کہ انہیں سمجھانا چاہئے انہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے اگر وہ اللہ کی اس شان اور قدرت پر ایمان کامل کا ثبوت نہیں دیتے تو ان کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں تصور ہی خام ہے

2- وہ کون لوگ ہیں جو اللہ کی قدرت کاملہ کو سمجھ ہی نہیں سکے؟ وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کوئی چیز نازل نہیں کی وہ تھے مدینہ کے یہودی جنہوں نے قریش مکہ کے پوچھنے پر یہی کہا تھا

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے پوچھو کہ اگر اللہ تعالیٰ انسان پر کوئی چیز نازل نہیں کیا کرتے تو پھر بتاؤ کہ جو کتاب موسیٰ علیہ السلام لائے تھے وہ کس نے ان پر نازل کی تھی وہ بھی تو انسان ہی تھے

4- اللہ تعالیٰ نے وہ کتاب لوگوں کی رہنمائی کے لئے بھیجی تھی

5- اہل کتاب کی اس بات کو جھوٹ ثابت کر دینے کے بعد کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نازل نہیں کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم یہودی تو اس کتاب کو جو لوگوں کی رہنمائی کے لئے تھی صرف کاغذ کے اوراق ہی سمجھتے ہو اس کے احکام پر تم عمل تو کرتے نہیں بس وہ اوراق دکھا دیتے ہو کہ ہمارے پاس بھی کتاب ہے جبکہ اس کے اکثر احکام تم لوگوں سے چھپاتے ہو کیونکہ تمہیں خوف ہے کہ تم خود بے نقاب ہو جاؤ گے

جو تم نہیں جانتے تھے

نہ تم اور نہ ہی تمہارے آباء"

کہہ دیں "اللہ نے"[6]

پھر انہیں

ان کی فضول بحث میں پڑے رہنے دیں

وہ کھیلتے رہیں

92- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

92- اور یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے[7]

برکت والی

اور تصدیق کرنے والی

اُس کی جو کچھ پہلے تھا[8]

تا کہ تو خبردار کر سکے

شہروں کی ماں کے باسیوں کو[9]

اور اس کے ہر طرف کے رہنے والوں کو[10]

اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں

6- اللہ اپنے آخری رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ انہیں ایسی فضول باتوں کا کھیل کھیلنے دیں

7- جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر کتاب نازل کی تھی اسی طرح اب ہم نے محمد بن عبداللہ ﷺ پر بابرکت قرآن نازل کیا ہے

8- پہلی آسمانی کتابوں کے اللہ کی طرف سے ہونے کی قرآن تصدیق کرتا ہے

9- شہروں کی ماں یعنی دنیا کی تمام بستیوں کا مرکز مراد ہے مکہ مکرمہ جہاں سب سے پہلے بیت اللہ تعمیر کیا گیا تھا جس کی طرف رخ کر کے سب بستیوں والے نماز ادا کرتے ہیں

10- اس کے ہر طرف کے رہنے والوں کو یعنی ساری دنیا کے باسیوں کو

93- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

93- اور اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے
جو اللہ پر بے بنیاد بہتان لگائے [12]
یا کہے "میری طرف وحی آئی ہے"
جبکہ اس کے پاس
کسی بھی چیز کے بارے میں وحی نہ آئی ہو
اور جو کہے "میں بھی اس کی مانند نازل کردوں گا
جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے؟" [13]
اور کاش تو دیکھے
جب ایسے ظالم
موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں
اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں
"نکالو اپنی جانیں
آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا
رسوا کرنے والا عذاب [14]

11- جن لوگوں کو معلوم ہے کہ انہیں روز جزا اللہ کے حضور پیش ہونا ہے وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں

12- کونسا بہتان؟ یہ کہ اللہ کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کرتا یعنی قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے سے انکار کرے

13- یعنی وہ بھی انتہائی بڑا ظالم ہے جسے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے بارے میں بھی وحی نہ آئی ہو اور وہ دعویٰ کرے کہ مجھے اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور وہ بھی جو کہے کہ قرآن کے مقابلے کا کلام تو میں بھی بنا سکتا ہوں یعنی اس کے اللہ کی طرف سے ہونے سے انکار کرے اور لوگوں میں اس کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کرے

14- یہ ایسے ظالموں کے وقت مرگ کا حال ہے کہ فرشتے ان کی جان کیسے نکالیں گے اور یہ کہ ان کے لئے عذاب اسی وقت شروع ہوجائے گا

اس کی وجہ ہے
جو تم اللہ کے بارے میں جھوٹ کہا کرتے تھے
اور اس کی آیات کے مقابلے میں
تکبر کیا کرتے تھے"[15]

94- وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

94- اور "لو تم تو ہمارے پاس
تن تنہا خالی ہاتھ آ پہنچے ہو
ویسے ہی جیسے ہم نے تم کو
پہلی بار پیدا کیا تھا[16]
اور تم چھوڑ آئے ہو وہ سب کچھ
جو ہم نے تمہیں دیا ہوا تھا
اپنے پیچھے
اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ
تمہارے وہ سفارشی
جن کے بارے میں تم دعویٰ کیا کرتے تھے
کہ وہ تمہارے معاملات میں
ہمارے ساتھ شریک ہیں[17]

15- انہیں ایسا دردناک عذاب کیوں دیا جائے گا؟ ان کے اللہ کی کتاب پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے

16- فرشتوں نے دردناک عذاب دے کر جان نکال لی اس کے بعد جب انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور حساب کے لئے لے جایا جائے گا یہ اس وقت کا حال ہے کہ وہ اسی طرح خالی ہاتھ اور اکیلے ہوں گے جیسے اس دنیا میں آئے تھے جو کچھ جھوٹ تکبر اور اللہ سے بغاوت کے ذریعے انہوں نے اس دنیا میں جمع کیا تھا وہ اور ان کے جاہ وجلال میں سے ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا

17- یعنی جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ وہ ان کے معاملات ٹھیک رکھتے ہیں ان میں سے اس روز ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کہ وہ تمہارے سفارشی آج کہاں ہیں؟

تمہارا تو ان سے رابطہ ہی ختم ہو گیا ہے
اور گم ہو گئے ہیں
تمہارے وہ سب دعوے جو تم کیا کرتے تھے"[18]

12

95- اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

95- اللہ ہی تو ہے
دولخت کرنے والا
بیج کے دانے کو اور کھجور کی گٹھلی کو
وہ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے
اور وہ نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے[2]
یہ سب کرنے والا تو اللہ ہے
تو پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو؟[3]

96- فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

96- وہ نکالتا ہے صبح کی روشنی
اور اسی نے بنایا ہے

18- تمہارے بنائے شریک وہاں تمہارے کسی کام نہیں آسکیں گے اور ان کے بارے میں تم جو دعوے کیا کرتے تھے وہ سب تم پر جھوٹے ثابت ہو جائیں گے

1- جب بیج کا دانہ زمین کے اندر دو حصّوں میں پھٹ جاتا ہے تو ایک حصّہ سرسبز کونپل بن کر زمین سے باہر نکل آتا ہے جبکہ دوسرا حصّہ جڑیں بن کر مٹی کے اندر پھیل جاتا ہے اور کونپل کو اور اس سے بننے والے پودے کو زمین کے اندر سے خوراک اور پانی فراہم کرتا ہے اور اس کی زندگی اور قائم رہنے کے لئے ضروری سہارا بھی بنتا ہے اور ایسا اللہ کی قدرت کاملہ سے ہی ہوتا ہے کھجور کی پتھر کی مانند سخت گٹھلی کو اسی طرح دو حصّوں میں پھاڑ کر اللہ اس سے کھجور کا درخت پیدا کرتا ہے

2- زندگی اور موت کے درمیان کوئی حد متعین کرنا کسی بھی انسان کے بس میں نہیں زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے اور موت کہاں سے؟ کوئی نہ جان سکا ہے نہ جان سکتا ہے کسی انسان کی موت سے کیا اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے؟ نہیں ایسا نہیں یہاں اس مقام پر اللہ تعالیٰ زندگی اور موت کا ذکر اس کے اصل مفہوم و معانی کے حوالے سے کرتے دکھائی نہیں دیتے بلکہ ایک بے جان گٹھلی اور بیج کے دانے سے زندہ پودے اور درخت پیدا کرنے کو زندہ کو مردہ سے نکالنا اور زندہ کھجور یا درخت کے پھل سے ویسا ہی بے جان دانا یا گٹھلی نکالنے کو زندہ سے مردہ نکالنا کہا جا رہا ہے جس سے پھر زندہ نکل سکتا ہے اور ایسا اللہ ہی کر سکتا ہے اور کر رہا ہے

3- یعنی جب اللہ اور صرف اللہ ہی ایسا کر سکتا ہے تو پھر مقامِ حق سے تم کہاں باطل کی طرف جا رہے ہو؟ ذرا سوچو تو

97- وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

رات کو وقتِ سکون[4]
اور سورج کو اور چاند کو حساب کا ذریعہ
یہ سب اس غالب و دانا کا مقرر کیا ہوا ضابطہ ہے[5]

97- اور وہی ہے
جس نے بنائے ہیں
تمہارے لئے ستارے
تاکہ تم راستہ پاؤ
ان کے ذریعے سے
بیابان اور بحر کے اندھیروں میں[6]
ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں
ان لوگوں کے لئے جو اہل علم ہیں[7]

98- وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

98- اور وہی ہے
جس نے تمہاری نشوونما کی ہے
ایک ہی جان سے نکال کر[8]
اور مقرر کئے ہیں ہر ایک کے لئے

4- جس طرح دانے اور گٹھلی سے پودے اللہ ہی پیدا کرتا ہے اسی طرح رات کے اندھیرے سے صبح کی روشنی جو دن میں تبدیل ہو جاتی ہے اور انسانوں کی روزمرہ کی زندگی کا سبب بن جاتی وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی نکالتا ہے اور پھر اس دن سے لوگوں کے آرام اور سکون کے لئے رات بھی وہی نکالتا ہے

5- چاند اور سورج کے طلوع و غروب کا نظام جس سے دنوں اور مہینوں کا حساب لگایا جاتا ہے وہ بھی اللہ ہی کا متعین کیا ہوا ہے

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رات کے وقت سمندروں جنگلوں اور ویرانوں میں سفر کرنے والے جن ستاروں کی مدد سے اپنی راہوں اور سمت کا تعین کرتے ہیں وہ بھی ہمارے ہی بنائے ہوئے ہیں

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی قدرت کاملہ اور اپنے ہی کائنات کے خالق مالک ہونے کی یہ نشانیاں اور ثبوت کھول کر بیان کر دیئے ہیں اور جو لوگ کائنات کے نظام کے بارے میں جانتے ہیں ان کے لئے اس کے بعد انکار حقیقت کی کوئی گنجائش نہیں

8- ایک ہی جان سے کون سی جان مراد ہے؟ دیکھیں سورہ النساء آیت ایک اور دو

ایک میعاد اور ایک ٹھکانہ
ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں
ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں

99- وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

99- اور وہی ہے
جس نے بھیجا آسمانوں سے پانی
سو ہم نے اگائی اس سے
ہر قسم کی نباتات
اور ہم نے نکالیں اس سے سرسبز کونپلیں
ہم نکالتے ہیں اس سے
باہم جڑے ہوئے دانے
اور کھجور کے درخت کے
شگوفوں سے
نیچے کو جھکے ہوئے خوشے [9]
اور باغات
انگور کے اور زیتون کے اور انار کے
ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور مختلف [10]
ذرا دیکھو تو

9- خالق کائنات اپنی قدرت کاملہ کے مظاہر بیان فرمانے کے دوران آسمانوں سے پانی برسا کر اس کے ذریعے ہر قسم کی نباتات پیدا کر دینے کے بعد اس سے انسانوں کی خوراک فراہم کرنے کے اپنے نظام کی وضاحت فرماتے ہیں کہ کس طرح زمین سے سرسبز کونپلیں نکلتی ہیں پھر ان سے پودے اور درخت بنتے ہیں اور فصلوں سے اناج کے دانے اور کھجور کے درخت سے کھجوریں کیسے بنتے ہیں

10- انگور کی بیلیں زیتون اور انار کے پودے اپنی پیدائش اور نشوونما کے حوالے سے اور پھلوں کے انداز اور ذائقہ کے حوالے سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ان کی شکل وصورت اور پھل مختلف ہوتے ہیں اور ایسا اللہ کی قدرت کاملہ سے ہوتا ہے

ان کے پھلوں کو
جب وہ پھل لاتے ہیں
اور اس پھل کے پکنے کو [11]
ان سب میں تو نشانیاں ہیں
ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں [12]

100- وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۲ ۱۸

100- اور انہوں نے بنا رکھا ہے
اللہ کے ساتھ جنوں کو شریک [13]
حالانکہ اس نے ان کو پیدا کیا ہوا ہے
اور انہوں نے تراش رکھے ہیں
اس کے بیٹے اور بیٹیاں
بغیر کسی علم کے [14]
اس کی ذات تو پاک ہے
اور بلند تر ہے
اُن سب چیزوں سے

11- ان مختلف قسم کے باغات کے درختوں میں مختلف قسم کے پھل کیسے آتے ہیں اور پھر وہ پک کر تیار ہو جانے تک کن مراحل سے گزرتے ہیں ان کو دیکھو تو اور اس پر غور تو کرو کہ ایسے کون کرتا ہے

12- اپنی کائنات اور قدرت کاملہ کی نشانیوں اور اپنے ہی خالق و مالک ہونے کے واضح ثبوت بتا دینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اہلِ علم ہیں اور سمجھ رکھتے ہیں وہ اس کائنات کا ایک ہی خالق و مالک ہونے پر ایمان لے آتے ہیں

13- جن تو اللہ کی مخلوق ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے ساتھ جنوں کو شریک ٹھہراتے ہیں اس پر یقین رکھتے ہیں کہ جن بھی ان کے کام سنوار سکتے ہیں

14- بعض مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دے کر ان کی پرستش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اس کا ثبوت ہے کہ وہ کائنات کے خالق و مالک کے بارے میں بھی نہیں جانتے اور ان کے بارے میں بھی نہیں جانتے جنہیں وہ اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں قرار دے کر ان کی پوجا کر رہے ہیں یہ ان کی جہالت کا نتیجہ ہے

جو وہ اس کے ساتھ
وابستہ کرتے ہیں [15]

13

101- بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

101- وہ ہے ایجاد کرنے والا
آسمانوں کا اور زمین کا
کیسے ہو سکتی ہے اس کی کوئی اولاد
جبکہ اس کی تو کبھی بھی کوئی ساتھی نہیں رہی [1]
اور ہر چیز اس نے پیدا کی ہوئی ہے
اور وہ ہر چیز کے بارے میں
سب کچھ جانتا ہے

102- ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾

102- یہ ہے اللہ [2]
تمہارا پروردگار
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر وہی
وہ ہر چیز کا خالق ہے
پس تم اسی کی عبادت کرو
اور وہ ہے
ہر چیز کی دیکھ بھال کرنے والا

15- وہ اللہ کے ساتھ کیا چیزیں وابستہ کرتے تھے؟ وہی کہ اس کے ساتھ اور بھی شریک ہیں اس کی بھی بیٹیاں اور بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اللہ تو خالق و مالک ہے اس کی مخلوق سے کوئی اس کے ساتھ شریک ہو؟ وہ اپنی مخلوق کی مانند بچے پیدا کرے؟ وہ تو ایسی چیزوں سے بلند و بالا ہے

1- ساتھی یعنی بیوی

2- یعنی اللہ کی یہ صفات ہیں

103- لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾

103- انسانی نگاہیں تو اس کو پا ہی نہیں سکتیں [3]
اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے [4]
اور وہ ہے
انسانی تصوّر کی پہنچ سے بہت ہی بلند و بالا
سب کچھ جاننے والا [5]

104- قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

104- پہنچ گئی ہیں
تمہارے پاس بصیرت کی روشنیاں
تمہارے رب کی طرف سے
تو جو کوئی حق کو پالے
تو یہ اس کی اپنی ہی جان کے لئے ہے [6]
اور جو کوئی اندھا بنا رہے
تو نقصان اسی کا ہے [7]

3- کسی بھی انسان کی دیکھنے والی اور فہم و شعور کی نگاہ حقیقتِ الٰہی کو سمجھ ہی نہیں سکتی

4- جبکہ اللہ تعالیٰ ہر نگاہ اور قلب و شعور کے بھید تک جانتا ہے

5- لطیف اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ میں سے ہے اس کے لغوی معانی بہت وسیع ہیں عام طور پر اس کے معانی ''باریک بین'' اور ''مہربان'' ''یا'' اپنے بندوں سے لطف و کرم سے پیش آنے والا'' کئے جاتے ہیں لیکن جس طرح یہاں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ انسانی آنکھ تو اس حقیقتِ کلی کا احاطہ یا ادراک کرنے کے قابل ہی نہیں انسان کے فہم شعوری بھی اس حقیقتِ کلی کو نہیں پا سکتے اس سیاق و سباق میں کہا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ لطیف ہے یعنی انسان کا تصور بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا اور وہ ہر چیز سے آگاہ ہے

6- یعنی اللہ تعالیٰ نے فہم و شعور رکھنے والوں کی رہنمائی کے لئے قرآن کریم کی صورت میں مکمل روشنی نازل فرما دی ہے اس روشنی کی مدد سے جو دین حق پر ایمان لے آئے تو اس میں فائدہ اس کا اپنا ہی ہے

7- اس روشنی کے ہوتے ہوئے بھی جو کوئی اپنی ضد یا کسی تعصب کی وجہ سے اندھا بنا رہے اور راہ راست کو پہچان کر ایمان نہ لائے تو اس میں اس کا اپنا ہی نقصان ہے

105- وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

"اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں"[8]

105- اور ہم اسی طرح بیان کرتے ہیں
کئی انداز سے اپنی نشانیاں
تاکہ وہ کہیں "تم نے اچھی طرح پڑھا دیا ہے"[9]
اور اس لئے کہ
ہم اس کو اچھی طرح واضح کر دیں
ان لوگوں پر جو اہل علم ہیں[10]

106- اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

106- اس کی پیروی کرو
جو تم پر وحی کی جاتی ہے
تمہارے رب کی طرف سے
نہیں ہے کوئی معبود
مگر وہی
اور مشرکوں سے منہ پھیر لیں[11]

107- وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَ مَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾

107- اور اگر اللہ چاہتا
تو وہ لوگ شرک نہ کرتے

8- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان فہم و شعور کے اندھوں سے کہہ دو کہ سب کچھ تو واضح ہو چکا ہے اب یہ میرا کام نہیں کہ میں تمہیں ضرور ہی راہ راست پر ڈالوں میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے اس روشنی میں راہ ہدایت پر چلنا ہے یا اندھے بنے رہنا ہے یہ تمہاری اپنی مرضی ہے یہ میری ذمہ داری نہیں

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے کئی طرح سے مختلف انداز میں الگ الگ دلائل اور شواہد کے ذریعے سب کچھ بیان کر دیا ہے اور قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے کے ثبوت فراہم کر دیئے ہیں۔ کیوں کر دیئے ہیں؟ تاکہ جب یہ لوگوں کو سنایا جائے تو وہ سب کچھ سمجھ جائیں اور سنانے والے یعنی اللہ کے نبی سے کہیں کہ آپ نے ہمیں سب کچھ پڑھا اور سمجھا دیا ہے اور ان کے ذہنوں میں اس بارے میں کوئی الجھن نہ رہے

10- تاکہ اہل علم حقیقت پالیں

11- مشرکوں کو نظر انداز کر دیں ان کی پرواہ نہ کریں

اور ہم نے تمہیں ان پر نگران نہیں بنایا
اور تو ان کے اعمال کا
ذمہ دار نہیں ہے [12]

108- وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

108- اور نہ گالی دو انہیں
جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہیں
کہ وہ اللہ کو گالی دیں
زیادتی کرتے ہوئے
جہالت کی وجہ سے [13]
اسی طرح ہم نے دل پسند بنا دیا ہے
ہر گروہ کے لئے
اس کا عمل [14]
پھر انہیں اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے
سو وہ انہیں بتا دے گا
کہ وہ کیا کچھ کرتے تھے [15]

12- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں کی باتوں کی اور ان کے ایمان نہ لانے کی فکر نہ کریں انہیں ہر صورت راہ راست پر لانا آپ کی ذمہ داری نہیں آپ نے ان تک پیغام پہنچا دیا ہے اب یہ اندھے بنے رہیں تو یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے اگر انہیں زبردستی راہ راست پر لانا ہوتا تو ہم انہیں شرک کرنے ہی کیوں دیتے ہم نے راہ دکھا کر انسانوں کو خود فیصلہ کرنے کی آزادی دی ہوئی ہے آپ کا فرض پورا ہو گیا ہے

13- اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو حکم دیتے ہیں کہ دوسروں کے باطل معبودوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو جاہل ہیں اگر ان کے پاس فہم و شعور کی دولت ہوتی تو وہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی پوجا ہی کیوں کرتے ان سے بحث میں اور انہیں دینِ حق کی طرف دعوت دیتے وقت ان کے معبودوں کو گالی دو گے تو وہ ردِ عمل میں تمہارے خالق و مالک اور پروردگار کے بارے میں ایسی ہی باتیں کریں گے اس لئے دعوت و تبلیغ میں انداز شائستہ رکھو

14- یعنی یہ انسانی فطرت ہے کہ اپنے بچپن سے وہ جن عقائد پر عمل کرتا ہوتا ہے اور جس مذہبی ماحول میں اس کی پرورش ہوئی ہوتی ہے یا وہ اس میں رہتا ہے اُس کے عقائد اُسے اچھے لگتے ہیں اِس لئے اُن کے خلاف سخت بات کرنے سے اُس کا مشتعل ہو جانا فطری عمل ہے

15- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُن سب کو آنا تو ہمارے پاس ہی ہے اُس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ غلطی پر ہوتے تھے

109- وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

109- اور وہ قسمیں کھاتے ہیں
اللہ کی پکی قسمیں
کہ اگر آ جائے ان کے پاس کوئی معجزہ[16]
تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے
کہہ دیجئے "معجزے تو اللہ ہی کے پاس ہیں"[17]
اور تم لوگوں کو یہ کیسے سمجھایا جائے کہ[18]
وہ معجزہ آ بھی جائے
تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

110- وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

110- اور ہم پھیر دیں گے
ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو[19]
ویسے ہی جیسے
وہ پہلی بار اس پر
ایمان نہیں لائے تھے
اور ہم چھوڑ دیں گے انہیں
ان کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے[20]

16- آیت کے معنی اللہ کی طرف سے بندوں کے لئے پیغام اور اللہ کی نشانیاں بھی ہیں اور معجزہ بھی اس جگہ "آیت" سے مراد معجزہ ہے

17- انہیں بتا دیں کہ معجزے دکھانا اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے میرا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے وہ میں نے پہنچا دیا ہے

18- بعض مسلمانوں کی خواہش ہوتی تھی کہ مشرک ایمان لے آئیں وہ ان کے کوئی نشانی دکھانے کے مطالبہ پر تمنا کیا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ سے ان کے ایسے مطالبے پورے کر دینے کی دعا کریں اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں سے فرماتے ہیں کہ ان کے رویہ سے تم ان کی نیت کیوں نہیں سمجھ رہے؟ یہ تو ان کا ایک بہانہ ہے اگر یہ شرط پوری کر دی جائے تو بھی یہ ایمان لانے والے نہیں

19- ان کے اندھا بنے رہنے کی وجہ سے ان کے دل و دماغ اور آنکھیں ہدایت کی روشنی نہیں دیکھ سکتے یعنی حق سے پھرے رہتے ہیں

20- پہلے فرمایا کہ معجزہ دیکھ لینے کے بعد بھی ایسے لوگ ایمان نہیں لائیں گے پھر اس کے ثبوت اور وضاحت کے لئے فرمایا کہ ان کے دل اور آنکھیں حق کو پہچاننے کے قابل نہیں وہ اندھے بنے ہوئے ہیں ورنہ کئی انداز سے ہماری نشانیوں کے بیان سے انہیں راہ ہدایت ◄◄

وَلَوْ اَنَّنَا ٨ 14 وَلَوْ اَنَّنَا ٨

111- وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾

111-اوراگر

ہم نازل کردیتے ان پرفرشتے

اورمُردے اُن سے باتیں کرتے

اورہم اکٹھی کردیتے ان کے لئے

دنیا کی ہرچیز

ان کی آنکھوں کے سامنے

توبھی وہ ایمان لانے والے نہیں تھے [1]

مگر یہ کہ اللہ چاہتا [2]

اورلیکن ان میں سے اکثر جاہل ہیں [3]

112- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

112-اورہم ایسے ہی پیدا کرتے آئے ہیں

ہرنبی کے شیاطین دشمن

انسانوں میں سے [4]

اورجنوں میں سے

◀◀ پرآجانا چاہئے تھا اور جوبھی کوئی ایسا ہو ہم اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتے ہیں اس لئے اہلِ ایمان کو ایسوں کو نظر انداز کردینا چاہیے

1- یہ اللہ کے دین اور رسول کے دشمنوں کا حال بیان فرمایا گیا ہے جو کہتے تھے کہ جن معجزوں کا وہ مطالبہ کررہے ہیں اگر وہ دکھادیئے جائیں تو وہ ایمان لے آئیں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں ان کے پاس فرشتے آجائیں مُردے ان سے باتیں کریں اور دنیا کی ہر چیز ان کے سامنے اکٹھی کردی جائے وہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے

2- اگر اللہ چاہتا تو وہ ایمان لے آتے لیکن اللہ نے تو راہِ ہدایت بتا کر انسانوں کو فیصلہ خود کرنے کی آزادی دے دی ہوئی ہے

3- یعنی ان کی اکثریت فہم وشعور کی بجائے جہالت سے کام لے رہی ہے ان کے مطالبات اور عقائد جاہلانہ ہیں

4- یعنی جب بھی کوئی نبی آیا اسے برائی کی ایسی قوتوں کی مخالفت کا سامنا رہا ہے جن میں شیطان انسان شیطان جن شامل ہوتے ہیں شیطان سرکشی اور حکم عدولی کی علامت ہے اور جوبھی کوئی اللہ کے دین سے سرکشی کرے اس کے احکام کو قبول نہ کرے وہ شیطان ہے انسان ہو یا جن ہو

وہ ایک دوسرے کے دل میں
بنائی ہوئی دلفریب باتیں ڈالتے ہیں
دھوکہ دینے کے لئے [5]

اور اگر تیرا رب چاہتا
تو وہ ایسا نہ کر سکتے
پس چھوڑ دیں ان کو
اور اس جھوٹ فریب کو جو وہ گھڑتے ہیں [6]

113- وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

113- تا کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے
ان کے دل اس فریب کی طرف جھک جائیں
اور وہ اس سے خوش ہو لیں
اور وہ کما لیں اس سے
جو بھی بری کمائی وہ کما سکتے ہیں [7]

114- اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

114- ”تو کیا پھر میں اللہ کو چھوڑ کر
کوئی اور فیصلہ کرنے والا چاہوں؟ [8]

5- ایسے سرکش اور نافرمان لوگ اپنے ساتھیوں کو راہ ہدایت سے روکنے کے لئے ان کے دلوں اور کانوں میں وسوسے اور دلفریب جھوٹی باتیں ڈالتے رہتے ہیں

6- یعنی ایسے لوگ جو کچھ کر رہے ہیں انہیں کرنے دو ان کی اور ان کی ایسی جھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو

7- جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطانوں کی دلفریب باتوں پر لگے ہوئے ہیں انہیں لگے رہنے دو ان کو ایسی دلفریب باتوں پر عمل کر کے دیکھ لینے دو انہیں اس پر خوش ہونے دو اور دیکھ لینے دو کہ وہ اس جھوٹ اور فریب سے کیا کمائی کر سکتے ہیں یعنی کچھ بھی کمائی نہیں کرتے کچھ بھی کمائی نہیں کر سکیں گے

8- یعنی میں اللہ کا فیصلہ نہ مانوں؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ان مشرکوں کے مطالبہ پر اس نے کوئی معجزہ بھیجنا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ اسی نے کرنا ہے تم لوگوں کی خواہش پر میں اللہ سے درخواست نہیں کر سکتا

الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾

جبکہ وہ تو وہ ہے
جس نے تم لوگوں کے پاس
مفصل کتاب بھیج دی ہے"[9]
اور وہ لوگ جنہیں ہم نے پہلے کتاب دی تھی
وہ جانتے ہیں کہ
یہ کتاب تو تیرے رب نے ہی حق کے ساتھ بھیجی ہے
سو تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا[10]

115- وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾

115- اور تیرے رب کا کلام کامل ہے
راستی میں اور عدل میں[11]
نہیں ہے کوئی
اس کے احکام کو تبدیل کرنے والا[12]
اور وہ ہے
سب کچھ سننے والا
سب کچھ جاننے والا[13]

9- اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے جو کتاب بھیجی ہے اس میں ہر معاملے کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا گیا ہے

10- کس چیز کے بارے میں شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا؟ ان چیزوں میں سے کسی ایک بھی چیز اور معاملے کے بارے میں شک کرنے والوں میں سے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بتا دیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے حوالے سے اہل ایمان سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب تو جانتے ہیں کہ یہ کتاب اور احکام اللہ کی طرف سے ہی ہیں

11- کلام سے مراد ہے قرآن یعنی تیرا رب قرآن میں جو احکام جاری کر چکا ہے وہی صدق و انصاف کے معیار پر کامل اور حتمی ہیں

12- قرآن کریم کے احکام کو کوئی بھی نہیں بدل سکتا یہ ہمیشہ کیلئے اور سب کیلئے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ یہ اس کی طرف سے ہیں جو سب کچھ جانتا اور سنتا ہے اور اس حوالے سے جانتا ہے کہ اس کے بندوں کے لئے بہتر کیا ہے

13- اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

116- وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

116- اور اگر تم کہا مانو گے
اہل زمین کی اکثریت کا
تو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے [14]
کیونکہ نہیں پیروی کرتے وہ کسی چیز کی
مگر اپنے وہم و گمان کی ہی
اور نہیں ہیں وہ سب
مگر قیاس آرائیوں پر ہی [15]

117- اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

117- بلاشبہ تیرا رب ہی ہے
جو اچھی طرح جانتا ہے کہ
کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے
اور وہی جانتا ہے کہ
کون راہ ہدایت پر ہیں

118- فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

118- پس تم کھاؤ اس میں سے
جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہو
اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھنے والے ہو [16]

14- جب یہ آیت نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا جا رہا تھا اس وقت ان کے اردگرد زمین پر جو لوگ بستے تھے وہ مشرک کفار اور اہلِ کتاب تھے اور اکثریت میں تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چونکہ وہ تم سے زیادہ ہیں اس وجہ سے معاملات میں ان کی رائے کو ہرگز اہمیت نہ دینا

15- حق کیا ہے باطل کیا ہے سچائی اور ہدایت کی راہ کون متعین کر سکتا ہے خالق اور بندے کے درمیان رشتے کی نوعیت کیا ہے اس بارے میں وہ شیطان صفت لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے اپنے وہم و گمان اور قیاس آرائیاں ہی ہیں کیونکہ ان کی ایسی باتوں کی بنیاد کسی سچائی اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ علم پر نہیں

16- اگر تم اللہ کے احکام پر ایمان رکھتے ہو تو جن جانوروں کو اللہ نے تمہارے لئے حلال قرار دیا ہوا ہے اگر ان کو ذبح کرتے وقت ان پر ◀◀

119- وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

119- اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ
تم نہ کھاؤ اس میں سے
جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہو؟
جبکہ تمہارے لئے
تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے کہ
تم پر کیا حرام کیا گیا ہے [17]
مگر وہ کہ تم اسے کھانے پر مجبور ہو جاؤ [18]
اور بہت سے لوگ تو دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں
اپنی نفسانی خواہشات کے ذریعے سے
بغیر کسی علم کے [19]
اور تیرا رب تو
حد سے گزر جانے والوں کو
اچھی طرح جانتا ہے

◄◄ اللہ کا نام لیا گیا ہو تو ان کا گوشت کھاؤ اور شیطان صفت لوگوں کے وہم و گمان پر نہ چلو جنہوں نے خود ہی ایسے اصول بنائے ہوئے ہیں کہ کس جانور کا گوشت کھانا چاہیے اور کس کا نہیں

17- اللہ تعالیٰ فرماتے کہ تمہیں تفصیل سے بتا دیا گیا ہے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے اب تم ان شیطان صفت لوگوں کی باتوں کو نہ مانو (جو مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے لگے تھے)

18- کسی مجبوری کی صورت میں تم زندگی بچانے کے لئے حرام کئے جانور کا گوشت کھا سکتے ہو

19- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے فیصلوں پر اعتراض کرنے والوں کے پاس کوئی علم تو ہے نہیں وہ تو اپنی خواہشات اور اپنے جھوٹ فریب کے ذریعے ہی لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

120- وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

120- اور چھوڑ دو
ظاہری اور خفیہ گناہ
بلاشبہ جو لوگ گناہ کماتے ہیں
انہیں ضرور بدلہ دیا جائے گا
اس کا جو وہ کماتے تھے [20]

121- وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۴

121- اور نہ کھاؤ اس میں سے کچھ بھی
جس پر اللہ کا نام نہیں پڑھا گیا
اور بلاشبہ اس کا کھانا گناہ ہے
اور شیاطین تو
اپنے دوستوں کے دلوں میں
وسوسے ڈالتے ہیں
تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں [21]
اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا
تو واقعی تم مشرک ہو جاؤ گے [22]

20- خفیہ اور ظاہری ہر گناہ سے بچو اللہ تعالیٰ کو سب کا علم ہے جو بھی کوئی گناہ کرتا ہے اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اس سے یہ بھی مراد ہے کہ ان شیطان صفت لوگوں کی بات مان کر کوئی خفیہ گناہ بھی نہ کر بیٹھنا

21- حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے تمہیں یہ بتا دیا گیا ہے تم اس حکم کی پابندی کرتے ہو تو شیطان صفت لوگ اس بارے میں تم سے بحث مباحثہ کرنے کے لئے اپنے دوستوں کو اکساتے ہیں ان کے دلوں میں اپنے باطل عقائد ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں

22- اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو خبردار کرتے ہیں کہ اگر تم ان کی باتوں پر عمل کرو گے تو ان میں سے ہی ہو جاؤ گے

15

122- اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

122- کیا وہ شخص جو مردہ تھا[1]
پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا
اور ہم نے اس کے لئے روشنی پیدا کر دی[2]
جس کے اُجالے میں
وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے[3]
ہو سکتا ہے اس شخص کی مانند
جو گھپ اندھیروں میں پڑا ہے
اور وہ ان میں سے نکل ہی نہیں پاتا؟[4]
اس طرح کافروں کے لیے
جو کچھ بھی وہ کرتے ہوں خوشنما بنا دیا گیا ہے[5]

123- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

123- اور اس طرح سے ہم نے بنا دیئے ہیں
ہر بستی میں
اس کے سردار

1- مردہ تھا یعنی اسے دین حق اور راہ راست کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا

2- یعنی ہم نے قرآن کی روشنی کے ذریعے اسے ہدایت کی راہ دکھا دی حق کیا ہے اور باطل کیا ہے اسے سمجھ آ گئی ہے

3- اس روشنی کی بدولت وہ اب باطل پرستوں کے درمیان بھی راہ ہدایت پر قائم رہتا ہے

4- اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنے کرم اور اس کے راہ ہدایت پہچان کر اس پر قائم ہو جانے کے مقابلے میں اس شخص کا ذکر کرتے ہیں جو کفر اور باطل کے گھپ اندھیرے میں بھٹکتا پھر رہا ہے اور فرماتے ہیں کہ کیا وہ شخص جسے ہم نے زندہ کر دیا ہے اس دوسرے مردہ شخص جیسا ہی ہے؟ وہ تو اس کے مقابلے میں بہت بلند تر ہے کہ زندہ ہو چکا ہے راہ ہدایت کو پہچان چکا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے

5- کافر جو کچھ کر رہے ہیں اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ کفر اور شرک کے گھپ اندھیروں میں جو ہیں

وہاں کے فسادی[6]
وہاں پر سازشیں تیار کرنے کے لئے
اور وہ نہیں فریب دیتے
مگر اپنے آپ کو ہی
اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے[7]

124- وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

124- اور جب بھی آتی ہے
ان کے پاس کوئی آیت
وہ کہتے ہیں "ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے
یہاں تک کہ
ہمیں بھی وہی دیا جائے
ویسا ہی
جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے"[8]
اللہ بہتر جانتا ہے کہ

6- ان شیطان صفت لوگوں کی دوسروں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر انہیں راہ راست سے بھٹکانے کی اور جھگڑا پیدا کرنے کی کوشش کے ذکر اور ان سے ہوشیار رہنے کی ہدایت کے بعد فرمایا کہ وہ تو اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں اسی کو اچھا سمجھتے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ ہر بستی میں اور ہر زمانے میں ایسے فسادی ہوتے ہیں اور وہ فسادی اس بستی کے سرداروں میں سے ہوتے ہیں سردار ہی کیوں ہوتے ہیں؟ ایک تو اس لئے کہ انہیں اپنی سرداریاں ختم ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے دوسرے اس لئے کہ عام لوگوں کی سازشیں تو چل نہیں سکتیں ان کی باتوں پر کون غور کرے گا

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو راہِ راست سے روکنے کے لئے وہ اپنی بستیوں میں جو فساد پھیلاتے ہیں اور سازشیں کرتے ہیں اس سے دین حق کو اور اس کو قبول کرنے والوں کو وہ کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس طرح دراصل وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں مگر انہیں اس خسارے کے سودے کا شعور نہیں ہوتا

8- یعنی وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ایسی آیات ہم پر کیوں نازل نہیں ہوتیں ہم بستی کے سردار ہیں ہمیں چھوڑ کر اللہ نے کسی اور ◄◄

اپنی رسالت کس کو دے [9]

پس جلد پہنچے گی

ایسے جرم کرنے والوں تک رسوائی

اللہ کے ہاں

اور شدید عذاب

ان فریب کاریوں کی وجہ سے

جو وہ کیا کرتے تھے [10]

125- فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

125 سو اللہ جس کسی کو

ہدایت دینے کا ارادہ کر لے

تو وہ اس کا سینہ کھول دیتا ہے

اسلام کے لئے [11]

اور جس کسی کو

گمراہی میں چھوڑ دینا چاہے

اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے

سختی سے تنگ

◄◄ کو اپنا رسول بنا لیا ہے؟

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسالت کسے عطاء کرنی ہے یہ تو ہم ہی جانتے ہیں رسالت کوئی ایسی چیز تو ہے نہیں کہ کسی کو کسی بستی یا ملک کا بڑا ہونے کی وجہ سے اسے عطاء کر دیں

10- ان شیطان صفت انسانوں کی حرکتوں ان کی دین حق کے خلاف سازشوں کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ان کا انجام کیا ہو گا اور کیوں ہو گا

11- دین اسلام اور اس کے محاسن کا شعور عطاء کر دیتا ہے

گویا کہ اسے آسمانوں میں چڑھنا پڑ رہا ہو[12]
اس طرح سے اللہ ان لوگوں پر
ناپاکی مسلط کر دیتا ہے
جو ایمان نہیں لاتے[13]

126- وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

126- اور یہ ہے تیرے رب کی راہ
راہِ راست[14]
ہم نے آیات تفصیل سے بیان کر دی ہیں
ان لوگوں کے لئے
جو نصیحت قبول کرتے ہیں

127- لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

127- ان کے لئے ہے سلامتی کا گھر
ان کے رب کے ہاں[15]
اور وہ ہے ان کا کارساز
اس کے سبب
جو وہ کیا کرتے تھے

12- یعنی اس کے دل میں وہ روشنی داخل ہی نہیں ہو پاتی جس سے وہ راہ راست کو دیکھ کر اس پر مُڑ سکے اس لئے وہ راہ راست کی پہچان میں ویسی ہی دشواری محسوس کرتا ہے جیسے اسے آسمانوں پر چڑھنا پڑ رہا ہو

13- ناپاکی ترجمہ کیا گیا ہے "الرِّجْسَ" کا "رجس" وہ چیز سے جو ناپسندہ ہو قابل نفرت ہو، پلید اور ناپاک ہو ایسی ہو کہ انسان اس سے دور بھاگتے ہوں خوفزدہ کر دینے والی چیز ہو تو جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر اللہ کس طرح ناپاکی مسلط کر دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا۔ کیوں پیدا کیا؟ بے مقصد یا با مقصد؟ اس کی ساری تفصیل قرآن کریم میں اللہ نے خود بیان فرما دی ہے اب جو کوئی ایمان نہیں لاتا وہ انسان کی پیدائش اور دنیاوی زندگی کی اس مقصدیت سے تو واقف ہے نہیں تو پھر وہ خود ہے کیا؟ کوئی فضول چیز تو نہیں؟ جب ایسے لوگ اپنی بے مقصد زندگی کے بارے میں سوچتے ہیں تو وہ خود اسے ناپسندیدہ خیال کرنا شروع کر دیتے ہیں فضول اور ناکارہ سی چیز اور یہ عذاب ان کو پکڑ لیتا ہے ان پر مسلط رہتا ہے یہ ان کے ناپاک عقائد اور توہمات کی پیدا کردہ کی ناپاکی ہوتی ہے

14- وہ راہ جس کی طرف قرآن دعوت دیتا ہے

15- وہ گھر جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے اللہ انہیں عطاء کر دے گا

128- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ
اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ
الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا
الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

128- اور جس روز اللہ انہیں اکٹھا کرے گا
سب کو[16]
وہ کہے گا "اے جنوں کی جماعت
تم نے بہت سے انسان
اپنے ساتھ ملا لئے تھے"[17]
اور انسانوں میں سے ان جنوں کے دوست
کہیں گے "اے ہمارے رب
ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا تھا[18]
اور ہم آ پہنچے ہیں
اپنی اس میعاد تک
جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی"[19]
وہ کہے گا "تمہارا ٹھکانا آگ ہے
تم ہمیشہ ہی اس میں رہو گے
مگر ہاں وہ جو اللہ چاہتا ہو"
بلاشبہ تمہارا رب
بڑی حکمت والا
سب کچھ جاننے والا ہے

16- یہ منتظر ہے اس دن کا جب سب انسانوں شیطانوں جنوں اور سب مخلوق کو جزا اور سزا کے لئے اللہ کے حضور اکٹھا کیا جائے گا سب کو

17- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنوں کے خلاف فرد جرم ہے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ تم نے اپنی چالوں سازشوں اور وسوسوں سے بہت سے انسانوں کو اپنے ساتھ ملا نہیں لیا تھا انہیں راہ راست سے بھٹکایا نہیں تھا؟ تم اپنے اس جرم سے انکار کرتے ہو؟

18- ان کے اس جرم کی تصدیق ان کی پیروی کرنے والے انسان خود کر دیں گے اور عرض کریں گے کہ دنیا میں ہم ان کے ساتھ تھے اور ہم وہاں جو کچھ مزے کیا کرتے تھے مل جل کر کیا کرتے تھے

19- وہ ان جنوں کے جرم کی تصدیق کریں گے اپنے راہ ہدایت کی پابندی نہ کرنے اور دینِ حق کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا ساتھ دینے کا اعتراف کر کے عرض کریں گے کہ پروردگار آپ نے ہماری دنیاوی زندگی کی جو میعاد مقرر کی تھی وہ تو ہم ان شیطانوں اور شیطان صفت لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے پوری کر آئے ہیں ہمیں اپنے جرائم اور گناہوں کا اعتراف ہے اب ہم آپ کے رحم و کرم پر ہی ہیں

ع ٨ ١٥ ٢

129- وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾

129- اور اس طرح ہم ظالموں کو
ایک دوسرے کا ساتھی بنا دیتے ہیں
اس کے ذریعے سے جو وہ کرتے ہوں[20]

16

130- يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

130- ”اے جنوں اور انسانوں کے گروہ
کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول
تم ہی میں سے[1]
جو تمہیں ہمارے احکام بتاتے تھے
اور تمہیں ڈراتے تھے
تمہارے اس دن کی ملاقات سے؟“[2]
وہ کہیں گے ”ہم اپنے خلاف آپ گواہ ہیں“[3]
اور انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا[4]
دنیا کی زندگی نے

20- ظالم سے مراد کیا ہے؟ وہ کوئی جس نے دین حق کو قبول نہیں کیا تھا بلکہ اس کے خلاف سازشیں کرتا تھا اور دوسروں کو دھوکہ فریب دے کر اللہ کی راہ سے روکتا تھا ایسے ظالم اور فریبی دھوکہ دینے والے اور دین حق کے خلاف شازشیں کرنے والے ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں جہاں بھی ہوں کند ہم جنس باہم جنس پرواز

1- پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ کس طرح شیطان صفت انسان اور جن لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اور انہیں راہ راست سے روکتے ہیں وہ گروہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہے اللہ تعالیٰ اس گروہ سے مخاطب ہیں ”تم ہی میں سے“ مراد یہ ہے کہ جو رسول ہم نے تمہاری طرف بھیجے تھے وہ تمہارے میں سے تھے تم ان کی زبان جانتے تھے ان کے عمل کردار سے آگاہ تھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ جنوں کے لئے جن رسول تھے پوچھا اس گروہ سے جا رہا ہے

2- تمہارے اس دن کی ملاقات سے یعنی آج کا یہ دن جو تمہارے اعمال کے حساب کا دن ہے وہ اس سے تمہیں ڈراتے تھے کہ اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرو گے تو ایک دن تمہیں اس کے حضور پیش ہونا ہے اور اس روز تمہیں اس حکم عدولی کی سزا ملے گی

3- جنوں اور انسانوں کا گروہ اپنے اعمال سے انکار نہیں کر سکے گا ان کے اعمال تو سب ان کے سامنے ہوں گے اپنے جرائم اور بداعمالیوں کے اعتراف سے وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے

4- اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے اعتراف کے بعد فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے احکام پر اس لئے عمل نہیں کیا تھا کہ دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے فریب میں مبتلا کیا ہوا تھا

اور وہ اپنے خلاف آپ گواہ ہوں گے
کہ واقعی انہوں نے حق کو ماننے سے انکار کیا تھا[5]

131- ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾

131- یہ ایسے ہے کہ
تیرا رب بستیوں کو
بے انصافی سے برباد نہیں کیا کرتا
جبکہ ان کے باسی بے خبر ہوں[6]

132- وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾

132- اور سب کے لئے مراتب ہیں
ان کے اعمال کے مطابق
اور تیرا رب ہرگز غافل نہیں
کسی بھی چیز سے جو وہ لوگ کرتے ہیں[7]

133- وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾

133- اور تیرا رب
کسی کا بھی محتاج نہیں
وہ ہے خداوندِ رحمت[8]
اگر وہ چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے
اور لے آئے تمہاری جگہ
جسے چاہے
تمہارے بعد

5- یعنی اعتراف کریں گے کہ واقعی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننے سے انکار کیا تھا

6- بستی سے مراد گاؤں شہر اور ملک جو بھی ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ان کے باسیوں کی طرف اپنے رسول بھیجتے ہیں جو ان میں سے ہی ہوتے ہیں وہ ان تک ہمارے احکامات پہنچاتے ہیں اور اگر وہ ان احکامات پر عمل نہ کریں تب ہم انہیں برباد کر دیتے ہیں ہم بے انصافی نہیں کرتے کہ ان کی طرف کوئی رسول ہی نہ بھیجا ہو انہیں ہمارے احکام کا علم ہی نہ ہو اور ہم انہیں برباد کر دیں

7- اللہ کے ہاں مراتب اعمال کے مطابق ملیں گے اور اللہ کو سب علم ہے کہ کس کے اعمال کیسے ہیں

8- یعنی اللہ تعالیٰ کسی بھی معاملے میں کسی کا محتاج نہیں وہ خود مالک ہے ہر چیز کا اور جو چاہے کر سکتا ہے اور لوگوں پر رحمت اور کرم اس کی خدائی صفات میں شامل ہیں وہ جو ایسوں کو ڈھیل دے رہا ہے یہ اسی رحمت کی وجہ سے ہے ورنہ اگر وہ چاہے تو کیا نہیں کر سکتا

جس طرح اس نے تمہیں

ایک اور قوم کی نسل سے [9]

اٹھا کھڑا کیا ہوا ہے

134- اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

134- بلاشبہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

وہ آ کر رہے گی [10]

اور نہیں ہو تم

اس سے بچ نکلنے والے [11]

135- قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

135- کہدیں "اے میری قوم والو

تم جو کچھ کر رہے ہو کرتے رہو

میں تو اپنے عمل پر قائم ہوں [12]

عنقریب تم جان لو گے کہ

کون ہے وہ جس کے لئے

آخرت میں بھلائی ہے

ظالم تو ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے" [13]

9- اگر اللہ چاہے تو تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے اسی طرح جس طرح وہ تمہیں لایا ہوا ہے کون روک سکتا ہے اسے ایسا کرنے سے یہ اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہاری بداعمالیوں کے باوجود تمہیں برباد نہیں کیا

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جن وانس سے جس جزا اور سزا کا وعدہ کر رہے ہیں وہ انہیں مل کر رہے گی

11- یعنی تم کسی بھی صورت ہم سے بچ نہیں سکتے

12- اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا کہ کوئی بھی مجھ سے بچ کر نہیں نکل سکتا جو بھی میرے احکام پر عمل نہیں کرے گا وہ کسی صورت سزا سے بچ نہیں سکے گا اب اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ ان اپنی قوم والوں کو خبردار کر دو کہ تم جو کچھ بھی دین حق کی مخالفت میں کر سکتے ہو کر کے دیکھ لو میں تو اللہ کی طرف سے سونپے مشن کو جاری رکھوں گا تم مجھے روک نہیں سکتے اور نہ سزا سے بچ سکو گے

13- ظالم کون ہے؟ وہ جو کسی کا حق مارتا ہے جس کا حق ادا کرنا ہو ادا نہیں کرتا یعنی بے انصافی کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو دین حق کو ◄◄

136- وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

136-اور وہ لوگ اللہ کے لئے مقرر کر دیتے ہیں

اس میں سے

جو وہ زمین سے پیدا کرتا ہے

اور جانوروں میں

ایک حصہ [14]

اور کہتے ہیں "یہ حصہ اللہ کے لئے ہے"

اپنے گمان کے مطابق [15]

"اور یہ ہے ہمارے بنائے شریکوں کے لئے" [16]

پھر جو کچھ ان کے بنائے شریکوں کے لئے ہو

◄◄ قبول نہیں کر رہے وہ میرے حقوق پورے نہیں کر رہے میں سب کا خالق و مالک ہوں میرے احکام پر عمل سب پر فرض ہے جو بھی کوئی یہ فرض ادا نہیں کرتا وہ فلاح نہیں پا سکے گا فلاح وہ حالت ہے جس میں کوئی غم فکر دکھ تکلیف نہ ہو جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرتے اگلی زندگی تو ان کے لئے عذاب ہے ہی اس دنیا کی زندگی میں بھی وہ غم واندوہ اور دکھ سے محفوظ نہیں رہیں گے جیسا کہ اہلِ مکہ اور مشرکین عرب کے ساتھ ہوا تھا

14- یہ مشرکین عرب کے اس باطل عقیدے کا ذکر ہے جس کے تحت وہ اپنے جانوروں میں سے اور پھلوں اور کھیتوں کی پیداوار میں سے کچھ حصہ اللہ کیلئے مقرر کر دیتے تھے اور کچھ حصہ اپنے ٹھہرائے ہوئے اللہ کے شریکوں کی نذر نیاز اور چڑھاوے کے لئے بطور منت مقرر کر دیا کرتے تھے

15- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے جانور اور کھیتوں اور باغوں کی فصلیں پیدا تو ہم کرتے ہیں اور ان میں سے وہ اپنی مرضی کے مطابق ہمارے نام پر جو حصہ مقرر کر دیتے ہیں اور اسے انہوں نے اپنا عقیدہ بنا لیا ہوا ہے اس کا ہم نے انہیں حکم نہیں دیا ہوا یہ ان کا اپنا گھڑا ہوا غلط عقیدہ ہے اللہ کے نام پر کچھ دے دینے کو غلط نہیں کہا جا رہا بلکہ اپنے طور پر عقائد گھڑ لینے اور انہیں اللہ کی ذات سے وابستہ کر دینے کو باطل قرار دیا گیا ہے

16- اللہ کا شریک کون ہے اللہ کے سوا جس بھی کسی سے کوئی امید وابستہ کر لی جائے جس بھی کسی سے ڈر کر اس کے غضب اور غصہ سے بچنے کے لئے اسے خوش کرنے کے خیال سے اس کی تعریف کی جائے اس کے لئے نذر نیاز چڑھاوے اور منتیں مانی جائیں وہ اللہ کا شریک ہے خواہ وہ کوئی زندہ یا مردہ انسان ہو کوئی پتھر لکڑی یا مٹی سے بنایا بت ہو کوئی جن یا شیطان ہو جو بھی ہو وہی انسانوں کی طرف سے اللہ کا ٹھہرایا شریک ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے ہی گھڑے ہوئے عقائد کے مطابق وہ ہماری ہی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے ہمارے علاوہ ان شریکوں کا بھی حصہ مقرر کر دیتے ہیں اور اسے اپنی فلاح کا ذریعہ سمجھتے ہیں جبکہ کائنات کی ہر چیز کے خالق اور مالک تو ہم ہیں اور وہ ہماری ہی پیدا کردہ مخلوق سے وہی خصوصیات وابستہ کر رہے ہیں جو صرف اور صرف ہماری ہیں اس وقت کے عربوں کے اس عمل کے حوالے سے مذمت ایسے عقائد اور اعمال کی جا رہی ہے اور انسانوں کو اللہ کے علاوہ کسی اور کو اس کی خدائی میں شریک بنانے کے انجام سے آگاہ کیا جا رہا ہے

وہ تو اللہ کے حصہ کی طرف نہیں جاتا
اور جو کچھ اللہ کے لئے ہو
وہ ان کے بنائے شریکوں کی طرف جاتا رہتا ہے [17]
وہ کیا ہی بُرے فیصلے کرتے ہیں [18]

137- وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

137- اور ایسے ہی
بہت سے مشرکوں کی نظروں میں
ان کی اولاد کا قتل
پسندیدہ بنا دیا ہے
ان کے بنائے ہوئے شریکوں نے [19]
تا کہ وہ ان کو برباد کر دیں [20]
اور اس لئے کہ
وہ ان کا دین ان کے لئے معمہ بنا دیں [21]
اور اگر اللہ چاہتا
تو وہ ایسا نہ کر سکتے

17- ایک ڈھیری بنا دی اللہ کے نام کی پیداوار کی دوسری ڈھیری بنا دی اپنے بنائے شریکوں کے حصّہ کی پیداوار کی اگر اللہ کے نام کی ڈھیری سے کچھ ان کے شریکوں کے حصّہ میں کسی طرح مل جاتا تو اسے وہ وہیں رہنے دیتے تھے لیکن اگر ان کے اپنے بنائے شریکوں کے حصّہ سے کوئی چیز اللہ کے لئے حصّہ میں مل جاتی تھی تو وہ اسے وہاں سے نکال کر واپس بتوں کی ڈھیری میں ڈال دیتے تھے نام اللہ کا اور عملی ڈر خوف اور محبت اس کے شریکوں سے اللہ سے دوری اور اس کے شریکوں سے قربت کی عملی کوشش اللہ کا حصّہ وہ مسافروں فقیروں اور غریبوں پر خرچ کرتے تھے اور اپنے بنائے اللہ کے شریکوں کا حصّہ ان کے مجاوروں کو پیش کر دیا کرتے تھے

18- ان کا وہ عقیدہ جس کے تحت وہ ایسا کرتے تھے

19- اللہ کی بجائے اپنے ہی بنائے اللہ کے شریکوں سے مشرکوں کی محبت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ مشرک ان کے آستانوں پر اپنی اولاد کو بھی قربان کر دیتے ہیں یہ ان سے ان کی محبت کی وجہ سے ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے انہیں ان کا قرب حاصل ہو جائے گا

20- یعنی اس سے ان کی دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے اور آخرت بھی

21- معمہ کیا؟ یعنی ایسا جس کی سمجھ اور شعور تو انہیں کوئی بھی نہ ہو اس کے باوجود وہ اس پر عمل کرتے رہیں

پس چھوڑ دیں
ان کو اور اس جھوٹ فریب کو
جو وہ گھڑتے ہیں [22]

138- وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾

138- اور وہ کہتے ہیں
"یہ جانور اور زمین کی یہ پیداوار ممنوع ہے
انہیں کوئی نہیں کھا سکتا
مگر وہی جنہیں ہم کھلانا چاہیں"
ان کے اپنے گمان کے مطابق [23]
اور بعض جانور ہیں
جن پر انہوں نے سواری اور بار برداری
حرام کی ہوئی ہے
اور بعض جانوروں پر
وہ اللہ کا نام نہیں لیتے
اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہوئے [24]
سو وہ انہیں ضرور بدلہ دے گا
اس جھوٹ کا جو وہ گھڑتے تھے

139- وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

139- اور وہ کہتے ہیں

22- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہ مشرک جو کچھ کر رہے ہیں انہیں کرنے دیں انہوں نے خود ہی جو جھوٹے عقائد گھڑ رکھے ہیں ان سے چمٹے رہنے دیں اور اپنا مشن جاری رکھیں

23- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک یہ جو کہتے ہیں کہ انکی طرف سے آستانوں، بتوں اور بزرگوں کے نام کی منت کوئی اور نہیں کھا سکتا بلکہ اسی کے لئے وقف ہے جس کی انہوں منت مانی ہوئی ہے اور یہ حکم انہیں ہم نے دیا ہوا ہے یہ ان کا اپنا گھڑا ہوا جھوٹ ہے

24- منت کے بعض جانوروں سے وہ کوئی کام نہیں لیتے تھے اور بعض آستانوں پر جانور ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لینا روا نہیں جانتے تھے اور اسے بھی اللہ کا حکم گمان کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بھی ان کا ہمارے بارے میں گھڑا ہوا جھوٹ ہے

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾

"جو کچھ بھی ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے
وہ ہمارے مردوں کے لئے مخصوص ہے
اور ہماری خواتین پر حرام ہے
اور اگر وہ مرا ہوا ہو
تو اس میں سب حصہ دار ہیں"
سو اللہ انہیں ضرور بدلہ دے گا
ان کی اس غلط بیانی کا[25]
وہ تو بڑی حکمت والا
سب کچھ جاننے والا ہے

140- قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاۗءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع

140- واقعی خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ
جنہوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا
اپنی جہالت کی وجہ سے
بغیر کسی علم کے
اور انہوں نے حرام ٹھہرا لیا
اللہ کے دیئے رزق کو
اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑ کر
بلاشبہ وہ گمراہ ہو گئے
اور نہیں ہوتے تھے وہ ہدایت یافتہ[26]

25- اسی طرح انہوں نے منت اور نذرانے کے جانوروں کے بچوں کا گوشت عورتوں کے لئے حرام قرار دے رکھا تھا اور اسے بھی اللہ کی طرف سے ہی بتایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ اسے بھی ان کا اپنا گھڑا ہوا جھوٹ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کی بھی انہیں سزا دی جائے گی

26- ان مشرکوں کے ان عقائد اور رسوم ورواج کو باطل قرار دینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ گمراہ ہیں وہ راہ ہدایت سے دور ہیں انہوں نے اپنے ہی گھڑے ہوئے جھوٹے عقائد اللہ سے وابستہ کر رکھے ہیں ایسے لوگ دونوں جہانوں میں گھاٹے میں رہنے والے ہیں

17

141- وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾

141- اور وہی ہے

جس نے پروان چڑھائے ہیں باغات[1]

چھتریوں پر چڑھائے ہوئے

اور چھتریوں کے سہاروں کے بغیر[2]

اور کھجور کے درخت اور کھیتیاں

جن میں مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں ہیں

اور زیتون اور انار[3]

ایک دوسرے سے ملتے جلتے

اور ایک دوسرے سے مختلف[4]

کھاؤ ان کے پھل جب وہ پھل لائیں

اور اللہ کا حق ادا کرو

1- اَنْشَاَ کا مطلب ہے پیدا کر کے پرورش کرنا اور درجہ کمال تک پہنچا دینا پروان چڑھا دینا یہ تمہید ہے آگے ان چیزوں میں سے کچھ کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے لئے پیدا کر کے پروان چڑھائی ہیں

2- انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کر کے پروان چڑھائی ہوئی ہیں یہ ان میں سے کچھ کا ذکر ہے اور وہ ہیں باغات جن کا انسان پھل کھاتے ہیں چھتریوں پر چڑھائے سے مراد پھل دینے والے وہ باغ ہیں جو اپنے تنوں پر کھڑے نہیں ہوتے اور انہیں لکڑی وغیرہ کا سہارا دینا ہوتا ہے مثلاً انگور کا باغ جس کی بیلوں کو لکڑی وغیرہ سے چھتریاں بنا کر ان سے سہارا دیا جاتا ہے ایک قسم کے باغ تو یہ ہوئے دوسرے باغ وہ ہیں جن کے درخت اپنے تنوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور انہیں ایسے سہاروں کی ضرورت نہیں ہوتی مطلب یہ کہ ہر قسم کے باغ اللہ ہی نے پروان چڑھائے ہیں کسی اور نے نہیں

3- جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے پیدا کر کے پروان چڑھائی ہیں یہ ان میں سے مزید کا ذکر ہے جن میں کھجور ہے کھیتیاں ہیں جن سے قسم قسم کی کھانے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں

4- ان میں سے کچھ دیکھنے میں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوتی ہیں اور بعض ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہیں لیکن ان سب سے انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ پھل پیدا کرتے ہیں یعنی یہ کمال اور قوت اللہ کی ہی ہے

اس کی کٹائی کے دن [5]
اور فضول ضائع نہ کرو
اللہ تو ہرگز محبوب نہیں رکھتا
فضول ضائع کرنے والوں کو [6]

142- وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾

142- اور چوپایوں میں سے
بوجھ اٹھانے والے اور زمین کو چھونے والے [7]
کھاؤ اس میں سے
جو اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے
اور شیطان کے پیچھے نہ چلو
وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے [8]

5- جب کوئی فصل کاٹو کسی باغ سے پھل اتارو تو اللہ نے اس میں سے جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کیا ہوا ہے وہ اسی روز دیدو یہ فرمانے کے بعد کہ یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہی تمہیں عطاء کی ہوئی ہیں فرمایا کہ ان میں سے اللہ کا مقرر کردہ حصہ ادا کرو اور اس میں تاخیر نہ کرو

6- جو بھی نعمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطاء کی ہے اسے ضائع نہ کرو اس سے جائز ضروریات پوری کرو اپنی بھی اور دوسروں کی بھی کیونکہ جو بھی کوئی چیز ضائع کرتا ہے ضرورت سے بڑھ کر خرچ کرتا ہے وہ لالچ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دوسروں کا حق مارتا ہے

7- یعنی چوپائیوں میں سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے جو جانور پیدا کئے ہیں ان میں سے کچھ بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ کا انسان گوشت کھاتے ہیں زمین کو چھونے والے جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں جنہیں ذبح کر کے کھایا جاتا ہے یہ بھی انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہیں

8- ان چیزوں کے ذکر کے بعد جو اللہ تعالیٰ نے ہی انسانوں کی خوراک کے لئے پیدا کر کے پروان چڑھائی ہیں فرمایا کھاؤ ان میں سے اور شیطان کے پیچھے نہ چلو پہلے فرمایا کہ یہ چیزیں ہم نے پیدا کی ہوئی ہیں پھر فرمایا اس رزق میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہوا ہے پھر فرمایا شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ کیا مطلب ہے اس کا؟ اسلام سے پہلے عربوں نے کھانے کی چیزوں میں سے بعض اپنے اپنے توہمات کی وجہ سے اپنے لئے حرام قرار دی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی ہمارے دیئے رزق کو اپنے آبائی توہمات کی وجہ سے اپنے اوپر حرام قرار دے دیتا ہے وہ اللہ کی راہ کی بجائے شیطان کی راہ پر چل رہا ہے کھانے کی وہ چیزیں پیدا اللہ نے کیں پروان اللہ نے چڑھائیں انسانوں کا رزق انہیں اللہ نے بنایا تو انہیں کوئی اور اپنے یا دوسروں کے لئے حرام کیسے قرار دے سکتا ہے؟ یہ تو شیطانی کام ہے اور انسانوں سے شیطان کی دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں

143- ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

143- یہ آٹھ نر اور مادہ چوپائے ہیں[9]
دو بھیڑوں میں سے اور دو بکریوں میں سے[10]
پوچھئے "کیا دونوں نر حرام کئے گئے ہیں
یا دونوں مادہ؟
یا وہ جو ماداؤں کے پیٹوں میں بند ہیں؟[11]
مجھے یہ علم کی بنیاد پر بتاؤ
اگر تم سچے ہو"[12]

144- وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ

144- اور اونٹوں میں سے دو
اور گائے میں سے دو
پوچھئے "کیا دونوں نر حرام کئے گئے ہیں
یا دونوں مادہ؟
یا وہ جو ماداؤں کے پیٹ میں بند ہیں؟[13]

9- ازواج جمع ہے زوج کی عام طور پر ازواج سے مراد نر اور ماہ کا جوڑ لیا جاتا ہے لیکن زوج کے معنی ہیں ساتھی نر مادہ کا ساتھی ہوتا ہے اور مادہ نر کی ساتھی ہوتی ہے آگے چار جوڑوں کا ذکر آرہا ہے ایک جوڑا بھیڑوں کی نسل سے ایک جوڑا اونٹوں کی نسل سے ایک جوڑا بکریوں کی نسل سے اور ایک جوڑا گائے بیل کی نسل سے اور "ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ" کا ترجمہ آٹھ نر اور مادہ چوپائے کیا گیا ہے جن کا آگے ذکر آرہا ہے

10- یعنی دو بھیڑ کی نسل سے چوپائے ہیں ایک نر اور ایک مادہ اسی طرح دو بکری کی نسل سے چوپائے ہیں ایک نر اور ایک مادہ

11- تو اہم پرستوں کی جہالت اور ان کے شیطانی توہمات کا پول کھولنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان توہم پرستوں سے ذرا یہ تو پوچھوں کہ ان دونوں جوڑوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کسے حرام قرار دیا ہوا ہے؟ دونوں نر حرام ہیں یا دونوں مادہ حرام ہیں؟ یا پھر اگر ان ماداؤں کے پیٹوں میں جو بچے ہیں ان کا کھانا حرام ہے؟

12- یہ بات اپنے آبائی توہمات کے حوالے سے نہیں بلکہ کسی علمی حوالے سے بتاؤ کہ ان میں سے کیا حرام ہے اور کیوں حرام ہے؟ یعنی جو کچھ تم کہتے ہو سچ ہے تو پھر لاؤ اس کو سچ ثابت کرنے کے لئے کوئی علمی اور حقیقی ثبوت اور دلیل

13- چار نر اور مادہ تو بھیڑ اور بکری کی جنس سے ہو گئے آٹھ میں سے باقی چار کا ذکر اب آرہا ہے یعنی ایک جوڑا اونٹ اونٹنی کا اور ایک گائے بیل کا اور ان کے بارے میں بھی وہی سوال ہے کہ بتاؤ تو ان میں سے نر حرام ہیں مادہ حرام ہیں یا ان ماداؤں کے پیٹوں میں جو بچے ہیں وہ حرام ہیں؟

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣٧﴾

کیا اس وقت تم خود وہاں موجود تھے
جب اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟"[14]
تو پھر کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے
جو اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتا ہے
تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے
بغیر کسی علمی سند کے[15]
اللہ تو ہرگز ہدایت نہیں دیا کرتا
ایسے ظالم لوگوں کو

18

145- قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾

145- اے نبی کہہ دیجئے "نہیں پاتا میں اس میں
جو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے
کوئی چیز حرام کی ہوئی
کسی کھانے والے کے لئے
جو اسے کھانا چاہے[1]

14- یعنی جب تمہارے پاس ان جانوروں کے حرام ہونے کا کوئی علمی ثبوت نہیں تو پھر کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے سامنے کھڑے کر کے ان جانوروں کے حرام ہونے کے بارے میں تمہیں بتایا تھا؟ علمی ثبوت سے مراد اس دین کی تعلیمات میں سے کوئی ثبوت لانا ہے جس کے پیروکار ہونے کا وہ دعویٰ کرتے تھے جب ایسا کوئی علمی ثبوت بھی نہیں اور یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ نے خود تمہیں ایسا حکم دیا ہو تو پھر تمہارے اس عقیدے کی تو کوئی بنیاد ہی نہیں پھر تم اس جہالت پر کیوں قائم ہو؟

15- جس کے پاس کوئی علمی ثبوت نہیں کوئی سند نہیں اس کے باوجود وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایسے جھوٹ گھڑتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہی درست ہے وہ بہت بڑا ظالم یعنی بے انصاف ہے

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان تو اہم پرستوں کو بتا دو کہ جن جانوروں کا گوشت تم نے خود ہی اپنے لئے حرام قرار دے لیا ہوا ہے میری طرف اللہ نے جو وحی یعنی کتاب بھیجی ہے اس میں تو ان میں سے اللہ نے کسی کا بھی گوشت کھانا حرام نہیں قرار دیا ہوا جو بھی کوئی کھانا چاہے ان کا گوشت کھائے وہ جانور تو حلال ہیں

مگر وہی جو مردار ہوں [2]

یا بہایا ہوا خون ہو

یا سوئر کا گوشت ہو

بلاشبہ وہ ناپاک ہے

یا وہ جس کا کھانا سخت گناہ ہے

کہ اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو

مگر جو کوئی لاچار ہو جائے [4]

بغیر نافرمانی کے ارادہ کے

اور وہ حد سے نہ بڑھ جائے [5]

تو یقیناً تیرا رب ہے

بخش دینے والا رحم کرنے والا [6]

146- وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

146- اور جن لوگوں نے یہودیت اختیار کی ہے

ہم نے ان پر حرام کر دیا تھا

ہر کُھر والا جانور [7]

اور گائے اور بھیڑ بکری کے گوشت میں سے

ہم نے ان پر حرام کر دی تھیں

2- پھر فرمایا کہ ان حلال جانوروں کا گوشت بھی نہ کھانا: (1) اگر وہ مردہ ہوں (2) وہ خون بھی جائز نہیں جو زخم لگانے سے ذبح کرنے سے یا کسی بھی اور طریقہ سے ان جانوروں سے نکلا ہوا ہو یا نکالا گیا ہو

3- سوئر کا گوشت نہ کھانا چونکہ وہ ناپاک ہے اور وہ بھی جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو

4- اگر کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس کی زندگی خطرہ میں ہو تو وہ ان مذکورہ چیزوں میں سے کچھ کھا سکتا ہے

5- اس اجازت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی ہے کہ وہ مجبوراً کھا رہا ہو اللہ کے احکام کی نافرمانی کے ارادہ سے نہ کھائے اور اتنا ہی کھائے جس سے زندگی بچ جائے اور اللہ کی حدود نہ توڑ دے

6- اس کی مجبوری اور احتیاط کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیں گے کیونکہ اس نے نافرمانی کے ارادہ سے وہ کچھ نہیں کھایا ہوگا

ان کی چربیاں
مگر وہ چربی جو
ان کی پیٹھوں کے اوپر ہو
یا ان کی آنتوں کے اوپر ہو
یا وہ جو ہڈیوں میں ملی ہوئی ہو[8]
ہم نے اس طرح ان کو
ان کی سرکشی کی سزا دی تھی
جبکہ سچ وہی ہے جو ہم بیان کر رہے ہیں[9]

147- فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

147- سو اگر وہ تمہیں جھٹلائیں[10]
تو کہہ دیں کہ
''تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے
اور ہرگز نہیں ٹلے گا اس کا عذاب
مجرم قوم پر سے''[11]

148- سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

148- مشرک کہیں گے
''اگر اللہ چاہتا تو ہم ہرگز اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے

7- وہ چوپائے جن کے کُھر یا سُم ہوتے ہیں جیسے گھوڑا، گدھا اور کھچر وغیرہ اور ان کے کُھر یا سُم ایسے نہیں ہوتے جیسے ہاتھ کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں چونکہ ان کے کُھر یا سُم اس طرح پھٹے ہوئے نہیں ہوتے اس لئے ان کے اوپر جو ناخن کی مانند سخت خول سا ہوتا ہے وہ بھی ایک ہی ہوتا ہے

8- یعنی پشت کے اوپر کی چربی آنتوں پر چڑھی ہوئی چربی اور ہڈیوں میں ملی ہوئی چربی حرام نہیں کی گئی تھی

9- یہ یہودی جو کچھ کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے انہوں نے اپنے لئے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہوا ہے وہ انہوں نے خود کیا ہوا ہے

10- اگر وہ اپنی ضد پر قائم رہیں اور کہیں کہ ہم تو نہیں مانتے

11- تو اے نبی ﷺ انہیں بتا دیں کہ اگرچہ اللہ بہت ہی زیادہ رحم کرنے والا ہے لیکن جو بھی گروہ یا قوم اللہ کے احکام کو نہیں مانے گی اسے اس کے جرم کی سزا ضرور ملے گی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

اور نہ ہمارے آباؤ اجداد ایسا کرتے
اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے"[12]
اسی طرح سے ان لوگوں نے بھی
جو ان سے پہلے ہوتے تھے
اس سچ کو جھٹلایا تھا
یہاں تک کہ انہوں نے چکھ لیا تھا ہمارا عذاب[13]
پوچھیں "کیا ہے تمہارے پاس کوئی علم
پھر نکالو تو وہ ہمیں دکھانے کو؟[14]
نہیں پیروی کر رہے تم
مگر وہم و گمان کی ہی
اور نہیں ہو تم کچھ بھی اور
مگر اندازے لگانے والے ہی"[15]

149- قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

149- ان سے کہو
"اللہ کی دلیل ہی کامل اور محکم ہے[16]

12- یعنی جو جانور ہم نے اپنے اوپر حرام قرار دے رکھے ہیں ہمارے آباواجداد بھی ایسا ہی کرتے ہوتے تھے اگر اللہ کو ہمارا ایسا کرنا پسند نہ ہوتا تو ہم ایسا کیسے کر سکتے تھے؟ وہ تو ہمیں برداشت کر رہا ہے

13- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے پہلے بھی کچھ گروہوں نے ایسی ہی جھوٹی باتوں سے سچ کو جھٹلانے کی کوشش کی تھی یہاں تک کہ انہیں عذاب نے آن پکڑا تھا

14- علم یا سند سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں سے کوئی ثبوت ہے یہودیوں کے پاس بھی کتاب تو تھی (جس میں انہوں نے تبدیلیاں کر لی ہوئی تھیں) اور جو دیگر مشرک تھے ان کا بھی دعویٰ تھا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مذہب پر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے انہیں چیلنج کرنے کو کہا کہ ان سے کہو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو لاؤ دکھاؤ ہمیں اس کی سند کسی کتاب میں سے

15- یعنی ان کے پاس کوئی سند نہیں یہ جو کچھ کر رہے ہیں اپنے وہم و گمان کی بنیاد پر ہی کر رہے ہیں اور جو دعوے کرتے ہیں وہ بھی جھوٹ ہی ہے

16- حق کیا ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اس کا معیار وہی مضبوط دلیل ہے جو اللہ تعالیٰ نے فراہم کر دی ہے

اور اگر وہ چاہتا

تو تم سب کو ہدایت دے دیتا"[17]

150- قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝

150- کہو "لاؤ تو اپنے گواہ

جو گواہی دیں کہ

اللہ نے ہی ان چیزوں کو حرام کیا ہوا ہے"[18]

پھر اگر وہ یہی گواہی دیں

تو تم ان کی گواہی میں شامل نہ ہونا[19]

اور نہ اتفاق کرنا ان لوگوں کی خواہشات سے

جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں

اور جو یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

اور وہ اپنے رب کے ساتھ

دوسروں کو برابر ٹھہراتے ہیں[20]

19

151- قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا

151- کہو "آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں

17- اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو راہ ہدایت پر لے آتا مگر انہیں فہم و شعور دے کر اور خود فیصلہ کرنے کی آزادی دے کر اللہ نے ان پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ حق کو قبول کریں یا نہ کریں

18- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ انہیں کہو کہ تمہارے جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے وہ جانور حرام کئے ہوئے ہیں لاؤ انہیں کہ وہ دکھائیں ہمیں جو بھی کوئی شہادت جو بھی کوئی سند اور ثبوت ہیں وہ رکھتے ہیں

19- اگر کوئی سند اور ثبوت پیش نہ کرنے کے باوجود وہ یہی کہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کے حکم کے مطابق ہی کر رہے ہیں تو ان کے اس دعوے کو ہرگز نہ مان لینا

20- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے احکام پر ایمان نہیں لاتے اور وہ جو ہمارے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ان کی خواہشات میں شامل نہ ہو جانا

تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

وہ پابندیاں جو تمہارے رب نے
تم پر لگائی ہوئی ہیں[1]
یہ کہ
اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ
اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو
اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو
تنگدستی کے خوف سے
تمہیں اور انہیں رزق تو ہم دیتے ہیں
اور نہ قریب جاؤ بے حیائی کے کاموں کے
وہ خواہ بے حیائی کے کھلے کام ہوں
اور خواہ وہ بے حیائی کے پوشیدہ کام ہوں
اور نہ قتل کرو اس جان کو
جسے مارنا اللہ نے حرام کیا ہوا ہے
مگر حق کے ساتھ ہی[2]
یہ ہیں وہ باتیں جن کے بارے میں
اللہ نے تمہیں ہدایت کی ہے
تاکہ تم سمجھ جاؤ

152- وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

152- اور یہ کہ نہ قریب جاؤ یتیم کے مال کے
مگر اس طریقہ سے جو بہت بہتر ہو[3]

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں اللہ کی نازل کردہ کتاب قرآن سے تمہیں بتاتا ہوں کہ اصل میں اللہ نے کیا حرام ہوا ہے اور کس کام کے کرنے کا حکم دیا ہوا ہے آگے ان احکام کی تفصیل ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے

2- اللہ تعالیٰ نے کسی بھی انسان کو مار دینا حرام قرار دیا ہوا ہے مگر حق کے ساتھ یعنی صرف اس شخص کو قتل کر دینا یا مار دینا جائز ہے جس نے کوئی ایسا جرم کیا ہو جس کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا ہو

3- یعنی، گو تم اس کے مال کو کسی سے نفع بخش اور بہتر کاروبار میں لگاؤ جس سے اسے نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو تو اس کی اجازت ہے

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

اس وقت تک کہ
وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچ جائے
اور پورا کرو ناپ کو اور تول کو
انصاف کے ساتھ
ہم کسی جان کو ہرگز نہیں تکلیف دیتے
مگر اس کی طاقت کے مطابق ہی[4]
اور جب تم کوئی بات کہو
تو انصاف کرو[5]
خواہ وہ تمہارا کوئی قریبی ہی ہو[6]
اور اللہ کے عہد کو پورا کرو
یہ ہیں وہ باتیں جن کے بارے میں
اللہ نے تمہیں ہدایت کی ہے[7]
تاکہ تم یاد رکھو

153- وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

153- اور میری مقرر کی ہوئی راہ راست تو یہی ہے[8]
پس اسی پر چلو
اور نہ چلو دوسری راہوں پر[9]

4- جن باتوں کی ہم تمہیں تاکید کر رہے ہیں وہ ایسی نہیں کہ تمہاری طاقت اور دائرہ کار سے باہر ہوں اور تم ان پر عمل ہی نہ کر سکتے ہو ہمارے جو بھی احکام ہیں وہ انسانی عمل و اختیار کے مطابق ہیں

5- معاملات اور احکامات کی تعمیل کے بارے میں درست رائے دو کوئی ڈنڈی نہ مارو

6- خواہ اس معاملے کا تعلق تمہارے کسی قریبی عزیز سے ہی ہو پھر بھی ڈنڈی نہ مارو بلکہ درست رائے دو

7- اللہ پر ایمان سے تم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ پوری کرو پہلے فرمایا کہ ''بات کہو تو انصاف کرو'' پھر فرمایا ''خواہ وہ قریبی ہی ہو'' اور پھر فرمایا کہ ''اور اللہ کا عہد پورا کرو'' یعنی درست رائے دینا اللہ پر ایمان سے عاید ہونے والی ذمہ داریوں میں سے ہے

8- ''میری مقرر کی ہوئی راہ راست تو یہی ہے'' سے مراد کونسی راہ ہے؟ وہ راہ جس کا ذکر ''آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں'' سے شروع ہوا ہے یعنی قرآن میں متعین کی گئی حرام کے بارے میں اور احکام کے بارے میں راہ

9- دوسری راہیں کون سی؟ وہ جن کا پہلے ذکر آیا ہے، وہ راہیں جو یہودیوں عیسائیوں اور مشرکوں نے خود ہی اپنے لئے ایجاد کر لی ہوئی تھیں جن کے بارے میں سند لانے کا چیلنج کیا گیا ہے

وہ تمہیں اللہ کی راہ سے الگ کر دیں گی

یہ ہیں وہ باتیں جن کے بارے میں

اللہ نے تمہیں ہدایت کی ہے

تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو

154- ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾

154-اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی [10]

اپنی نعمت مکمل کرتے ہوئے

ان لوگوں پر جو بھلائی کرتے ہیں [11]

اور ہر چیز کی تفصیل

اور راہ راست دکھانے والی [12]

اور رحمت کا ذریعہ [13]

تا کہ وہ لوگ اپنے رب سے ملاقات پر ایمان لے آئیں

ع ۹ ۶

20

155- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾

155-اور ہم نے یہ جو کتاب نازل کی ہے

یہ بابرکت ہے [1]

پس اس کی پیروی کرو

اور پرہیز گاری اختیار کرو [2]

10-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا حرام ہے اور کیا نہیں حرام یہ تو ہم نے اُس کتاب میں بھی بتایا تھا جو موسیٰ کو دی تھی

11-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُس کتاب میں ہم نے جو احکام دیئے تھے اُن پر عمل کرنے والے نیکوکاروں پر وہ ہمارا کرم تھا۔

12-یعنی اُس کتاب میں اُس وقت کے مطابق اُس کے ماننے والوں کو جس رہنمائی کی ضرورت تھی وہ سب موجود تھی

13-ذریعہ رحمت کیسے؟ مکمل رہنمائی فراہم کر کے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب ہم نے قرآن کریم نازل کیا ہے جو برکتیں اور کامیابیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

2- یعنی اس کتاب قرآن کریم کے احکام پر عمل کرو اور پرہیز گاری کرو پرہیز گاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر عمل سے پہلے سوچو کو وہ اللہ کے احکام کے مطابق ہے؟

156- اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾

تاکہ تم پر رحم کیا جائے[3]

156-اس لیے کہ تم یہ نہ کہو

''وہ کتاب تو

اُن دو گروہوں کے لئے

نازل کی گئی تھی

جو ہم سے پہلے تھے

اور ہمیں تو کچھ خبر نہ تھی کہ

وہ کیا پڑھتے پڑھاتے تھے''[4]

157- اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

157-یا تم یہ کہو

''اگر ہمارے لئے کتاب نازل کی گئی ہوتی

تو ہم ضرور بہت زیادہ

راہ راست پر ہوتے

ان کے مقابلے میں''[5]

پس آ گئی ہے تمہارے پاس روشن دلیل

تمہارے رب کی طرف سے

3- اس کتاب کی پیروی کرو اور پرہیز گاری کرو اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر مہربانی فرمائیں گے یعنی یہ کتاب اللہ کی مہربانی کی طرف رہنمائی کرتی ہے

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب اس کتاب کے آجانے کے بعد کسی کے پاس یہ بہانہ بنانے کا جواز نہیں رہ گیا کہ وہ کہے کہ وہ جو پہلے کتاب نازل کی گئی تھی وہ تو دو مخصوص گروہوں یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے تھی اور ہمیں تو کوئی علم ہی نہیں تھا کہ اس میں کن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور کیا کچھ کرنا چاہئے

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب یہ بہانہ بنانے کا بھی جواز نہیں رہا کہ اگر کوئی کتاب ہماری طرف بھیجی ہوتی تو ہم اس کی تعلیمات پر عمل کرتے اور ان یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں زیادہ راہ راست پر ہوتے چونکہ ہم کسی کتاب کی تعلیمات سے بے خبر تھے اس لئے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں جو ہم نے اپنے طور پر عقائد بنا لئے ہوئے ہیں

اور ہدایت اور رحمت [6]

تو پھر کون بڑا ظالم ہوگا اس شخص سے

جو جھٹلا دے اللہ کے احکام کو

اور ان سے منہ پھیر لے [7]

ہم ضرور بدلہ دیں گے

ان لوگوں کو

جو ہمارے احکام سے

منہ پھیر لیتے ہیں

بدترین سزا

اس کی وجہ سے

جو وہ منہ پھیر لیتے تھے [8]

158- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

158- کیا وہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ

فرشتے ان کے سامنے آجائیں [9]

یا تیرا رب خود آجائے [10]

6- یعنی اس کتاب میں تمہارے لئے ہدایت کی راہ بتادی گئی ہے اور اس راہ پر چلنے والوں کے لئے یہ اللہ کی رحمت ہے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب واضح احکام آجانے کے بعد جو کوئی ان سے منہ پھیر لیتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بہت بڑا ظالم یعنی بے انصافی کرنے والا ہے

8- اب جو کوئی بھی ان احکام پر عمل نہیں کرے گا اسے سخت عذاب دیا جائے گا چونکہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے نازل کیا آخری ضابطہ ہدایت ہے اس لئے یہ حکم کہ جو کوئی اس کی تعلیمات پر عمل نہیں کرے گا اسے سخت ترین عذاب دیا جائے گا قیامت تک کے انسانوں کے لئے ہے

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کے ہم نے اس کتاب قرآن میں سب کچھ بتا دیا ہے اس کے باوجود جو لوگ ایمان نہیں لا رہے کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ فرشتے ان کی جان نکالنے کے لیے سامنے آ کھڑے ہوں تو ایمان لائیں؟

10- یا وہ اس وقت ایمان لائیں گے جب روز جزا انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا اور انہیں اپنے راہ ہدایت پر نہ ہونے کا پتہ چل جائے گا

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝۱۵۸

یا تیرے رب کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو جائیں؟[11]
جس روز تیرے رب کی
بعض نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی
تو نہیں فائدہ دے گا کسی شخص کو
اس کا ایمان لے آنا
اگر وہ اس سے پہلے ایمان نہیں رکھتا تھا[12]
یا اس نے اپنے ایمان کے ذریعے
کوئی نیکی نہیں کمائی ہوئی تھی[13]
تو کہدیں "اچھا تم لوگ انتظار کرو
ہم بھی تو منتظر ہیں"[14]

159- اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۱۵۹

159- جن لوگوں نے اپنے دین کو
ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہوا ہے
اور وہ فرقوں میں بٹ چکے ہیں

11- یا وہ قیامت کی آمد کی نشانیاں دیکھ کر ایمان لائیں

12- یعنی جب ایسی نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی اور انہیں دیکھ کر اگر کوئی ایمان لائے گا تو اسے اس ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا مطلب یہ کہ ایمان وہ ہے جو قرآن اور اس کی تعلیمات پر اب لایا جائے جو کوئی اس کا منکر ہے وہ ایسی نشانیاں دیکھ کر ایمان لائے گا تو بھی وہ اس عذاب سے بچ نہیں سکے گا

13- وہ لوگ جو ایمان تو لے آتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل نہیں کرتے انہیں بھی اس روز عذاب ہی دیا جائے گا یعنی ایمان وہ ہے جو اعمال کو کنٹرول کر لیتا ہے

14- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ایسے منکرین حق سے کہہ دو کہ اگر تم ان چیزوں کے ہی منتظر ہو تو ٹھیک ہے کرو انتظار ہم بھی اس وقت کے منتظر ہیں جب تم اپنی غلطی کا اعتراف کرو گے مگر اس کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا

تُو ان کے کسی عمل کا ذمہ دار نہیں ہے [15]

ان کا معاملہ تو
اللہ کے حوالے ہے
اس وقت وہ انہیں بتا دے گا
جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے [16]

160- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ⑯

160- جو کوئی نیکی لے کر آئے گا
تو اس کے لئے ہے
اس کا دس گنا
اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا
تو نہیں بدلہ دیا جائے گا اس کو
مگر اس برائی کے مطابق
اور ان کے ساتھ
کوئی بے انصافی نہیں کی جائے گی [17]

161- قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑰

161- کہدیں "مجھے تو میرے رب نے
راہِ راست دکھا دی ہے
جو صحیح دین ہے

15- کون لوگ تھے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور فرقہ فرقہ ہو گئے تھے؟ اللہ کا بندوں کی فلاح کے لئے دیا دین ایک وحدت ہے اور جو بھی کوئی دین پر مکمل طور پر عمل نہیں کرتا بعض چیزوں کو مانتا ہے بعض پر عمل کرنے میں اختلاف کرتا ہے وہ اللہ کی طرف سے دیئے دین کی وحدت کو ختم کر دیتا ہے اس جگہ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے اپنے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے اور نئے نئے فرقے بنا لینے کے حوالے سے اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ اس کی باز پرس اللہ تعالیٰ خود کریں گے ایسے سب لوگوں کو دین حق کی وحدت پر اکٹھا کرنا آپ کا فرض نہیں آپ کے ذمہ ان تک اللہ کے احکام پہنچا دینا ہے اور راہ راست کی طرف دعوت دینا ہے

16- اللہ کے حضور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ اللہ کی راہ کو چھوڑ کر کیا کچھ کیا کرتے تھے

17- کوئی انسان جیسی نیکی کرتا ہے اسے اس کی نیکی کا بدلہ دس گنا اجر ملے گا اور برائی کرنے والے کو اس کی برائی کے مطابق سزا دی جائے گی اور اس میں کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں ہوگی

ابراہیم حنیف کا دین[18]
اور وہ شرک کرنے والے میں سے نہیں تھا"

162- قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

162- کہدیں "بلاشبہ میری نماز
اور میری عبادات[19]
اور میرا جینا اور میرا مرنا
اللہ کے لئے ہیں
جو پروردگار ہے سب جہانوں کا

163- لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

163- نہیں ہے اس کا کوئی بھی شریک
اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے
اور میں ہوں سب سے پہلا
سرِ تسلیم خم کردینے والا"[20]

164- قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

164- کہیں "کیا میں اللہ کو چھوڑ کر
کوئی اور رب ڈھونڈوں
جبکہ ہر چیز کا رب تو وہی ہے؟[21]

18- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ قرآن اور دین اسلام پر ایمان نہیں لا رہے انہیں کہہ دیں کہ جس دین کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں یہ وہی دین ہے جس پر حضرت ابراہیم تھے اور یہی سچا دین ہے حنیف کا مطلب ہے سب کی راہوں کو چھوڑ کر اللہ کی راہ پر چلنے والا یعنی راست رو

19- حج اور قربانی وغیرہ

20- پہلے فرمایا کہ ان منکرین کو بتادیں کہ میں تو ابراہیم کے دین پر ہوں پھر فرمایا کہ انہیں بتادیں کہ میری نماز حج قربانی جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہیں اس اللہ کے لئے جو سب جہانوں کا پیدا کرنے والا اور ان سب کی دیکھ بھال کرنے والا ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں اس دین پر عمل کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں پہل کرنے والا میں ہوں یعنی جس دین کی طرف میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں اس کی حقانیت اور دین ابراہیم ہونے پر ایمان لانے کے سوا میرے لئے چارہ ہی نہیں ہے دین حق اس کے سوا اور کوئی نہیں

21- اس وضاحت کے بعد فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ کیا میں سب جہانوں کے پیدا کرنے والے اور انکی پرورش کرنے والے کو چھوڑ کر کوئی اور رب ڈھونڈوں؟ کوئی اور ہے اس جیسا؟ جب کوئی اور اس جیسا ہے ہی نہیں تو جو بھی اس کو چھوڑ کر کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ اللہ کی راہ پر نہیں

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾

اور جو کچھ بھی کوئی شخص کماتا ہے
اس کا ذمہ دار وہی ہے
اور نہیں اٹھاتا
کوئی بوجھ اٹھانے والا
کسی دوسرے کا بوجھ [22]
پھر تمہارے رب کی طرف ہے
تمہاری سب کی واپسی
اس وقت وہ تمہیں بتا دے گا
ان چیزوں کی حقیقت
جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے"[23]

165- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾ ع

165- اور وہی ہے
جس نے تمہیں
زمین میں خلیفہ بنایا ہوا ہے
اور اس نے بلند اٹھایا ہوا ہے
تم میں سے بعض کو اوپر بعض کے
مراتب میں [24]

الانعام ع ١٧

22- جو بھی کوئی شخص کوئی نیکی یا برائی کماتا ہے اس کا بدلہ اسی کو ملے گا اور کوئی دوسرا کسی کے عمل کا ذمہ دار نہیں ہوگا اگر کسی نے کوئی برا عمل کیا ہے تو اس کی سزا اسے ملے گی اور اسے ہی ملے گی یہ نہیں ہوگا جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پھانسی چڑھ کر ان سب کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے نہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام اور نہ کوئی اور کسی کے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکتا

23- یعنی جو کوئی نہیں مانتا کہ ہر کسی کو اپنے گناہوں کا اجر ملے گا اور اس بارے میں جھگڑا کرتا ہے جب وہ اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا جہاں سب کو پیش کیا جاتا ہے جب اسے اللہ تعالیٰ اس غلط عقیدے کی سزا دیں گے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کا یہ عقیدہ باطل ہے

24- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جس اللہ کے حضور ان سب کو پیش ہونا ہے اور اپنے اپنے اعمال کی جزا پانا ہے وہ وہی ہے جس نے انسانوں کو زمین پر چیزوں کا وارث بنایا ہوا ہے اور بعض کو دوسروں کے مقابلے میں مال و دولت جاہ و جلال کے حوالے سے بلند دنیاوی مرتبے دیئے ہوئے ہیں

تا کہ وہ آزمائے تمہیں
ان نعمتوں میں
جو اس نے تمہیں دی ہوئی ہیں [25]

بلاشبہ تیرا رب
سزا دینے میں جلدی کیا کرتا ہے
اور یقیناً وہ ہے
بخش دینے والا
رحم کرنے والا [26]

25-یعنی یہ جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر چیزوں کا وارث بنایا ہوا ہے بلند مرتبے عطاء کئے ہوئے ہیں یہ سب تمہاری آزمائش ہیں کہ تم انہیں پا کر ان کے عطاء کرنے والے کا شکر ادا کرتے ہو یا نہیں مطلب یہ کہ جس بھی کسی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی نعمت سے نوازا ہوا ہے اسے اس کے لئے اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ کیسے؟ دین حق پر ایمان لا کر اور اللہ کی راہ پر چل کر

26-جو سب جہانوں کا رب ہے وہ دین حق سے روگردانی کرنے والوں اس میں تفرقہ پیدا کرنے والوں اللہ کی نعمتوں کے لئے اس کا شکر ادا نہ کرنے والوں کو ان کے گناہوں کی سزا دینے پر قادر ہے اور اس سزا سے کوئی کسی کو بچانے والا نہیں اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق ان گناہوں کی سزا دیتے ہیں لیکن اگر کوئی توبہ کرلے اور توبہ کے بعد ان گناہوں کو ترک کر دے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر کے اس کے توبہ سے پہلے کے گناہ بخش دینے اور اس پر رحم کرنے والے ہیں

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 206 آیات اور 24 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- الٓمّٓصٓ ۚ ①

2- كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ②

1- الٓمّٓصٓ

2- یہ وہ کتاب ہے جو تیری طرف بھیجی گئی ہے
سو تیرے دل میں اس سے
ہرگز کوئی تنگی نہ پیدا ہو جائے [1]
یہ اس لیے ہے [2]
کہ تو اس کے ذریعے ڈرائے
اور یہ مومنوں کے لئے یاد دہانی ہے

3- اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③

3- لوگو! اس کی پیروی کرو
جو کچھ تمہارے رب نے
تمہاری طرف بھیجا ہے
اور ہرگز نہ پیروی کرو
اپنے رب کو چھوڑ کر
دوسرے آقاؤں کی [3]
مگر تم لوگ نصیحت کم ہی مانتے ہو [4]

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں جو احکام ہیں اور جنہیں لوگوں تک پہنچانے کا ہم نے تمہیں مشن سونپا ہے اس کے بارے میں جو مشرک اور کافر کہتے ہیں اس سے اپنے دل میں تنگی اور کوئی جھجک نہ محسوس کریں اس مشن کی کامیابی کے بارے میں پریشان نہ ہوں

2- یہ کتاب اس لئے بھیجی گئی ہے

3- اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا کارساز اور آقا مان کر اس کے پیچھے نہ چلو

4- کون لوگ؟ وہ منکر اور مشرک جنہیں راہ راست دکھائی جا رہی ہے

4- وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤

4- اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو
تباہ کر دیا تھا
سو آن لیا تھا ان کو
ہمارے عذاب نے اچانک [5]
رات کے وقت
یا دن کو جب وہ لوگ آرام کر رہے ہوتے تھے [6]

5- فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥

5- اور نہیں ہوتی تھی ان لوگوں کی کوئی پکار
جب آن لیتا تھا ان کو
ہمارا عذاب [7]
مگر وہ یہی کہتے تھے "بے شک ہم ہی ظالم تھے" [8]

6- فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦

6- سو ہم ضرور پوچھیں گے ان لوگوں سے
جن کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا
اور ہم ضرور پوچھیں گے
پیغام لے جانے والوں سے [9]

5- وہ بستیاں کیوں تباہ کر دی گئی تھیں؟ کیونکہ ان کے باسیوں نے بھی ہمارے احکام پر عمل کرنے کی بجائے باطل ولیوں کی پیروی نہیں چھوڑی تھی

6- وہ لوگ غافل اور بے پرواہ تھے اور ہم نے کسی پر رات کے وقت عذاب نازل کیا تھا اور کسی بستی پر دوپہر کو

7- یعنی اس وقت ان سب نے خود اعلان کر دیا تھا کہ ان پر عذاب ان کی طرف سے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کے سبب ہی آیا ہے

8- ظالم کے معنی ہیں حق ادا نہ کرنے والا، کسی کا حق نہ دینے والا اس وقت انہوں نے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ اللہ کے حقوق باطل ولیوں کو دینے کی بے انصافی کرتے رہے ہیں

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روز حساب ہم ان سب قوموں سے جن کے لیے ہم نے کسی رسول کے ذریعے ضابطۂ عمل بھیجا تھا پوچھیں گے کہ تم نے اس پیغام پر عمل کیوں نہیں کیا تھا؟ اور وہ رسول جو وہ پیغام لے کر ان کی طرف گئے تھے وہ گواہی کے لیے وہاں موجود ہوں گے

7- فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧

7- پھر ہم ضرور بتادیں گے انہیں وہ سب
اپنے علم کے ذریعے
اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے [10]

8- وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨

8- اور اس روز ٹھیک ٹھیک وزن ہوگا [11]
پس جس کسی کا پلڑا بھاری ہوگا [12]
تو ایسے لوگ ہیں
جو فلاح پائیں گے

9- وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩

9- اور جس کسی کا پلڑا ہلکا ہوگا
تو یہ ہیں وہ لوگ
جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا ہوگا
ہماری آیات کے ساتھ ظلم کر کے [13]

10- وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ ع ١٠ ٨

10- اور ہم نے تمہیں زمین میں آباد کیا ہے [14]
اور ہم نے تمہارے لئے فراہم کئے ہیں

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تو ہر چیز سے ہر وقت باخبر ہیں کسی نے کب کیا کیا تھا ہمیں سب علم ہوتا ہے اپنے اس علم کے ذریعے ہم ان خطا کاروں کو سب کچھ بتادیں گے کہ انہوں نے کب کیا اور کیوں کیا تھا رسول گواہی دیں گے اللہ تعالیٰ خود سب کچھ بتادیں گے تو بچ سکے گا کوئی بھی خطا کار سزا سے؟ ہرگز نہیں

11- لوگوں کے اعمال کا وزن

12- جس کسی کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا

13- یعنی جو لوگ ہمارے احکام کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرتے ہیں ان کے اس جرم کی وجہ سے ان کے گناہوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور وہ سزا پائیں گے

14- اللہ تعالیٰ انسانوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس زمین پر جو کچھ بھی ہے جس پر تم فخر اور غرور کرتے ہو وہ ہم نے ہی تمہیں دیا ہوا ہے

اس میں زندگی کے وسائل

مگر تم لوگ بہت ہی تھوڑا شکر ادا کرتے ہو [15]

2

11- وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪

11- حالانکہ ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا

پھر ہم نے تمہاری شکل وصورت بنائی تھی

پھر ہم نے فرشتوں سے کہا تھا

"تم آدم کے لئے جھک جاؤ" [1]

پس وہ جھک گئے تھے

سوائے ابلیس کے

وہ جھک جانے والوں میں سے نہیں تھا

12- قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫

12- پوچھا "تجھے کس چیز نے روکا ہے

جھک جانے سے

جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟"

اس نے کہا "میں اس سے بہتر ہوں

تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہوا ہے

اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے" [2]

13- قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ⑬

13- کہا "تو نکل جا یہاں سے

تجھے کوئی حق نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے [3]

15- تم ہمارے ان انعامات کے لیے ہمارا بہت ہی تھوڑا شکر ادا کرتے ہو یعنی ہمارے احکام پر کم ہی عمل کرتے ہو

1- دیکھیں سورۃ بقرہ کی آیات 30 سے 38 تک اور متعلقہ حاشیہ

2- فخر کس پر کیا تھا ابلیس نے؟ اس پر کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے مٹی کی اصلیت کو آگ کی اصلیت یا Purity سے کم تر سمجھ کر شیطان نے اپنے pure مادۂ تخلیق سے ہونے کی وجہ سے اپنے کو برتر قرار دیا تھا

سونکل جا

14- قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- اس نے کہا ”مجھے اس دن تک ڈھیل دے دیں
جب سب لوگ پھر سے اُٹھائے جائیں“[5]

15- قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۵﴾

15- کہا ”تو تجھے ڈھیل ہے“

16- قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾

16- ابلیس نے کہا ”اس لئے جو تو نے مجھے
مایوس کر دیا ہے[6]
میں ضرور بیٹھوں گا
ان کے لئے گھات لگا کر
تیری راہ راست میں[7]

17- ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾

17- اور میں ان کو ضرور آن لوں گا
ان کے سامنے سے
اور ان کے پیچھے سے
اور ان کے دائیں سے

3- تو نے اپنے کو آدم یا دوسروں سے برتر قرار دے کر جو تکبر کیا ہے تجھے کیا حق تھا کہ تو ایسا تکبر کرے؟ تیرے تکبر سے ظاہر ہو گیا ہے تو یہاں رہنے کے قابل نہیں

4- یعنی ان میں سے ہے جنہیں ذلت ہی راس آتی ہے

5- قیامت تک

6- یعنی میری خواہش نہیں پوری ہونے دی میں نے اپنے بارے میں جو تصور قائم کیا ہوا تھا اور تیری مخلوق میں جو مقام و مرتبہ حاصل کرنے کا خواہاں تھا وہ تو اب مجھے مل نہیں سکتا

7- چونکہ میں تو مردود ہو ہی گیا ہوں اب میں اولاد آدم کو اس راہ سے بھٹکانے کی کوشش کروں گا جو تو نے ان کے لئے متعین کی ہو گی

اوران کے بائیں سے
اورتونہیں پائے گا ان میں سے اکثر کو
شکر کرنے والے"[8]

18- قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

18- کہا "نکل جا یہاں سے
ذلیل اور دھتکارا ہوا
جس بھی کسی نے تیری پیروی کی
ان میں سے
تو میں ضرور بھر دوں گا دوزخ کو
تم سب سے[9]

19- وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

19- اور اے آدم تم اور تمہاری بیوی اسی باغ میں رہو
اور کھاؤ جہاں سے جو چاہو[10]
اور اس درخت کے قریب ہرگز نہ جانا
کہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے"

20- فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا

20- سو شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا
تاکہ ظاہر کر دے ان کے لئے

8- میں ان کو ہر طرح سے ورغلاؤں گا اور ان میں سے بہت سے تیرا شکر تک ادا نہیں کریں گے آیت نمبر 10 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے انسانوں ہم نے تمہیں زمین کا باسی یا مالک بنایا ہے تمہیں زندگی کے وسائل دیئے ہیں پھر بھی تم میری ان نعمتوں کے لیے بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو تخلیق آدم ابلیس کو مردود قرار دینے، اس کی ڈھیل دینے کی درخواست کی تفصیل بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا ہے کہ ایسا کرنے والے تو ابلیس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں

9- تم سب سے یعنی تیرے پیروکاروں اور تجھے سب کو میں دوزخ میں ڈال دوں گا

10- وہ باغ کونسا تھا اور اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ساتھی کو کس درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا؟ دیکھیں سورہ بقرہ آیات 30 تا 38 اور متعلقہ حواشی

عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ
اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

ان دونوں کی شرم گاہیں
جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں[11]
اور اس نے کہا تھا "نہیں روکا تمہیں اس درخت سے
تمہارے رب نے
مگر اس لیے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ
یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ"

21- وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾

21- اور اس نے ان دونوں کے سامنے قسم اُٹھائی تھی
"میں تو تمہارا سچا خیر خواہ ہوں"

22- فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا
عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾

22- سو اس نے ان دونوں کو پستی میں دھکیل دیا تھا
دھوکہ دے کر[12]
پھر جب ان دونوں نے
اس درخت کا ذائقہ چکھا
تو ان دونوں کے سامنے
ان کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں
اور وہ دونوں اپنے اوپر
باغ کے درختوں کے پتے چپکانے لگے
اور اُن کے رب نے ان سے کہا
"کیا میں نے نہیں منع کیا تھا

11- حضرت آدم اور ان کی ساتھی کے لیے وہ تربیتی مرحلہ تھا احکامِ الٰہی کی پابندی کی تربیت کے اس مرحلے میں وہ شیطان کے جال میں پھنس گئے تو ان کے جسموں کے پوشیدہ حصے برہنہ ہو گئے

12- مقام و مرتبہ کی بلندی سے پستی کی راہ پر ڈال دیا بلندی کا مقام وہ تھا جہاں اللہ کے احکام کی پابندی کی جا رہی تھی ان احکام کی خلاف ورزی سے انسان کی پستی کا سفر شروع ہو گیا

تم دونوں کو
اس درخت کے قریب جانے سے؟
اور تم دونوں کو نہیں بتایا تھا کہ
شیطان تو تم دونوں کا کھلا کھلا دشمن ہے؟"[13]

23- قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

23- انہوں نے کہا "اے ہمارے رب
ہم نے تو اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے
اور اگر تو نے ہم سے درگزر نہ کیا
اور ہم پر رحم نہ کیا
تو ہم تو تباہ ہو جائیں گے"

24- قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

24- کہا "اُتر جاؤ
تم ایک دوسرے کے دشمن ہو
اور تمہارے لئے ہے
ٹھکانا اور متاع زندگی زمین میں
ایک وقت تک"

25- قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع

25- کہا "تم کو وہیں جینا ہے اور وہیں پر مرنا ہے
اور تم اسی میں سے نکالے جاؤ گے"[14]

13- تمہاری یہ شرمساری اور بے بسی شیطان کی چال میں پھنس جانے کی وجہ سے ہے اور میں نے تمہیں خبردار کر دیا ہوا تھا کہ اس سے ہوشیار رہنا کہ اس کی تم سے دشمنی میں کوئی شک و شبہ نہیں یعنی آلِ آدم اس کے باوجود بھی اپنے ماں باپ کی مانند شیطان سے ہوشیار اور خبردار نہیں رہتی

14- قیامت کو بھی (اسی) زمین سے اُٹھائے جاؤ گے

3

26- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶

26- اے بنی آدم ہم نے تم پر
لباس نازل کر دیا ہوا ہے
تا کہ وہ تمہاری شرم گاہیں ڈھانپے
اور زیب و زینت بن جائے
جبکہ تقویٰ کا لباس
اس سے بہت بہتر لباس ہے[1]
یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے
تا کہ لوگ نصیحت حاصل کرو

27- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷

27- اے بنی آدم شیطان ہرگز تم کو
فتنے میں نہ ڈال دے
اسی طرح جیسے اس نے نکلوایا تھا
تمہارے ماں باپ کو جنت سے
اس نے ان کے اوپر سے
ان کے لباس اُتروا دیئے تھے
تا کہ ان دونوں کو
ان کی شرم گاہیں دکھا دے
وہ تو تمہیں دیکھتا رہتا ہے
وہ اور اس کا قبیلہ بھی[2]

1- لباس کی تیسری قسم ہے تقویٰ یعنی ہر وقت اپنے قلب و شعور میں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کے انجام کو یاد رکھنا اور کسی بھی خلاف ورزی سے بچے رہنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ نے ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنے کے اس عمل کو سب سے اچھا لباس قرار دیا ہے جو انسان کو جسم اور قلب و روح کی برہنگی کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے

2- شیطان اور اس کے پیروکار راہ راست پر چلنے والوں کو پھنسانے اور ورغلانے کے لیے ایسے ایسے مقامات پر گھات لگائے بیٹھے ◄◄

ایسی جگہ سے
جہاں سے تم ان کو دیکھ نہیں سکتے
ہم نے بنا دیا ہے
شیطانوں کو
ان لوگوں کے دوست
جو ایمان نہیں لاتے[3]

28- وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

28- اور جب وہ کوئی بے حیائی کرتے ہیں
تو کہتے ہیں ''ہم نے اپنے باپ دادا کو
اسی طریقہ پر پایا ہے
اور ایسا کرنے کا حکم ہمیں اللہ نے دیا ہوا ہے''[4]
کہہ دیں ''اللہ تو ہرگز بے حیائی کا حکم نہیں دیتا

◄◄ رہتے ہیں کہ تم ان کی اصلیت کو نہیں پہچان سکتے وہ دنیاوی اقتدار، اختیار، طاقت، مال و دولت اور مقام و مرتبہ کے کئی مورچوں سے تمہیں ورغلانے کے لیے سکیمیں بناتے اور چلاتے رہتے ہیں اسی طرح کے خوشنما منصوبے پیش کرتے ہیں جیسے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ساتھی کو دھوکہ دینے کے لیے پیش کیے تھے اپنے کو اسی طرح اہل ایمان کے ہمدرد اور خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں جس طرح شیطان نے اس وقت اپنے کو ظاہر کیا تھا

3- یعنی جو لوگ ہمارے احکام پر عمل نہیں کرتے وہ شیطان کو اپنا ولی اور دوست سمجھ کر اس کی پیروی کیا کرتے ہیں ''ہم نے شیطانوں کو ان کے دوست بنا دیا ہے'' سے مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے کی جو آزادی دے رکھی ہے اس کے غلط استعمال کے سبب وہ شیطانوں کے پیچھے چلتے ہیں

4- شیطانوں کی پیروی کرنے والے اپنے بے حیائی کے کاموں کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد چونکہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں اس لیے وہ ان کی پیروی کر رہے ہیں اور اس طرح جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ کے حکم کے مطابق کر رہے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد کیسے اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کر سکتے تھے؟ یہاں اشارہ قبل اسلام کے عربوں کے کپڑے اتار کر کعبہ کا طواف کرنے کے طریقہ اور عقیدہ کی طرف بھی ہے کیونکہ وہ یہی کہا کرتے تھے کہ یہ ان کے آباؤ اجداد کا طریقہ ہے اور وہ ایسا اللہ کے حکم پر ہی کیا کرتے تھے

كيا تم اللہ کے بارے میں وہ چیز کہتے ہو
جس کے بارے میں تم کچھ جانتے ہی نہیں؟"[5]

29- قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾

29- کہدیں "میرے رب نے حکم دیا ہے
عدل وانصاف کا[6]
اور یہ کہ
تم اپنے چہرے مکمل طور پر اسی کی طرف قائم رکھو
جب بھی اور جہاں بھی تم عبادت کرو[7]
اور اسے پکارو
اپنا دین اسی کے لیے خالص کر کے[8]
جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا
اسی طرح تم لوٹو گے[9]

30- فَرِیْقًا هَدٰی وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

30- ایک فریق کو اس نے ہدایت دے دی ہے
اور ایک فریق پر
گمراہی ثابت ہوگئی ہے[10]
انہوں نے تو
شیطانوں کو اپنے کارساز بنالیا ہے
اللہ کو چھوڑ کر

5- تم جو ایسا کہتے ہو یہ کسی علم اور سند کے بغیر کہتے ہو اور اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہو تمہارا یہ عمل اور عقیدہ شیطانی ہے
6- عقیدے اور عمل میں عدل وانصاف پر قائم ہو جاؤ
7- ہر عبادت میں اپنے قلب وروح کو اللہ ہی کے لیے وقف رکھو اللہ کے سوا کسی اور کی طرف تمہارا دھیان بھی نہ جائے
8- یعنی تمہاری عبادت اور دین صرف اللہ ہی کے لیے ہوں
9- قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے تو اسی کے حضور پیش کیے جاؤ گے جس نے تمہیں پیدا کیا ہوا ہے
10- ان کی گمراہی میں کچھ بھی شک نہیں

اور وہ خیال کرتے ہیں
کہ وہ ہدایت کی راہ پر ہیں"[11]

31- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾

31- "اے بنی آدم پہن لیا کرو اپنے لباس
ہر عبادت کے وقت[12]
اور کھاؤ اور پیو
اور اسراف نہ کرو[13]
بلاشبہ اللہ
اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"[14]

4

32- قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣٢﴾

32- کہیے "کس نے حرام کر دیا ہے
اس زینت کو
جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہوئی ہے
اور پاکیزہ رزق کو؟"[1]
کہہ دیں "یہ چیزیں اہل ایمان کے لیے ہیں

11- اپنی اس گمراہی کے باوجود وہ اپنے کو ہی راہ راست پر سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ شیطان اور اس کے قبیلہ والوں کے فریب میں جو آچکے ہیں

12- یعنی طواف کعبہ کے وقت بھی لباس میں ہی رہو اشارہ دور جاہلیت کے اسی عقیدہ و عمل کی طرف ہے کہ قریش مکہ کے کپڑوں میں ہی طواف کیا جاسکتا ہے اگر بیرون مکہ سے آئے کسی مرد عورت کا مکہ میں کوئی ایسا تعلق والا نہ ہو جو انہیں طواف کے لیے اپنے پاس سے لباس اودھار دیدے یا باہر سے آئے ہوئے طواف کے لیے مکہ کے قریش سے کرایہ پر لباس نہ لے سکیں تو وہ برہنہ طواف کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ اور عمل کو باطل قرار دے دیا ہے

13- برہنہ طواف کعبہ کے علاوہ قبل اسلام حج کے دنوں میں مکہ آنے والے کھانا کم کھاتے تھے اور کوئی چکنائی استعمال نہیں کیا کرتے تھے اسے بھی انہوں نے عقیدہ بنالیا ہوا تھا اللہ تعالیٰ ان کے اس عقیدہ کو بھی باطل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کھاؤ پیو مگر اعتدال کے ساتھ نہ ہی کم کھاؤ اور نہ ہی حد سے نکل جاؤ کہ اللہ کی نعمتوں کو ضائع کرو اعتدال اور توازن قائم رکھو

14- اللہ تعالیٰ نے اعتدال اور توازن کو اپنا پسندیدہ اصول قرار دے دیا ہے

1- یعنی کوئی انہیں حرام قرار نہیں دے سکتا سیاق و سباق وہی ہے جو لباس اُتار کر طواف کعبہ کرنے اور حج کے دنوں میں بعض چیزوں کے نہ کھانے کا ہے زینت سے مراد شان و شوکت دکھانے کا لباس نہیں بلکہ برہنگی ڈھانپنے والے فرحت بخش لباس کو زینت کہا گیا ہے

اس دنیا کی زندگی میں
اور قیامت کے دن انہی کے لیے
مخصوص ہوں گی۔"[2]
ہم اسی طرح تفصیل سے احکام بیان کرتے ہیں
ان لوگوں کے لئے
جو صاحبِ علم ہیں

33- قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾

33- کہیے "میرے رب نے تو حرام کئے ہیں
بے حیائی کے کام
وہ جو ظاہری ہیں
اور وہ جو پوشیدہ ہیں
اور ہر گناہ[3]
اور ناحق زیادتی
اور یہ کہ
تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ
ان چیزوں کو جن کے بارے میں
اس نے کوئی بھی سند نہیں بھیجی
اور یہ کہ
تم وابستہ کرو اللہ سے
کوئی ایسی بات
جس کے بارے میں تمہیں کوئی علم نہیں۔"[4]

2- آنے والی زندگی میں زیب و زینت کا فرحت بخش لباس اور اعلیٰ خوراک صرف اہل ایمان کے لیے ہی ہیں
3- گناہ سے مراد ہر وہ کام ہے جو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی ہو ایسے سب کام بھی حرام ہیں
4- اللہ تعالیٰ سے بے بنیاد باتیں وابستہ نہ کرو

34- وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾

34- اور ہر امت کے لئے ایک میعاد مقرر ہے[5]
سو جب آجاتا ہے اس کے لئے مقررہ وقت
وہ نہیں تاخیر کر سکتے اس میں
ایک ساعت کی بھی
اور نہ ہی وہ اس میں کچھ بھی جلدی کر سکتے ہیں

35- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾

35- اے اولادِ آدم
اگر آئیں تمہارے پاس رسول
تم میں سے
جو بیان کریں تمہارے لئے
میرے احکام
تو جو کوئی تقویٰ اختیار کرلے
اور اپنی اصلاح کرلے
تو نہیں ہے ایسوں کے لئے کوئی خوف
اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

36- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾

36- اور وہ لوگ جو
جھٹلائیں ہماری آیات کو
اور ان کے بارے میں تکبر کریں
وہ لوگ جہنمی ہیں
وہ ہمیشہ ہی اسی میں رہیں گے

37- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ

37- تو پھر کون ہے اس شخص سے بڑا ظالم
جو اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑتا ہے؟

5 ہر قوم کی دنیاوی زندگی کی میعاد مقرر ہے

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

یا اس کی آیات کو جھٹلاتا ہے؟
ایسے لوگوں کو
لوح محفوظ میں لکھا ان کا حصہ [6]
ملتا رہے گا
حتّٰی کہ
جب پہنچیں گے ان کے پاس
ہمارے بھیجے ہوئے
ان کی روحیں قبض کرنے کو
وہ پوچھیں گے "کہاں ہیں وہ
جن کو تم پکارتے ہوتے تھے
اللہ کو چھوڑ کر؟" [7]
وہ کہیں گے "وہ سب ہی ہم سے کھو گئے ہیں"
اور وہ اپنے خلاف خود گواہی دیں گے
کہ واقعی وہ تو کافر ہوتے تھے [8]

38- قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ

38- اللہ کہے گا "جاؤ شامل ہو جاؤ ان جماعتوں میں
جو تم سے پہلے آگ میں پہنچ چکی ہیں
جنوں کی اور انسانوں کی"

6- ایسے ظالموں کو بھی اس دنیا میں تو وہ کچھ ملتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں ان کے لیے لکھ دیا ہوا ہے

7- وہ فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم اللہ کے سوا پوجا کیا کرتے تھے؟ یعنی بلاؤ انہیں کہ وہ اب تمہاری مدد کریں جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہوتا تھا

8- وہ جواب دیں گے کہ وہ تو اب ہمیں کہیں دکھائی ہی نہیں دے رہے وہ تو کہیں گم ہو گئے ہیں اور اس طرح وہ خود ہی ان کے معبود اور پیر و مرشد نہ ہونے کا اعلان کر کے اپنے کافر ہونے کی گواہی دیں گے

قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

جب بھی داخل ہوگی کوئی نئی جماعت
تو وہ اپنی بہن پر لعنت کرے گی[9]
حتّٰی کہ
جب وہ سب اس میں اکٹھے ہو جائیں گے
تو کہیں گے ان میں سے بعد میں آنے والے
اپنے سے پہلے والوں کے متعلق
"اے ہمارے رب
یہ ہیں وہ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا
پس ان کو دگنا عذاب دے
آگ سے"[10]
اللہ کہے گا "سب کے لیے دگنا عذاب ہے
مگر تم اس کو جانتے نہیں"[11]

39- وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۵

39- اور کہیں گے ان میں سے پہلے والے
اپنے بعد میں آنے والوں سے
"تمہیں کونسی ہم پر کوئی فضیلت ہوتی تھی[12]

9- بعد میں آنے والے اپنے جیسے پہلے والوں پر لعنت کریں گے۔ کیوں لعنت کریں گے؟ اس لیے کہ تمہاری پیروی کی وجہ سے ہم یہاں دوزخ میں ڈال دیئے گئے ہیں

10- بعد میں آنے والے یعنی پیروکار اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ ہم نے ان کی پیروی کی وجہ سے آپ کے احکام پر عمل نہیں کیا تھا اس لئے انہیں ہم سے دگنا آگ کا عذاب دیں کہ انہوں نے خود بھی آپ کے احکام کو ٹھکرایا اور ہمیں بھی ان پر عمل سے روکا تھا

11- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم سب کے لئے دگنا عذاب ہے پہلے والوں کے لئے بھی اور بعد والوں کے لئے بھی جو اپنے کفر کی ذمہ داری پہلے والوں پر ڈال کر ان کے لئے دگنے عذاب کی درخواست کر رہے ہیں اگر پہلے والوں نے خود اللہ کے احکام کو جھٹلایا تھا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے سے روکا تھا تو بعد والے بھی تو ایسا ہی کرتے رہے ہیں مگر وہ یہ نہیں سمجھ رہے کہ انہوں نے خود بھی تو کفر کے ساتھ دوسروں کو اللہ کے احکام پر عمل سے روک کر پہلے والوں جیسا ہی کفر کیا ہوا ہے

پس چکھو تم عذاب
اس کے لئے جو تم کیا کرتے تھے"

5

40- اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

40- واقعی جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں
اور ان کے مقابلے میں تکبر کرتے ہیں[1]
ہرگز نہیں کھولے جائیں گے
ان کے لئے آسمانوں کے دروازے
اور نہیں داخل ہوں گے وہ جنت میں
یہاں تک کہ
اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے[2]
اور ہم اسی طرح مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں

41- لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

41- ان کے لئے دوزخ کا بچھاونا ہے
اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا
اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں[3]

42- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- اور جو لوگ ایمان لے آئے
اور انہوں نے اچھے عمل کئے
نہیں ڈالتے ہم کسی جان پر ذمہ داری

12- یعنی جو کچھ ہم کرتے رہے ہیں تم بھی تو وہی دونوں جرم کرتے رہے ہو تم نے بھی کفر کیا اور تم نے بھی دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا اب اس کا عذاب چکھو گویا پیروی کرنے والے اور وہ جن کی پیروی کی جائے یکساں سزا پائیں گے

1- جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی بجائے تکبر اور غرور سے کام لیتے ہیں

2- یعنی کبھی نہیں کھولے جائیں گے

3- ظالم یا بے انصاف وہ جو بھی کوئی حق کو تسلیم کرنے میں ڈنڈی مارتا ہے اور اللہ کے حقوق کسی اور کو دیتا ہے

مگر اس کی استطاعت کے مطابق ہی [4]
ایسے لوگ اہل جنت ہیں
وہ ہمیشہ ہی اسی میں رہیں گے

43- وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

43- اور ہم نکال دیں گے
جو کچھ بھی کوئی ان کے سینوں میں
بغض اور کینہ ہوگا [5]
ان باغوں میں نہریں بہتی ہیں
اور وہ کہیں گے "تعریف جو بھی ہے اللہ ہی کیلئے ہے
جس نے ہمیں اس کی راہ بتائی
اور ہم یہ راہ پا لینے والے نہیں تھے
اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا [6]
یقیناً آئے تھے
ہمارے رب کی طرف سے رسول
سچائی لیکر" [7]
اور ان کو آواز دی جائے گی
"یہ ہے وہ جنت

4- مطلب یہ ہے کہ ہم نے انسانوں کے لئے جو راہ راست متعین کی ہے اس پر چلنا اور ہمارے احکام کی پابندی کرنا کسی کے لیے بھی دشوار نہیں ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے ہم ان کی ضرورتوں اور صلاحیتوں سے آگاہ ہیں اور اُن کی فلاح کے لئے جو احکام یا آیات نازل کی گئی ہیں ان پر عمل کرنا آسان ہے دشوار نہیں

5- یعنی وہاں یاد ماضی کا بھی کوئی عذاب نہیں ہوگا ہم دنیا میں پیش آئی زیادتیوں اور مشکلات کی سب تلخ یادیں ان کے دلوں سے دھو دیں گے اور وہ سب وہاں اپنے کو خوشی کی انتہائی بلندیوں پر محسوس کریں گے

6- اس حالت کو حاصل کر لینے کو وہ اللہ کی عنایت قرار دیں گے کہ اس نے انہیں اس راہ کی طرف رہنمائی کی اور اس راہ پر چل کر وہ جنت میں پہنچ گئے ہیں اگر اللہ تعالیٰ انہیں یہ راہ نہ دکھاتے تو وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو پاتے

جس کے تم وارث بنائے گئے ہو
اس کے بدلے میں
جو کچھ تم کیا کرتے تھے"[8]

44- وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

44- اور اہل جنت آواز دیں گے
اہل دوزخ کو
"ہم نے تو
اس وعدے کو سچا پایا ہے
جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا
کیا تم نے بھی ان وعدوں کو
جو تمہارے رب نے تم سے کئے تھے
سچا پایا ہے؟"
وہ کہیں گے "ہاں"[9]
پھر ایک اعلان کرنے والا
ان کے درمیان اعلان کرے گا
"ان ظالموں کے لئے اللہ کی لعنت ہے

45- الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

45- جو روکتے تھے دوسروں کو اللہ کی راہ سے
اور اس راہ میں کوئی خامی ڈھونڈتے تھے
اور وہ آخرت کا انکار کرتے ہوتے تھے"[10]

7- وہ راہ ہدایت کیا تھی؟ وہ جو اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعے انہیں بتائی تھی
8- انہیں آگاہ کیا جائے گا کہ یہ جنت جس کی ملکیت تمہیں حاصل ہو رہی ہے یہ تمہارے نیک اعمال کی وجہ سے ہے.
9- یعنی وہ اپنے غلط راہ پر ہونے کا اعتراف کرلیں گے
10- جو لوگ دوزخ میں اپنے غلط راہ پر ہونے کا اعتراف کریں گے ان کے ظلم یا بے انصافی کے تین اسباب بیان کیے گئے ہیں (1) وہ ◀◀

46- وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾

46- اور ان کے درمیان پردہ ہوگا
اور اس کی بلندیوں پر کچھ لوگ ہوں گے [11]
جو سب کو ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے
اور وہ اہل جنت کو آواز دیں گے "تم پر سلامتی ہو"
وہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے
مگر وہ اس کی خواہش رکھتے ہیں [12]

47- وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ع ٨ ١٢

47- اور جب ان کی نگاہیں
دوزخیوں کی طرف پھیری جائیں گی
وہ کہیں گے "اے ہمارے رب
ہمیں ان ظالموں میں شامل نہ کرنا" [13]

◀◀ دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے (2) اس کے لیے وہ اس راہ میں جس کی طرف اللہ کے رسول انہیں دعوت دیتے تھے نقائص ڈھونڈتے تھے اور لوگوں کو غلط باتیں بتا کر اللہ کی راہ سے روکا کرتے تھے (3) جب انہیں کہا جاتا تھا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو روز قیامت تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا تو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے تھے آواز لگانے والا کہے گا کہ جو بھی کوئی ایسا کرتا تھا اس پر اللہ کی لعنت ہے یعنی وہ ہمیشہ اللہ کے کرم سے محروم رہے گا اس کی نعمتوں سے اسے کوئی حصہ نہیں ملے گا

11- جنت اور دوزخ ایک تو ہو نہیں سکتے کوئی چیز انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنے والی تو ہوگی اور وہ اونچی بھی ہوگی اسی اونچی چیز کو اعراف کہا جاسکتا ہے وہ بلند چیز دیوار یا درمیانی خطہ جس کے ایک طرف دوزخ اور اہل دوزخ ہوں گے اور دوسری طرف جنت اور اہل جنت ہوں گے کچھ خواتین و حضرات اس بلندی پر بھی ہوں گے۔ وہ کون ہوں گے؟ وہ جن کے دلوں میں جنت کی طلب ہوگی مگر ان کے دنیاوی اعمال نے انہیں جنت کے باسی بنایا ہوگا نہ دوزخ کے۔ کیوں؟ بعض اہل علم کے مطابق ان کی نیکیاں اور برائیاں برابر برابر ہوں گی جبکہ بعض دیگر کے قریب وہ ایسے لوگ ہوں گے جو حق کو پہچانتے ہوئے بھی اس سے الگ رہے ہوں گے لیکن جو بھی کوئی حق کو پہچانتا ہو اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ اس سے الگ رہ سکتا ہے؟ بہرحال سبب جو بھی ہو وہ خواتین و حضرات جنت اور دوزخ کو ایک دوسرے سے الگ کرنے والی اس بلندی پر ہوں گے

12- اس بلندی سے وہ اہل جنت کو پہچان لیں گے اور انہیں اسلام علیکم کہیں گے

13- پھر جب وہ اہل دوزخ کی حالت دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ ہمیں ان کے ساتھ شامل نہ کر دینا

6

48- وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

48- اور آواز دیں گے اہل اعراف
ان لوگوں کو جنہیں وہ انکی علامتوں سے
پہچانتے ہوں گے
اور کہیں گے "تمہارے تو کچھ بھی کام نہیں آئے
تمہارے بنائے جتھے
اور وہ جو تم تکبر کیا کرتے تھے[1]

49- اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾

49- دیکھو تو کیا یہ وہی لوگ نہیں
جن کے بارے میں تم قسمیں اُٹھاتے ہوتے تھے
کہ اللہ ہرگز انہیں
اپنی کسی رحمت سے نہیں نوازے گا؟[2]
ان سے تو کہہ دیا گیا ہے
"جنت میں داخل ہو جاؤ

1- جو خواتین و حضرات اعراف کی بلندی سے اہل جنت اور اہل دوزخ کے حال کو دیکھ رہے ہوں گے وہ اُن دوزخیوں سے پوچھیں گے جنہیں وہ جانتے ہوں گے کہ تم نے دنیا میں جو جتھے بنائے ہوئے تھے اور دولت کے ڈھیر جمع کر رکھے تھے اور وہ جو تم اپنی دولت اور مقام و مرتبہ کا غرور اور تکبر کیا کرتے تھے وہ تو تمہارے کسی بھی کام نہیں آئے یعنی کسی کے مال و دولت اور مقام و مرتبہ اسے دوزخ سے بچا نہیں سکیں گے

2- اہل اعراف ان دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ جو لوگ ہم جنت میں دیکھ رہے ہیں کیا یہ وہی نہیں جن کے بارے میں تم قسمیں اُٹھا اُٹھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر تو اللہ تعالیٰ کبھی اپنی رحمت نہیں کریں گے مطلب یہ کہ جن مسلمانوں کے پاس دنیاوی مال و متاع وافر نہیں اور کافر اور اہل کتاب جن کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر واقعی وہ اللہ کی طرف سے متعین کی گئی راہ ہدایت پر ہوتے تو اللہ انہیں اسی طرح محتاج رہنے دیتا؟ اور اپنے مال و دولت کو اپنے راہ راست پر ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آخرت میں بھی اللہ کے اکرام کے حقدار ہم ہی ہوں گے وہ جھوٹ کہتے ہیں وہ اہل نار ہیں اور جنت میں اہل ایمان ہی ہوں گے

نہیں ہے تمہارے لیے کوئی خوف
اور نہ ہی تم غمگین ہوگے"[3]

50- وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۵۰﴾

50- اور پکاریں گے اہل دوزخ اہل جنت کو
"ہم پر کچھ پانی پھینک دو
یا اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے
اس میں سے کچھ دے دو"[4]
وہ کہیں گے "اللہ نے تو حرام کر دی ہیں
یہ دونوں چیزیں اُن کافروں کے لئے

51- اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

51- جنہوں نے اپنے دین کو
کھیل اور تماشہ بنالیا تھا
اور جنہیں دنیا کی زندگی نے[5]
دھوکے میں ڈال دیا تھا
اور فرمایا ہے "آج ہم انہیں
اسی طرح بھلا دیں گے
جیسے انہوں نے بھلا دیا تھا
اپنے اس دن کی پیشی کو[6]
اور وہ ہماری آیات کا
انکار کرتے ہوتے تھے"

3- اہل اعراف ان سے کہیں گے کہ دیکھو تو انہیں تو جنت میں داخل کر دیا گیا ہے اور ان کو وہاں نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ غم اور تم خود دوزخ میں پہنچ گئے ہو

4- اہل دوزخ اہل جنت سے پانی اور کھانے کو کچھ مانگیں گے اور اہل بنت انہیں جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کافروں پر حرام قرار دے دیئے ہیں

5- کن پر حرام کر دیئے ہیں؟ یہ ہے ان کا حال وہ جن کا دین کے بارے میں رویہ ایسا ہے جیسے کہ یہ بھی کوئی کھیل تماشہ ہو وہ اس دین کی اصلیت کو جاننے اور اس کا شعور حاصل کر کے اس کے احکام کو اپنی عملی زندگی میں رہنماء بنانے کی بجائے اس دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں

6- اس روز ہمارے حضور پیش ہو کر اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینے کو بھولے ہوئے تھے

52- وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

52- اور ہم نے ان تک ایسی کتاب پہنچا دی ہے
جسے ہم نے علم کے ذریعے[7]
تفصیل سے بیان کیا ہے
اور وہ رہنما اور رحمت ہے[8]
ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں

53- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع

53- کیا یہ لوگ اس کے علاوہ کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ
وہ انجام ہی سامنے آجائے جس کی یہ کتاب خبر دیتی ہے؟
اور جس روز وہ انجام سامنے آجائے گا
وہی لوگ جنہوں نے
اس وقت تک اسے بھلا دیا ہوا تھا
کہیں گے "بلاشبہ ہمارے رب کے رسول
حق لے کر آئے تھے[9]
تو کیا اب ہمارے لیے ہیں کوئی سفارشی
جو ہماری سفارش کریں؟
یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے
تاکہ ہم عمل کریں
اس کے برخلاف

ع ٦ ١٣

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کتاب قرآن اُتاری ہے اس میں احکام اور انجام سب کچھ پوری وضاحت سے بتا دیا گیا ہے کہ کس عمل کا کیا نتیجہ ہوگا اور کیا بدلہ دیا جائے گا

8- یہ کتاب رہنمائی کرتی ہے اور جو کوئی اس رہنمائی پر عمل کرتا ہے اس پر اللہ کی رحمتوں کا ذریعہ ہے

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وقت انجام سامنے آجائے گا اس وقت سب انکار کرنے والے اس کتاب پر ایمان لے آئیں گے مگر تب نہ ان کا ایمان قبول کیا جائے گا نہ انہیں اس سزا سے نجات مل سکے گی

جو کچھ ہم کیا کرتے تھے"[10]

انہوں نے گھاٹے میں ڈال دیا

اپنی جانوں کو

اور کھو گئے ان سے

وہ سارے جھوٹ

جو وہ گھڑا کرتے تھے

7

54- اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾

54- تمہارا رب تو وہ اللہ ہے
جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین
چھ یوم میں[1]
اور وہ قائم ہے[2]
اپنی قوت کاملہ کے تخت پر

10- جب کوئی راہ نجات نہیں ہوگی تو وہ خواہش کریں گے کہ ایسا ہی ہو جائے کہ ہمیں واپس دنیا میں بھیج دیا جائے تا کہ ہم نے جو کھیل تماشے کو ہی دین بنالیا ہوا تھا اس کی بجائے قرآن کے احکام پر عمل کر کے فلاح حاصل کر سکیں

1- یہاں "یوم" سے مراد وہ دن نہیں جو سورج کے طلوع وغروب کے پیمانے کے مطابق "یوم" کہلاتا ہے سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کے رب کے نزدیک ایک یوم تمہاری گنتی کے اعتبار سے ہزار سال کا ہے (آیت 47) سورۃ معارج میں ہے "اور جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایک یوم میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے (آیت 4) عربی زبان میں "یوم" کا مطلب وقت کی ایک مقدار ہے جو کم سے کم ایک لمحہ بھی ہو سکتی ہے اور غیر محدود وقت بھی ہو سکتی ہے جسے انگریزی میں Eternity کہا جاتا ہے لیکن عام طور پر "یوم" کا ترجمہ دن کیا جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے زمین و آسمان پیدا کرنے کے وقت اور عمل کے بارے میں انسانی ذہن میں غلط تاثر پیدا ہو سکتا ہے اس لیے یہ یاد رکھنا لازم ہے کہ چھ "یوم" سے مراد وہ دن نہیں جو ہفتہ میں سات ہوتے ہیں بعض اہل علم اس سے مراد چھ مراحل بھی لیتے ہیں مگر اصل بات یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کتنے وقت میں پیدا کیے ہیں اصل حقیقت جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں یہ ہے کہ آسمان اور زمین ہم نے ہی پیدا کیے ہوئے ہیں کسی اور کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں .

2- "ثُمَّ" کا ترجمہ عام طور پر "پھر" کیا جاتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے چھ یوم میں آسمان اور زمین پیدا کیے پھر ان کا نظام چلانے کے لیے اپنے تخت پر قائم ہو گئے" اگر ایسا ہے تو کیا آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا کوئی تخت نہیں ہوتا تھا؟ جہاں ایک ہی واقعہ کے بیان کے درمیان "ثُمَّ" آتا ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت 29 میں آیا ہے وہاں اس کا مطلب "اور" ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہی آسمان و زمین پیدا کیے ہوئے ہیں اور ان کا نظم بھی ہم ہی چلا رہے ہیں اور اس نظم کو چلانے کی قوت کاملہ کی اتھارٹی ہمارے ہی پاس ہے

وہ ڈھانپ دیتا ہے دن کو رات سے [3]
اور وہ دن کا جلد آنا مانگتی رہتی ہے
اور سوج اور چاند اور ستارے
اس کے حکم کے پابند ہیں [4]
یاد رکھو! اسی کے لئے ہے
پیدا کرنا اور حکم دینا [5]
اللہ بہت ہی برکت والا ہے
جو پروردگار ہے سب جہانوں کا

55- اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾

55- اپنے رب کو پکارو
عاجزی سے اور خفیہ خفیہ
وہ تو ہرگز پسند نہیں کرتا
حد سے گزر جانے والوں کو

56- وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

56- اور نہ فساد پھلاؤ زمین میں
اس کی اصلاح کے بعد [6]

3- رات دن کو اندھیرے کا لباس پہناتی ہے اور اس کے ساتھ ہی دن کے پھر سے طلوع ہو جانے کی خواہش کرنے لگتی ہے مطلب یہ کہ دن اور رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے کے نظم میں کبھی کوئی خرابی نہیں آتی

4- یعنی سورج، چاند اور ستارے بھی اللہ ہی نے پیدا کیے ہوئے ہیں اور اس کے حکم سے ایک نظم کے پابند ہیں

5- ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور اس کے بارے میں کوئی حکم دینے والا اللہ ہی ہے کوئی اور نہ تو کوئی چیز پیدا کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے نظم کا پابند بنا سکتا ہے

6- ''زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ'' اس سے مراد کیا ہے؟ یہ کہ اللہ نے زمین پر زندگی گزارنے کے لئے تمہیں جو ضابطہ دیا ہے اس کی مخالفت نہ کرو اللہ کے احکام کی پابندی کرو اور کوئی خلاف ورزی کر کے فساد نہ پھیلاؤ کائنات کے نظم میں دوسروں کے شریک ہونے کے دعووں کے ذریعے زمین پر نظریاتی فساد نہ پھیلاؤ

اور اللہ کو پکارو
خوف سے اور طمع سے [7]
اللہ کی رحمت تو
نیکوکاروں کے قریب ہے

57- وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷

57- اور وہی ہے جو بھیجتا ہے
خوشخبری دینے والی ہوائیں
اپنی رحمت سے پہلے
یہاں تک کہ جب وہ اُٹھا لاتی ہیں بھاری بادل [8]
تو ہم انہیں چلاتے ہیں
مردہ زمین کی طرف
اور ہم نازل کرتے ہیں اس سے پانی
اور نکالتے ہیں اس کے ذریعے سے
ہر طرح کے پھل
اس طرح ہم مُردوں کو
حالتِ موت سے نکال دیتے ہیں
تاکہ تم یاد رکھو [9]

7- خوف سے یعنی اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے ڈرتے رہو اور اس کی رحمت کی اُمید رکھو

8- یعنی باران رحمت کی خوشخبری دینے والی ہوائیں جو بادلوں کے آگے چلتی ہیں اللہ ہی بھیجتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے مظاہر بیان فرماتے ہیں کہ کس طرح ان ہواؤں کے پیچھے پیچھے بارش سے لدے بادل آتے ہیں اور کس طرح مردہ ہو چکی زمینوں پر بارش سے ان کے اندر سے نباتات نکل آتی ہے

9- کیا یاد رکھو؟ یہ کہ اللہ ہر مُردہ چیز کو اس کی مردہ حالت سے نکال سکتا ہے اور روز قیامت مردہ انسانوں کو بھی ایسے ہی زندہ کر دے گا

58- وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ع ۵ ۱۳

58- اور اچھی زمین کے اندر سے روئیدگی نکل آتی ہے
اس کے رب کے حکم سے
اور جو زمین خراب ہو
نہیں نکلتی اس سے روئیدگی
مگر خراب ہی
ہم اسی طریقہ سے اپنی نشانیاں
کئی طرح سے ظاہر کرتے ہیں
ان لوگوں کے لیے جو شکر کرتے ہیں

8

59- لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

59- ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا
تو اس نے کہا تھا "اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو
نہیں ہے تمہارے لیے کوئی بھی معبود
سوائے اس کے
میں تو ڈرتا ہوں تم پر یومِ عظیم کے عذاب سے"[1]

60- قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

60- اس کی قوم کے سرداروں نے کہا
"ہم تو تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں"[2]

61- قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

61- اس نے کہا "اے میری قوم والو
مجھ میں کوئی بھی گمراہی نہیں
بلکہ میں تو رب العالمین کا بھیجا رسول ہوں

1- "يَوْمٍ عَظِيْمٍ" سے مراد قیامت کا دن ہے جب سب کا حساب ہوگا حضرت نوح نے اپنی قوم کے اعمال دیکھ کر انہیں کہا تھا کہ ایک اللہ کی ہی عبادت کرو جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں کیونکہ جو کچھ تم کر رہے ہو اسے دیکھتے ہوئے میں ڈرتا ہوں کہ اس روز تمہیں سزا ہو جائے گی

2 اس کے جواب میں ان کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہمیں تو تم گمراہ معلوم ہوتے ہو۔ کیوں؟ کہ تم ہمیں اس راہ کو چھوڑ دینے کو کہتے ہو جس پر ہمارے آباؤ اجداد ہوتے تھے۔ جب بھی اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا تو اس کو جھٹلانے میں سب سے آگے وہاں کے سردار اور با اثر لوگ ہی ہوتے تھے جن کا ان قوموں اور معاشروں پر جبر ہوتا تھا

62- اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

62- میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں
اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں
اور میں اپنے رب کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں
جو تم نہیں جانتے

63- اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

63- کیا تمہیں اس پر تعجب ہے
کہ تمہارے پاس
تمہارے رب کی طرف سے نصیحت
تم میں سے ایک آدمی کے ذریعے آئی ہے[3]
اس لئے کہ وہ تمہیں ڈرائے
اور تم برائیوں سے بچو
اور تا کہ تم پر رحم کیا جائے؟"[4]

64- فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ ع

64- مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تھا
اور ہم نے انہیں اور ان لوگوں کو
جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے
بچا لیا تھا
اور ہم نے غرق کر دیا تھا ان لوگوں کو
جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا
بلاشبہ وہ تو اندھے لوگ تھے

ع ۷ ۱۵

3- کیا تمہیں اس لئے یقین نہیں آ رہا کہ اللہ نے مجھے یعنی تم میں سے ہی ایک فرد کو اپنا رسول مقرر کر دیا ہے؟

4- اللہ کی طرف سے سونپے مشن کے حضرت نوح علیہ السلام انہیں تین مقاصد بتاتے ہیں (1) یہ کہ انہیں خبردار کر دیا جائے کہ اگر تم اپنی روش اور باطل عقائد پر قائم رہے تو روز قیامت پکڑے جاؤ گے (2) تا کہ تمہارے اعمال اللہ کے احکام کے طابع ہو جائیں یعنی تم تقویٰ اختیار کر لو اور ہر عمل سے پہلے سوچو کہ اس سے اللہ کے ہاں گرفت تو نہیں ہو گی (3) اگر تم ایسا کرو گے تو تم اللہ کی رحمت کے حقدار ہو جاؤ گے یعنی تمہیں یوم عظیم عذاب نہیں ہو گا

9

65- وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾

65- اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو
اس نے کہا "اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو
نہیں ہے تمہارے لیے کوئی بھی معبود
سوائے اس کے
تو کیا پھر تم ڈرو گے نہیں؟"[1]

66- قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

66- اس کی قوم کے سرداروں نے
جو اس کو ماننے سے انکاری تھے
کہا "ہم تو دیکھتے ہیں کہ
تم کم عقلی میں مبتلا ہو[2]
اور ہم تو واقعی تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں"

67- قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

67- اس نے کہا "اے میری قوم والو
مجھ میں کوئی کم عقلی نہیں
بلکہ میں تو رب العالمین کا رسول ہوں

68- اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾

68- میں تو تمہیں
اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں
اور میں تمہارے لیے امین ناصح ہوں[3]

69- اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ

69- کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو
کہ تمہارے پاس
تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

1- یعنی معبود تو صرف اللہ ہی ہے تم اس سے ڈر کر اپنے ان بنائے معبودوں کو چھوڑو گے نہیں؟
2- تم ہمارے طریقے کی جو مخالفت کر رہے ہو یہ تمہاری کم عقلی کا ثبوت ہے
3- امین کا مطلب ہے امانت کی حفاظت کرنے والا مطلب یہ کہ اللہ نے مجھے تمہارے لیے جو پیغام دیا ہے وہ میں اسی طرح تم تک پہنچا رہا ہوں اور میں تمہیں وہی نصیحت کر رہا ہو جس کے کرنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے

فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾

تم میں سے ہی ایک آدمی کے ذریعے آئی ہے
تاکہ وہ تمہیں ڈرائے؟
اور یاد کرو جب اس نے تمہیں
جانشین بنادیا تھا
نوح کی قوم کے بعد[4]
اور اس نے بڑھادی
تمہاری تعداد اور قوت[5]
سو یاد کرو اللہ کے انعامات
تاکہ تم فلاح پاؤ"[6]

70- قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾

70- انہوں نے کہا "کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ
ہم صرف اللہ کی ہی عبادت کریں
اور انہیں چھوڑ دیں جن کی
ہمارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے؟
تو لے آ ہم پر وہ عذاب
جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے
اگر تو سچا ہے تو"[7]

4- نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد تمہیں مرتبہ عطاء کیا

5- باقیوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد میں بھی اضافہ کر دیا تھا اور تمہیں طاقتور بھی بنا دیا

6- اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین پر جو مرتبہ اور قوت دیئے ہیں وہ تم پر انعامات ہیں انہیں یاد کرو کہ وہ تمہیں کس نے دیئے ہیں وہ سب کچھ تو تمہیں اللہ نے دیا ہوا ہے اس لیے صرف اسی کی ہی عبادت کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو سکے فلاح وہ حالت ہے جس میں کوئی بھی دکھ غم اور فکر نہ ہو کسی بھی قسم کا

7- اگر تو سچ کہتا ہے کہ ہم نے ان معبودوں کی عبادت نہ چھوڑی تو اللہ ہمیں سزا دے گا تو لے آ وہ عذاب ہم تو نہیں چھوڑتے ان کو

71- قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

71- اس نے کہا ''تمہارے رب کا عذاب
اور غضب تو تم پر آچکا ہے[8]
کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں
جھگڑتے ہو
جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے
رکھ لیے ہوئے ہیں
اللہ نے نہیں نازل کی
جن کے بارے میں کوئی بھی دلیل؟[9]
سو تم لوگ انتظار کرو
میں تمہارے ساتھ ہوں
انتظار کرنے والوں میں''[10]

72- فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع ۹ ۸ ۱۶

72- اور ہم نے بچا لیا تھا اس کو
اور انہیں جو اس کے ساتھ تھے
اپنی رحمت سے[11]
اور ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی تھی

8- حضرت ہود علیہ السلام ان کافروں سے کہتے ہیں کہ ایک عذاب میں تو تم پہلے ہی مبتلا ہو۔ وہ کونسا عذاب تھا؟ بت پرستی اور بے حیائی جس میں وہ مبتلا تھے حضرت ہود علیہ السلام کہتے ہیں کہ یہ بھی تو تم پر ایک عذاب ہی ہے

9- تم جھگڑتے ہو کہ فلاں بھی معبود ہے اور فلاں بھی یہ معبود تو تم نے اور تمہارے اجداد نے خود اپنے لئے بنا لئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ان میں سے کسی کے معبود یا معبودیت میں حصہ دار ہونے کی کوئی دلیل یا سند نہیں بھیجی ہوئی

10- تم جو کہتے ہو کہ لے آؤ ہم پر عذاب تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں دیکھا جائے گا سچا کون ہے یعنی وہ عذاب آکر رہے گا

11- پھر جب اس قوم پر اللہ کی طرف سے عذاب آگیا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے کرم سے حضرت ہود اور ان کے ساتھیوں یعنی اہل ایمان کو بچا لیا تھا

جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا[12]
اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے

10

73- وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

73- اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو[1]
اس نے کہا "اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی
نہیں ہے تمہارے لیے کوئی بھی معبود
مگر وہی
آ چکی ہے تمہارے پاس واضح دلیل
تمہارے رب کی طرف سے
یہ اونٹنی اللہ کی ہے
جو تمہارے لیے ایک نشانی ہے[2]
پس چھوڑ دو اسے کہ
چرتی پھرے اللہ کی زمین میں
اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا
کہ آن پکڑے گا تمہیں دردناک عذاب[3]

12- جڑ کاٹ دی یعنی نام و نشان مٹا دیا۔ کیسے؟ ریت کے زبردست طوفان کے ذریعے جو سات راتیں اور آٹھ دن بغیر کسی وقفہ کے جاری رہا تھا

1- بھائی یعنی جوان کی قوم سے ہی تھا قوم ثمود کے مسکن وادی القریٰ میں تھے جو حجاز اور شام کے درمیان ہے

2- کونسی نشانی؟ ایک اونٹنی اللہ کی اس لیے کہ وہ کسی انسان کی ملکیت نہیں تھی اور انسانوں کی آزمائش کے طور پر بھیجی گئی تھی کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اس سے سلوک کرتے ہیں یا نہیں

3- حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں کہا کہ یہ اونٹنی جہاں چاہے چرتی پھرے کوئی اس کو وہاں سے نہ نکالے اور نہ اسے کوئی نقصان پہنچائے اگر اسے نقصان پہنچاؤ گے تو اللہ کا عذاب تمہیں آن پکڑے گا

74- وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

74- اور یاد کرو
کہ اس نے تمہیں جانشین بنا دیا
عاد کے بعد
اور تمہیں زمین میں آباد کر دیا[4]
تم بناتے ہو اس کے میدانوں میں محلات
اور تم پہاڑوں میں گھر تراش لیتے ہو[5]
سو یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو
اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ
فسادی بن کر"

75- قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

75- اس کی قوم کے ان سرداروں نے
جو تکبر کیا کرتے تھے
ان لوگوں سے کہا
جنہیں وہ کمزور اور حقیر سمجھتے تھے
اور جو ایمان لا چکے تھے
"کیا تمہیں یقین ہے کہ واقعی صالح[6]
اپنے رب کی طرف سے رسول ہے؟"

4- اللہ کے اس کرم کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں قوم عاد کے بعد زمین پر مضبوطی سے آباد کر دیا ہے اور سب وسائل پر تمہیں قبضہ حاصل ہے

5- تم پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں بھی اپنے لیے گھر بنا لیتے ہو

6- اس قوم کے جابر سرداروں نے اپنے جاہ و مرتبہ کے غرور اور تکبر میں اللہ کے احکام کو ماننے سے انکار کر دیا اور جو غریب اور عام لوگ ایمان لے آئے تھے ان سے پوچھا کہ تم کیوں صالح کے پیچھے چل پڑے ہو؟ وہ جو کہتا ہے کہ مجھے رب نے اس دعوت کا مشن سونپ کر بھیجا ہے تمہیں کیسے یقین آ گیا ہے کہ وہ سچ ہی کہتا ہے؟ مطلب یہ کہ ہم جو تمہارے سردار ہیں ہمیں تو اس پر یقین نہیں تم نے کیسے صالح علیہ السلام کو اللہ کا نبی مان لیا ہے؟

76- قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾

انہوں نے کہا ”بلاشبہ ہم تو اس پر
جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے
ایمان رکھتے ہیں“

76- تکبر کرنے والوں نے
کہا ”ہم تو اس چیز کا
جس پر تم ایمان لائے ہو
انکار کرتے ہیں“

77- فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

77- سو انہوں نے
اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں[7]
اور انہوں نے سرکشی کی اپنے رب کے حکم سے
اور کہا ”اے صالح لے آ ہم پر وہ عذاب
جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے
اگر تو واقعی پیغمبروں میں سے ہے؟“[8]

78- فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

78- تو آن پکڑا تھا انہیں زلزلہ نے
اور انہوں نے صبح کی تھی
اپنے گھروں میں
اوندھے منہ گرے پڑے ہوئے[9]

7- قدیم زمانہ کے عرب اونٹ یا اونٹنی کے پاؤں کی اور اس کی ٹانگوں کی نالیاں کاٹ دیتے تھے جس سے وہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا تھا اور نڈھال ہو کر گر پڑتا تھا اس طرح وہ اسے بہت تکلیف پہنچا کر ذبح یا ہلاک کیا کرتے تھے یہاں کونچیں کاٹنے سے مراد اس طریقہ سے ہلاک کر دینا ہے

8- حضرت صالح علیہ السلام نے کہا تھا کہ اس اونٹنی کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچانا انہوں نے اس ظالمانہ طریقہ سے اسے ہلاک کر کے کہا کہ ہم نے تو ایسا کر دیا ہے تم کہتے تھے اس سے اللہ کا عذاب آجائے گا تو پھر اگر تو واقعی اللہ کا نبی ہے تو لے آ ہم پر وہ عذاب

79- فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

79- اور اس نے ان کو چھوڑ دیا تھا
اور کہا تھا "اے میری قوم والو
میں نے تو اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا
میں نے تمہیں نصیحت کی
مگر تم تو نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے"

80- وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

80- اور یاد کرو لُوط کو[10]
جب اس نے اپنی قوم سے
کہا تھا "کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو
جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے بھی نہیں کی؟

81- اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

81- تم تو مردوں کے پاس جاتے ہو
شہوت رانی کے لیے
عورتوں کو چھوڑ کر
ہاں! بلکہ تم تو وہ لوگ ہو
جو حد سے نکل جانے والے ہیں"

82- وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾

82- اور نہیں تھا کوئی جواب
ان کی قوم کے پاس

9- اللہ نے اس قوم کو زبردست زلزلہ سے برباد کر دیا "انہوں نے اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے پڑے صبح کی" کا مطلب ہے کہ صبح ہوئی تو وہ ان محلات اور گھروں میں اوندھے منہ مرے پڑے تھے اور حضرت صالح علیہ السلام نے زلزلہ سے پہلے وہ جگہ چھوڑ دی ہوئی تھی

10- حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور انہیں اردن اور بیت المقدس کے درمیان آباد ایک قوم کی اصلاح کا مشن سونپ کر بھیجا گیا تھا چونکہ وہ اس قوم میں سے نہیں تھے اس لئے ان کے بارے میں "ان کا بھائی" نہیں کہا گیا لیکن جس بھی کسی نبی کو جس بھی کسی قوم کی اصلاح کا مشن سونپا جاتا تھا وہ اس کی قوم کہلاتی تھی

سوائے اس کے کہ
انہوں نے کہا
"نکال دو انہیں اپنی بستی سے
یہ لوگ تو بڑے پاک صاف بنتے ہیں"

83- فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾

83- سو ہم نے بچا لیا تھا اسے
اور اس کے ساتھیوں کو [11]
اس کی بیوی کے سوا
جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی [12]

84- وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع ۱۲ ۱۷

84- اور ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا تھا
تو پھر دیکھو تو
اُن مجرموں کا کیسا انجام ہوا تھا

11

85- وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا

85- اور مدین والوں کی طرف [1]
ان کے بھائی شعیب کو [2]
اس نے کہا "اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی
نہیں ہے تمہارے لیے کوئی اور معبود

11- اہل میں اہل خانہ اور اہل ایمان شامل ہیں

12- ان میں سے جو ان بستیوں میں ہی رہے تھے وہ حضرت لوط کے ساتھ کیوں نہیں آئی تھی؟ اس قوم سے الفت کے سبب ان کے طریقوں کو پسند کرنے کی وجہ سے

1- اہل مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے مدین کی آل تھے اس حوالے سے انہیں مدین عرب کہا جاتا تھا اور ان کا علاقہ بھی مدین کہلاتا تھا جو بحر احمر کے کنارے عقبہ سے سینا اور حدود فرات تک پھیلا ہوا تھا حضرت یوسف علیہ السلام کو اسی قبیلے کے تاجروں کے پاس بیچا گیا تھا جنہوں نے انہیں مصر لے جا کر بیچ دیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تجارت پیشہ لوگ تھے

2- بعض نے انہی حضرت شعیب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسر قرار دیا ہے جو درست نہیں

فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

سوائے اس کے
آچکی ہے تمہارے پاس واضح دلیل
تمہارے رب کی طرف سے
اور ماپ اور تول پورا کیا کرو
اور نہ گھٹا کر دیا کرو
لوگوں کو ان کی اشیاء
اور نہ پھیلاؤ زمین میں فساد
اس کی اصلاح کے بعد[3]
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے
اگر تم ایمان والے ہو

86- وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

86- اور تم نہ بیٹھا کرو
راستوں میں گھات لگا کر
دھمکیاں دیتے ہوئے
اور اللہ کی راہ سے روکتے ہوئے
اسے جو کوئی اس پر ایمان لے آئے
اور اس راہ میں عیب تلاش کرتے ہوئے
اور یاد کرو وہ وقت

3- حضرت شعیب علیہ السلام نے اس قوم کے تین جرائم بیان کیے تھے اور ان سے باز آجانے کو کہا تھا اول یہ کہ شرک چھوڑ دو دوئم یہ کہ ناپ تول پورا کیا کرو یعنی تجارت میں بددیانتی نہ کرو سوئم یہ کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ فساد کیسے نہ پھیلاؤ لوگوں کے حقوق مار کر تجارتی بددیانتی سے لوگوں کو اللہ کے احکام پر عمل کرنے سے روک کر اور ان احکام میں اپنے کاروباری دنیاوی اور مشرکانہ عقائد کے لیے گنجائش ڈھونڈنے کی کوشش کر کے ''اگر تم ایمان والے ہو'' یعنی اگر تمہارا اہلِ ایمان ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر اس کا ثبوت دو

جب تم تھوڑے سے ہوتے تھے

پھر اس نے تمہیں بہت سے کر دیا

اور سوچو تو کہ

کیا انجام ہوا تھا

فساد پھیلانے والوں کا؟

87- وَاِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآىِٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

87- اور اگر تم میں سے ایک گروہ

اس پر ایمان لے آیا ہے

جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں

اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا

تو صبر سے کام لو

حتّٰی کہ

اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے

اور وہی ہے

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا"

قَالَ الْمَلَاُ ۹

88- قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾

88- اس کی قوم کے تکبر کرنے والے سرداروں نے

کہا "ہم ضرور نکال دیں گے

اے شعیب تجھے

اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں

اپنی بستی سے
یا پھر تمہیں لوٹنا پڑے گا
ہمارے طریقوں کی طرف"[4]
اس نے کہا "کیوں! کیا پھر بھی جو ہم اس سے
کراہت کرتے ہوں؟[5]

89- قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

89- پھر تو واقعی ہم نے
اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑا
اگر ہم
تمہارے طریقوں کی طرف لوٹ آئیں
اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں
اس سے نجات دے دی ہوئی ہے
اور ہمارے لئے یہ ہرگز ممکن نہیں کہ
ہم اس میں لوٹ آئیں
مگر یہ کہ اللہ ہمارا رب ہی چاہے
ہمارا رب تو اپنے علم سے
ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے
ہمارا بھروسہ اللہ پر ہی ہے

4- یعنی اگر تو نے ان طور طریقوں کو ہی دین نہ مان لیا جنہیں ہم اپنا دین سمجھتے ہیں تو ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے علاقہ سے نکال دیں گے

5- حضرت شعیب رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیوں لوٹ آئیں؟ ہم تو تمہارے ان طریقوں سے نفرت کرتے ہیں

اے ہمارے رب فیصلہ کردے
ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان
حق کے ساتھ
اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے"

90- وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

90- اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے
کہا "اگر تم نے شعیب کی پیروی کی
تو تم یقیناً نقصان اُٹھاؤ گے"

91- فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

91- سو آن پکڑا تھا انہیں زلزلہ نے
اور انہوں نے صبح کی تھی
اپنے گھروں میں منہ کے بل گرے ہوئے

92- اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

92- وہ لوگ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا
ایسے جیسے کہ وہ وہاں پر کبھی ہوتے ہی نہ تھے
جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا
وہی نقصان اُٹھانے والے تھے

93- فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۱ ۱۵

93- اور اس نے ان کو چھوڑ دیا تھا
اور کہا تھا "اے میری قوم والو میں نے تو تم تک
اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے تھے
اور میں نے تم کو نصیحت کی تھی
تو پھر میں کیسے افسوس کروں
کفر کرنے والی قوم کے لئے؟"

12

94- وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

94- اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا تو ہم نے تو اس کے باسیوں کو سختی اور تکلیف میں ڈال دیا تھا تا کہ وہ عاجزی اور نیازمندی اختیار کرلیں [1]

95- ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

95- پھر ہم نے بدل دیا ان کی تنگی کو خوشحالی میں یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے [2] اور کہا "ہمارے اجداد پر بھی تو تکلیف اور راحت آئے تھے" [3] پھر ہم نے انہیں ناگہاں پکڑ لیا تھا اور انہیں اس کی سمجھ ہی نہیں آئی تھی [4]

96- وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ

96- اور اگر ان بستیوں کے باسی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے

1- اللہ تعالیٰ اپنا ایک اصول بیان فرماتے ہیں کہ جب بھی ہم کسی بستی والوں کی طرف اپنا کوئی پیغمبر بھیجتے ہیں اور وہاں کے لوگ اس کی دعوت کو مسترد کردیتے ہیں تو ہم ان پر سختی کرتے ہیں انہیں بیماری، تنگدستی اور محتاجی میں مبتلا کردیتے ہیں تا کہ انہیں اپنے غلط رویے کا احساس ہوجائے اور وہ گریہ زاری کریں اور اللہ سے معافی مانگ کر راہ راست پر آجائیں جس کی مثال آیت نمبر 130 سے 136 تک میں آل فرعون کے دعوت قبول نہ کرنے اور ان پر عذاب تک کے ذکر میں دی گئی ہے

2- پھر ہم ان کی بدحالی کو آسانی میں بدل کر آزماتے ہیں کہ کیا وہ اب بھی اللہ کے شکر گزار ہوتے ہیں یا نہیں اور اس سختی اور آسانی کو اللہ کی طرف سے سمجھ کر دعوت حق کو قبول کرتے ہیں یا نہیں

3- لیکن جن قوموں کو ہم نے برباد کیا انہوں نے اس سختی اور آسانی کو ایک روٹین کا معاملہ سمجھا اور کہا کہ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے ہمارے آباؤ اجداد کے وقت بھی ایسا ہوا تھا ان سختیوں اور آسانیوں کو اللہ کی طرف سے مان کر انہوں نے دعوت حق کو قبول نہ کیا تو ہم نے ان پر عذاب نازل کردیا تھا

4- انہیں اندازہ ہی نہ تھا کہ کیا ہوسکتا ہے اور کیسے ہوگیا ہے۔

كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

تو ہم ضرور کھول دیتے ان پر برکتیں
آسمان سے اور زمین سے
لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تھا
سو ہم نے انہیں پکڑ لیا تھا
اس کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے

97- اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

97- تو کیا ان بستیوں کے باسی
اس سے بے خوف ہو گئے ہیں [5]
کہ آن پکڑے انہیں ہمارا عذاب
راتوں رات
اور وہ سوئے پڑے ہوں؟

98- اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

98- یا کیا بے فکر ہو گئے ہیں
ان بستیوں کے باسی
اس سے کہ آن پکڑے انہیں ہمارا عذاب
دن چڑھے
اور وہ کھیل کود میں لگے ہوں؟ [6]

99- اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲ ۶ ۲

99- کیا وہ اللہ کی تدبیر سے [7]
بے خوف ہو گئے ہیں؟
اور نہیں بے فکر ہوا کرتے

5- ان بستیوں پر عذاب کے اسباب و واقعات بتا دینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب جو لوگ دعوت مسترد کر رہے ہیں کیا انہیں یہ خوف نہیں رہا کہ ان کا بھی ویسا ہی انجام ہو سکتا ہے؟

6- جب وہ اس انجام سے بے فکر پڑے سو رہے ہوں یا کھیل کود میں لگے ہوں

7- کیا انہیں اب بھی یقین نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھی ان پہلے والوں جیسا سلوک کر سکتے ہیں کیونکہ جس کا یقین ہو وہ تو ان کی مانند بے فکر ہو ہی نہیں سکتا

اللہ کی تدبیر سے
مگر وہی لوگ جو تباہی کے سفر پر ہوں

13

100- اَوَ لَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

100- کیا نہیں واضح ہو گیا
ان لوگوں پر
جو زمین کے وارث بنے ہیں
اس کے پہلے وارثوں کے بعد
کہ اگر ہم چاہیں
تو پکڑ لیں انہیں
ان کے گناہوں کی پاداش میں؟[1]
اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں
سو وہ کچھ سن ہی نہ سکیں[2]

101- تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

101- ایسی ہوتی تھیں وہ بستیاں
جن کا کچھ حال
ہم تجھے بتا رہے ہیں
اور ان لوگوں کے پاس ان کے لئے رسول آئے تھے
روشن دلائل کے ساتھ[3]

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی نافرمانی اور عذاب کا حال بیان کیا گیا ہے ان کے بعد جو لوگ زمین کے وارث بنے ہوئے ہیں کیا ان پر واضح نہیں ہو گیا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں بھی ویسی ہی سزا دے سکتے ہیں

2- یعنی جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لا رہے ان کے لیے ابھی مہلت ہے کہ وہ سبق سیکھیں

3- بستی سے مراد یہاں ان قوموں کے شہر، گراں اور علاقے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جن بستیوں پر عذاب کی کچھ خبریں بتا رہے ہیں ان کے باسیوں کے پاس بھی ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر آئے تھے اور ان پیغمبروں کے پاس بھی ہمارے دیئے واضح دلائل تھے

مگر وہ نہیں ایمان لائے تھے اس چیز پر
جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے[4]
اللہ اسی طرح سے مہر لگا دیا کرتا ہے
جھٹلانے والوں کے دلوں پر

102- وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

102- اور ہم نے نہیں پایا تھا
ان میں سے اکثر کو عہد کا پابند[5]
اور ہم نے ان میں سے اکثر کو نافرمان ہی پایا تھا

103- ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

103- پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو بھیجا تھا
اپنی نشانیاں دے کر
فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف
اور انہوں نے ان نشانیوں کے ساتھ ظلم کیا
سو دیکھ لے کیا انجام ہوا تھا
ان مفسد لوگوں کا

104- وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

104- اور موسیٰ نے کہا تھا "اے فرعون
میں تو رب العالمین کا رسول ہوں

105- حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ

105- میں تو اس کا پابند ہوں کہ

4- ان لوگوں نے اپنے اعمال و اقوال اور عقائد کے ذریعے اللہ ہی کے واحد معبود اور کارساز ہونے کو پہلے ہی جھٹلا دیا ہوا تھا رسولوں کی دعوت کے باوجود وہ ایمان نہ لائے اور اپنے باطل عقائد پر بضد رہے

5- یعنی ان میں سے اکثر اس عہد کو بھول چکے تھے (جس کا ذکر آیت 172 میں آرہا ہے کہ ہم نے آل آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے پوچھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" تو سب نے جواب دیا کہ "کیوں نہیں ہم اس کی گواہی دیتے ہیں") ان میں سے کوئی بھی اس عہد کا پابند نہیں تھا

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾

ہرگز نہ کہوں اللہ کے بارے میں کوئی بات
مگر حق بات ہی[6]
میں آیا ہوں تمہارے پاس
ایک روشن نشانی کے ساتھ
تمہارے رب کی طرف سے
سو بنی اسرائیل کو
میرے ساتھ بھیج دے"

106- قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

106- فرعون نے کہا
"اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے
تو وہ نشانی دکھا تو
اگر تو سچا ہے تو"

107- فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

107- تو موسیٰ نے اپنا عصاء پھینک دیا
اور لو! وہ تھا ایک اژدہا
صاف صاف نظر آ رہا تھا[7]

108- وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع ۱۲ ۹ ۳

108- اس نے اپنا ہاتھ باہر نکالا
اور لو! وہ تھا چمکتا ہوا سفید
سب دیکھنے والوں کے لئے

6- میں جو بھی دعوت اور پیغام دیتا ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی طرف سے مجھے پابند کیا گیا ہے کہ میں صرف اور صرف اسی کی طرف سے سونپا مشن لوگوں تک پہنچاؤں اپنی طرف سے کوئی بات اللہ سے منسوب نہ کرو

7- یہ ان معجزوں کا حوالہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے کہنے پر دکھائے تھے (1) انہوں نے اپنا عصاء زمین پر پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا (2) اپنا ہاتھ ننگا کر کے بلند کیا تو وہ چمکنے لگا

14

109- قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

109- فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا "یہ تو بہت ماہر جادوگر ہے

110- يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

110- جو چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری زمین سے نکال دے[1] تو پھر تمہارا کیا مشورہ ہے؟"[2]

111- قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

111- ان سرداروں نے کہا "اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیدے اور سب شہروں کی طرف اپیلچی بھیج دے

112- يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

112- جو سب ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں"[3]

113- وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

113- اور جادوگر فرعون کے پاس آگئے تھے انہوں نے کہا "ہمیں انعام تو ملنا ہی چاہئے اگر ہم غالب آجائیں"

114- قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

114- فرعون نے کہا "ہاں! اور پھر تو تم ضرور میرے مقربین میں شامل ہوجاؤ گے"

1- "تمہاری زمین سے نکال دے" یعنی تمہیں اس ملک پر حکمرانی سے محروم کردے صرف فرعون کو ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ حکمران طبقہ کو بھی جمع کے صیغہ سے یہی مراد ہے

2- امراء آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اگر یہ ہمیں حکمرانی سے محروم کردینا چاہتا ہے تو ہمیں اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے

3- انہوں نے باہمی مشورہ کے بعد فرعون سے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی ہارون کو کچھ وقت دو ان کے خلاف کوئی فوری کاروائی نہ کرو۔ تو کیا کیا جائے؟ ان سرداروں نے اس کا طریقہ یہ بتایا کہ مملکت کے سب شہروں کی طرف ڈھنڈورا پیٹنے والے بھیجے جائیں جو وہاں سے سب جادوگروں کو اکٹھا کرلائیں اور ان جادوگروں سے موسیٰ علیہ السلام کو شکست دلائی جائے

115- قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

115- جادوگروں نے کہا "اے موسیٰ کیا تم پھینکو گے یا ہم پھینکیں؟"[4]

116- قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

116- موسیٰ نے کہا "تم پھینکو" پھر جب انہوں نے پھینک دیئے تو انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں خوفزدہ کر دیا اور انہوں نے بڑا عظیم جادو کر دکھایا تھا[5]

117- وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ

117- اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ "اپنا عصاء پھینک دے" اور لو! وہ نگل گیا اس سب جھوٹ کو جو وہ گھڑ رہے تھے

118- فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ

118- سو ثابت ہو گیا حق[6] اور وہ جھوٹ جو وہ گھڑ رہے تھے

119- فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ

119- اور وہ مغلوب ہو گئے اور اسی وقت وہیں پر ذلیل و خوار ہو گئے[7]

4- اس مشورہ پر عمل کیا گیا تو مملکت کے سب شہروں سے جادوگر فرعون کے ہاں حاضر ہو گئے اور مقابلہ کے لیے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ تم اپنا عصاء پہلے پھینکو گے یا ہم پھینکیں

5- جادوگروں نے اپنے اپنے عصاء یا لاٹھیاں جو بھی تھا زمین پر پھینک دیئے تو دیکھنے والوں کو وہ سب چلتے ہوئے سانپ دکھائی دینے لگے تھے اور وہ اتنے سارے اژدھوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے لیکن اصل میں وہ اژدھے نہیں بن گئے تھے بلکہ ان کی جادوگری کی مہارت کی وجہ سے دیکھنے والوں کو ایسے دکھائی دے رہے تھے

6- ثابت ہو گیا کہ حق وہی ہے جس کی طرف موسیٰ علیہ السلام دعوت دیتے ہیں

7- وہیں سب کے سامنے حق غالب آ گیا تو سارے ہی اہلِ باطل بھرے دربار میں ذلیل ہو گئے

120- وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

120- اور وہ جادوگر بے اختیار
سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے [8]

121- قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

121- انہوں نے کہا "ہم تو رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں

122- رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

122- موسیٰ اور ہارون کے رب پر"

123- قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

123- فرعون نے کہا "کیا تم اس پر اس سے پہلے ہی ایمان لے آئے ہو
کہ میں تمہیں اس کی اجازت دوں؟
یہ تو ایک سازش ہے
جو تم نے میرے اس شہر میں تیار کی ہوئی ہے [9]
تاکہ تم اس کے مالکوں کو
یہاں سے نکال دو
سو جلد ہی تمہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا

124- لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

124- میں لازماً کاٹ دوں گا
تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں
مخالف سمتوں سے
پھر میں تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا
تم سب کو"

125- قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

125- انہوں نے کہا "ہم جائیں گے تو
اپنے رب کی طرف ہی [10]

8- بے اختیار سجدے میں گر پڑے یعنی ان پر حق کا باطل کے ذریعے مقابلہ کرنے اور ناکام رہنے سے اس قدر خوف طاری ہو گیا کہ وہ فوراً ہی اللہ کے حضور سجدے میں گر پڑے اور اعلان کر دیا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا رسول مانتے ہیں، جادوگر نہیں مان سکتے

9- جو کچھ تم نے میرے دربار میں کیا ہے وہ تم نے پہلے سے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ طے کیا ہوا تھا اور یہ میرے خلاف سازش ہے جس کا مقصد ہمیں حکمرانی سے محروم کرنا ہے

10- وہ کامل ایمان لے آئے اور فرعون کی دھمکیوں سے خوفزدہ ہونے کی بجائے کہا کہ ہم اپنے رب کے پاس ہی تو جائیں گے

126- وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع

126- اور تو ہم سے نہیں انتقام لیتا
مگر اسی کا کہ
ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے ہیں
جب وہ ہمارے سامنے آ گئیں
اے ہمارے رب ہمیں صبر و استقامت دیدے
اور ہمیں اس حال میں موت دینا
کہ ہم مسلمان ہوں"

15

127- وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

127- اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا
"کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو ایسے ہی چھوڑ دے گا
کہ وہ ملک میں فساد پھیلاتے پھریں
اور موسیٰ تجھے اور تیرے معبودوں کو مانے ہی نہ؟"[1]
اس نے کہا "ہم ان کے بیٹے قتل کر دیا کریں گے
اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے
اور ہم تو ان پر غالب ہیں"[2]

1- فرعون کی قوم کے سرداروں نے اس سے کہا کہ ان جادوگروں کی سزا کا تو تم نے فیصلہ سنا دیا ہے لیکن اگر موسیٰ علیہ السلام کا اور اس پر ایمان لے آنے والوں کا کوئی بندوبست نہ کیا گیا تو یہ تو اس دعوت کے ذریعے ملک میں فساد پھیلا دیں گے انہیں خوف تھا کہ جس طرح اتنے ماہر جادوگر اس دعوت پر ایمان لے آئے ہیں اس کی قوم کے اور مصر کے اور لوگ بھی ایمان لے آئیں گے اس کو وہ فساد قرار دیتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ لوگ بھی ان کی حکمرانی اور خدائی کے خلاف ہو جائیں گے

2- فرعون جواب دیتا ہے کہ اقتدار اور اختیار تو ہمارے پاس ہے اس کے ذریعے ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بیٹوں کو تو قتل کر دیا کریں گے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیں گے جس سے لوگوں کے دلوں میں ہمارا خوف قائم ہو جائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت بھی تو ایسا ہی ہوتا تھا آگے کی آیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی آمد کے وقت وہ ظلم بند یا کم کر دیا گیا تھا اور فرعون نے اسے پھر سے سختی سے نافذ کرنے کا کہا تھا

128- قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

128- موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا "اللہ سے مدد مانگو
اور صبر سے کام لو
زمین تو اللہ ہی کی ہے
وہ اس کا وارث بنا دیتا ہے
جس کسی کو چاہے
اپنے بندوں میں سے
اور اچھا انجام تو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہی ہے"[3]

129- قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

129- انہوں نے کہا "تیرے آنے سے پہلے بھی
ہمیں دکھ دیا جاتا تھا
اور تیرے ہمارے پاس آجانے کے بعد بھی
ہمیں دکھ دیا جا رہا ہے"[4]
موسیٰ نے کہا "نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے
اور تمہیں زمین کا وارث بنا دے
اور دیکھے کہ تم کیا کرتے ہو؟"[5]

16

130- وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

130- اور ہم نے پکڑ لیا تھا فرعون کی قوم کو
قحط کے سالوں کے ساتھ

3- حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو ان سختیوں کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا زمین کا جس کسی کو چاہیں حکمران بنا دینے کا اصول بیان فرماتے ہیں یعنی اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو تم بھی زمین پر حکمران ہو سکتے ہو

4- تمہارا نبی بن کر آنا بھی ہمارے لیے دکھوں کا سبب ہی بنا ہے کم ہونے کی بجائے ہمارے دکھ تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں حوصلہ دیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ تمہیں حکمرانی دے کر اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ تمہارے اعمال کیسے ہوں گے وہ تمہارا امتحان ہوگا

اور پھلوں کی کمی کے ساتھ
تاکہ وہ نصیحت حاصل کرلیں

131- فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

131- سو جب ان پر خوشحالی آتی
تو وہ کہتے "یہی تو ہمارا حق ہے"[1]
اور اگر انہیں تکلیف پہنچتی
تو اسے وہ موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی
نحوست کی علامت قرار دیدیتے تھے
سن لو! ان کی نحوست تو اللہ کے پاس تھی
اور لیکن ان میں اکثر اس سے بے علم تھے

132- وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

132- اور انہوں نے کہا "تو ہمارے پاس
خواہ کوئی بھی نشانی لے آئے
اس سے ہمیں مسحور کرنے کیلئے
ہم تو پھر بھی تم پر ایمان نہیں لائیں گے"

133- فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

133- سو ہم نے بھیج دیا تھا ان پر طوفان
اور ٹڈی دل اور جوئیں
اور مینڈک اور لہو
سب نشانیاں الگ الگ کرکے[2]
پھر بھی انہوں نے تکبر ہی کیا
اور وہ مجرم لوگ تھے

1- یعنی جب انہیں اس آزمائش کے دوران کبھی خوشحالی دی جاتی تھی تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں مانتے تھے بلکہ یہ کہتے تھے کہ یہ تو ہماری محنت کا پھل ہے جو ہمیں ملنا ہی تھا

134- وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ﴿۱۳۴﴾

134- اور جب بھی آتا ان پر عذاب
تو وہ کہتے "اے موسیٰ اپنے رب سے
ہمارے لیے دعا کر
اس وعدے کے ذریعے
جو اس نے تم سے کیا ہوا ہے[3]
اگر تو نے دور کر دیا ہم پر سے یہ عذاب
تو ہم ضرور تجھ پر ایمان لے آئیں گے
اور لازماً بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے"

135- فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

135- مگر جب ہم ہٹا دیتے ان پر سے عذاب
ایک مقررہ وقت کے لئے
کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں[4]
تو وہ اچانک سب عہد توڑ دیا کرتے تھے

136- فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

136- پھر ہم نے ان سے انتقام لیا تھا
اور انہیں دریا میں غرق کر دیا تھا
اس لیے کہ انہوں نے
ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا
اور وہ ان سے غافل ہوتے تھے

2- ٹڈی دل جو ان کی فصلوں اور باغوں کو چٹ کر جاتا تھا جوئیں جو ان کے جسموں کو کاٹ کاٹ کھاتی تھیں اور اتنی کثرت سے ہوتی تھیں کہ کوئی علاج اور نجات کی صورت نہیں رہتی تھی مینڈک ان کے گھروں، بستروں میں بھر جاتے تھے جب وہ پانی پینے لگتے تھے تو وہ خون بن جاتا تھا اور اللہ کی طرف سے یہ سب اتنی واضح نشانیاں تھیں کہ کوئی بھی باشعور شخص ان کو دیکھ کر راہ راست پر آجاتا

3- یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت دے کر آپ سے جو وعدہ کیا ہوا ہے اس کے حوالے سے ہم پر سے عذاب ٹل جانے کی دعا کر

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تو ہم اس قوم پر سے عذاب ہٹا دیتے تھے اور دیکھتے تھے کہ وہ وعدے پورے کرتے ہیں یا نہیں ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دی جاتی تھی مگر وہ فوراً ہی وعدہ توڑ دیتے تھے

137- وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

137- اور ہم نے ان لوگوں کو وارث بنا دیا تھا
جنہیں کمزور سمجھا جاتا تھا
اس زمین کے مشرق اور مغرب میں
جس میں ہم نے برکت رکھی تھی[5]
اور تیرے رب کا بھلائی کا وعدہ پورا ہو گیا تھا
بنی اسرائیل کے حق میں
اس لئے کہ انہوں نے صبر کیا تھا
اور ہم نے تباہ کر دیا تھا
جو کچھ فرعون نے اور اس کی قوم نے بنایا ہوا تھا
اور وہ سب
جو انہوں نے بلند تعمیر کیا ہوا تھا[6]

138- وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

138- اور ہم نے بنی اسرائیل کو
دریا سے پار پہنچا دیا تھا
پھر وہ پہنچے ایک قوم تک
جو اپنے بتوں کے مجاور بنے بیٹھے تھے[7]
انہوں نے کہا "اے موسیٰ بنا دے ہمارے لئے بھی
ایسا ہی ایک معبود
جیسے کہ ان لوگوں کے معبود ہیں"[8]
اس نے کہا "تم تو ایک جاہل قوم ہو

5- برکت والی زمین سے مراد فلسطین ہے
6- یعنی ان کے بلند و بالا محلات تباہ کر دیئے
7- جو اپنے بتوں کی مجاوری اور پوجا میں پختہ تھے
8- بنی اسرائیل نے کہا

139- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

139- وہ لوگ جس کام میں مشغول ہیں
وہ تو برباد ہونے والا ہے
اور وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ باطل ہے"[9]

140- قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

140- کہا "کیا میں اللہ کو چھوڑ کر
تمہارے لیے کوئی اور معبود ڈھونڈوں؟
حالانکہ وہ تو وہ ہے
جس نے تمہیں جہانوں پر فضیلت دیدی ہے"

141- وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع

141- "اور یاد کرو وہ وقت
جب ہم نے تمہیں نجات دی تھی
فرعون کی قوم سے
جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے
وہ قتل کر دیتے تھے
تمہارے بیٹوں کو
اور وہ زندہ چھوڑ دیتے تھے
تمہاری بیٹیوں کو
اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے
تمہاری کڑی آزمائش تھی"

ع 12 6 6

17

142- وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ

142- اور ہم نے موسیٰ کے لئے
تیس راتیں مقرر کر دیں

9- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ ان کا دین باطل ہے اور ان کا یہ سب طرز زندگی اور پوجا پاٹ تو تباہ ہونے جا رہے ہیں

وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

اور ہم نے اس میعاد کو اس کے لئے مکمل کیا تھا
مزید دس راتوں کے ساتھ
تو اس کے رب کی مقرر کردہ
چالیس راتیں پوری ہوگئی تھیں[1]
اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تھا
"میری قوم میں میری جانشینی کرنا
اور اصلاح کرنا
اور فسادیوں کی راہ پر نہ چلنا"[2]

143- وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

143-اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے وقت پر پہنچ گیا
اور اس کا رب اس سے مخاطب ہوا[3]
اس نے کہا "اے میرے رب مجھے نظارہ کرا
کہ میں تجھے دیکھ سکوں"[4]
کہا "تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا
اور لیکن تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ

1- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ دنیاوی دھندوں سے الگ ہو کر تیس راتیں اور دن ایک خاص مقام پر گزارے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں بنی اسرائیل کی رہنمائی کے لیے ایک تحریری ضابطہ عطا فرمادیں گے عربی میں جب رات کہا جائے تو اس سے مراد رات اور دن دونوں ہوتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیس رات دن پورے کر لئے تو اللہ تعالیٰ نے دس راتیں مزید بڑھا دیں۔ کیوں؟ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا کامل علم رکھتے ہیں تیس راتیں مکمل ہو جانے پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ مدارج مکمل نہیں کر سکے ہوں گے جہاں اللہ تعالیٰ انہیں دیکھنا چاہتے تھے جب چالیس رات دن کی چلہ کشی کی میعاد پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ ضابطہ عمل عنایت فرمادیا تھا

2- اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا تو روانگی سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا تاکہ بنی اسرائیل گمراہی کی راہ پر نہ چل پڑیں یہ فرض سونپنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ میرے پیچھے ان کی اصلاح کرنا اور جو کوئی راہ ہدایت سے بھٹک جائے اور جھگڑا فساد پھیلانے کی کوشش کرے ایسوں کا ساتھ نہ دینا

3- اللہ تعالیٰ ان سے مخاطب ہوئے۔ کیسے؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے

4- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوگئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے اپنا نظارہ بھی کرائیں

اور اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا،
تو تو بھی مجھے دیکھ سکے گا"
سو جب اس کے رب نے
اس پہاڑ پر اپنا جلوہ ڈالا
تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا[5]
اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑا
پھر جب وہ ہوش میں آیا
کہا "پاک ہے تیری ذات
میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں[6]
اور میں ہوں سب سے پہلا ایمان لانے والا"[7]

144- قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

144- کہا "اے موسیٰ میں نے تو تجھے
لوگوں پر فضیلت دیدی ہے
اپنی رسالت کے ذریعے

5- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو کسی صورت بھی مجھے دیکھ نہیں سکتا اس کو ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ میں اس پر اپنا جلوہ ڈالتا ہوں اگر وہ اپنی جگہ قائم و دائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ لو گے اللہ نے اس پہاڑ پر اپنا جلوہ ڈال کر جس سے وہ ریزہ ریزہ ہو گیا تھا عملاً ثابت کر دیا کہ انسان اپنی اس دنیاوی آنکھ سے انہیں دیکھ ہی نہیں سکتا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو درخواست کی تھی ایسی درخواست کرنا اس کے لئے سزاوار ہی نہیں تھا اسے وہ درخواست نہیں کرنا چاہئے تھی

6- اس تجربہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے حواس اور انسانی صلاحیتوں کی محدودیت واضح ہو گئی اور انہوں نے دیکھ لیا کہ روحانی منازل طے کر لینے اور اللہ تعالیٰ کے ان سے کلام کے باوجود وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی درخواست کرنے پر توبہ کر لی

7- اللہ تعالیٰ پر تو ان کا ایمان پہلے ہی کامل تھا پھر اس "میں ہوں سب سے پہلا ایمان لانے والا" سے کیا مراد ہے؟ یہ کہ اس حقیقت کو دل و جان سے تسلیم کر لینے میں پہلا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ممکن ہی نہیں

اور تجھ سے بات کر کے [8]
سو جو کچھ بھی میں نے تجھے دیا ہے
اس کو مضبوطی سے پکڑ لے
اور شکر ادا کرنے والوں میں سے ہو جا"

145- وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

145- اور ہم نے لکھ دی تھی اس کے لئے
تختیوں پر
ہر چیز کے بارے میں نصیحت
اور ہر چیز کی تفصیل [9]
"سو پکڑ لے انہیں مضبوطی سے
اور اپنی قوم کو حکم دے
کہ وہ ان اچھائیوں پر قائم ہو جائیں"
اور عنقریب میں تمہیں
نافرمانوں کا گھر دکھا دوں گا [10]

146- سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ

146- میں پھیر دوں گا
اپنے احکام کی طرف سے
ان لوگوں کی نگاہیں
جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں [11]

8- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جن لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں رسول بنا کر اور تم سے ہم کلام ہو کر ہم نے تمہیں ان میں ممتاز کر دیا ہے تمہیں فضیلت عطا کر دی ہے

9- ان کی قوم کو کیا کرنا ہے اور کس چیز سے بچنا ہے اللہ تعالیٰ نے وہ سب احکام تختیوں پر لکھے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کر دیئے تھے

10- تم لوگ ہمارے احکام پر عمل نہ کرنے والوں کے برباد گھروں کے آثار دیکھو گے

11- ناحق تکبر کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی بجائے اپنے کو فخر اور غرور کی وجہ سے بڑا سمجھتے ہیں حالانکہ ان میں ایسا ◄◄

يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۘ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں
وہ ان پر ایمان نہیں لائیں گے
اور اگر وہ راہ ہدایت دیکھ لیں
تو وہ اس کو اپنی راہ نہیں بنائیں گے
اور اگر وہ گمراہی کی راہ دیکھ لیں
تو وہ اس کو اپنی راہ بنالیں گے
یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا
اور وہ ان سے غافل رہے

147- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

147- اور جو لوگ جھٹلاتے ہیں
ہماری آیات کو
اور روز آخرت کی پیشی کو[12]
ان کے اعمال برباد ہو گئے
کیا ان لوگوں کے لئے اس کے سوا کوئی اور جزا ہو سکتی ہے
کہ جیسا کریں ویسا بھریں؟[13]

148- وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا

148- اور موسیٰ کی قوم نے معبود بنالیا تھا
اس کے جانے کے بعد

18

◄◄ غرور اور تکبر کرنے والی کوئی چیز ہے ہی نہیں اللہ اور اس کے احکام کے مقابلے میں کسی انسان میں ایسی کوئی چیز ہو بھی کیسے سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح کے ناحق تکبر اور غرور کرنے والے لوگوں کو میں راہ ہدایت سے دور کر دوں گا تا کہ وہ اپنے انجام کو پہنچ جائیں

12- اور روز آخرت کی پیشی کو یعنی روز آخرت ہمارے حضور اپنے اعمال کا حساب دینے کے لیے پیش ہونے پر ایمان نہیں رکھتے

13- کیوں برباد ہو گئے ان کے اعمال؟ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے

يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اِتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظٰلِمِينَ ﴿۱۴۸﴾

اپنے زیورات سے بنائے
بچھڑے کے جسم کو[1]
جس سے بیل جیسی آواز نکلتی تھی[2]
کیا انہوں نے دیکھا نہیں تھا کہ
وہ تو ان سے بات ہی نہیں کرسکتا
اور نہ ہی انہیں کوئی راہ بتا سکتا تھا؟
انہوں نے تو اسے معبود بنالیا تھا
اور وہ ظالم لوگ ہوتے تھے[3]

149- وَلَمَّا سُقِطَ فِي اَيْدِيهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا ۙ قَالُوا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۱۴۹﴾

149- پھر جب وہ افسوس سے اپنے ہاتھ ملنے لگے تھے[4]
اور جان گئے تھے کہ
وہ تو واقعی گمراہ ہوگئے ہیں
تو انہوں نے کہا تھا "اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا
اور ہمیں معاف نہ کیا
تو ہم تو واقعی برباد ہوجائیں گے"[5]

150- وَلَمَّا رَجَعَ مُوسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي ۚ اَعَجِلْتُمْ

150- اور جب موسیٰ اپنی قوم کے پاس واپس آیا
رنج و غضب سے بھرا ہوا

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد سامری نے ان کی قوم سے زیورات اکٹھے کر کے انہیں پگھلا کر بچھڑا بنا دیا تو ان کی قوم نے اس کی پوجا شروع کردی
2- مصری مندروں میں رکھے بتوں کی طرز پر بنائے گئے اس بچھڑے میں ہوا داخل ہو کر باہر نکلتی تو جو آواز پیدا ہوتی وہ بیل کی آواز جیسی تھی
3- یعنی وہ حق پر قائم رہنے والے نہیں تھے
4- "سُقِطَ فِي اَيْدِيهِمْ" محاورے کا مفہوم ہے سخت ندامت اور شرمندگی سے ہاتھ ملنا
5- یہ احساس انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور ناراضگی کے بعد ہوا تھا جب وہ بچھڑا توڑ پھوڑ دیا گیا تھا

اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ
اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۪ فَلَا تُشْمِتْ
بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اس نے کہا ”بہت ہی بُری ہے وہ جانشینی[6]
جو تم لوگوں نے میرے بعد کی ہے
کیا تم اپنے رب کے حکم کے لیے
جلدی میں تھے؟“[7]
اور اس نے وہ تختیاں پھینک دیں
اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر
اسے اپنی طرف کھینچا
اس نے کہا ”اے میری ماں کے بیٹے
اس قوم نے تو مجھے بہت ہی دبا لیا تھا
اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل ہی کر دیتے
سو میرے دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے
اور نہ شامل کر مجھے اس ظالم گروہ میں“

151- قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ
رَحْمَتِكَ ۫ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع

151- موسیٰ نے کہا ”اے رب معاف کر دے
مجھے اور میرے بھائی کو
اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر لے
اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے“

19

152- اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

152- ”جن لوگوں نے بچھڑے کو[1]
اپنا معبود بنا لیا تھا
ان تک ان کے رب کا غضب ضرور پہنچے گا

6- بچھڑا پوجنے والوں سے کہا کہ تم نے تو میری عدم موجودگی میں بہت ہی برائی کمائی ہے
7- کیا میرے واپس آنے میں بہت دیر ہو گئی تھی اور تم اللہ کے احکام بڑی جلد چاہتے تھے اور اس دیر کی وجہ سے تم نے بچھڑا پوجنا شروع کر دیا ہے؟
1- یہ اللہ کا ارشاد ہے (آیت 152 اور 153) گناہ کا احساس ہو جانے پر اس سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لینا مراد

اور دنیا کی زندگی میں رسوائی بھی
اور ہم جھوٹ ایجاد کرنے والوں کو
اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں

153- وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾

153- اور وہ لوگ جو بُرے اعمال کریں
پھر اس کے بعد وہ توبہ کرلیں[1]
اور ایمان لے آئیں
تو تیرا رب تو
توبہ کے بعد
بخش دینے والا مہربان ہے"

154- وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

154- اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا
تو اس نے وہ تختیاں اُٹھالیں
اور ان پر لکھی تحریروں میں تھی
ہدایت اور رحمت[2]
ایسے لوگوں کے لئے
جو اپنے رب سے ڈرتے تھے

155- وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ

155- اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی چن لئے[3]
ہمارے مقرر کئے وقت پر حاضری کے لئے
پھر جب انہیں شدید لرزش نے پکڑ لیا[4]

2 ان تختیوں پر اللہ تعالیٰ کے جو احکام لکھے تھے وہ راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرنے والے تھے اور ان پر عمل کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا ذریعہ تھے

3- کس لیے چن لیے؟ اللہ تعالیٰ سے اس قوم کے بچھڑے کی پوجا کرنے کے جرم کی معافی مانگنے کے لئے اور اطاعت کا عہد دہرانے کے لئے

4- اللہ کی طرف سے معین وقت اور جگہ پر پہنچے تو انہیں ہر چیز شدت سے کانپتی ہوئی محسوس ہونے لگی

اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا
فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ
مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾

تو اس نے کہا ”اے میرے رب اگر تو چاہتا
تو انہیں اور مجھے اس سے پہلے ہی ہلاک کر سکتا تھا
کیا تو ہمیں اس کی وجہ سے ہلاک کر دے گا
جو کچھ ہم میں سے کم عقلوں نے کیا تھا؟
یہ تو تیری طرف سے ایک آزمائش تھی
جس کے ذریعے
تو جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے
اور جسے چاہے راہ دکھا دیتا ہے
تو ہی ہے ہمارا کارساز
پس ہمیں معاف کر دے اور ہم پر رحم کر
اور تو سب سے بڑھ کر معاف کر دینے والا ہے

156-وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ
بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ
شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ۚ

156-اور لکھ دے ہمارے لئے
اس دنیا میں بھلائی
اور آخرت میں بھلائی
ہم تو تیری طرف رجوع کرتے ہیں“[5]
کہا ”میں عذاب تو اسی کو دیتا ہو
جس کو دینا چاہوں
جبکہ میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

5- ہمیں بخش دے ہم کم عقلوں کے اس جرم کی آپ سے معافی مانگ رہے ہیں

پس میں ضرور لکھ دوں گا اپنی رحمت
ان لوگوں کے لئے
جو ڈریں اور زکوٰۃ دیں
اور ان لوگوں کے لئے جو
ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں

157- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

157- وہ جو پیروی کریں گے
اس رسول امّی کی[6]
جس کا ذکر وہ اپنے پاس
تورات میں پاتے ہیں اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے
وہ انہیں نیکی کا حکم دے گا
اور برائی سے روکے گا
اور ان کے لئے حلال کر دے گا
پاکیزہ چیزیں
اور ان کے لئے حرام کر دے گا
ناپاک چیزیں
اور وہ اتار دے گا
ان پر سے ان کے بھاری بوجھ
اور کاٹ دے گا وہ بیڑیاں

ع ۱۹ ۲ ۹

6- یعنی جو اس امّی رسول کی پیروی کریں گے جن کا ذکر تورات میں ہے اور انجیل میں بھی ہوگا (یہ حکم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے ذریعے بنی اسرائیل کو دیا جا رہا ہے اور انجیل اس کے بعد بھیجی گئی تھی)

جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے"[7]

سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں[8]

اور اس کی حمایت کریں

اور اس کی مدد کریں

اور اس روشنی کی پیروی کریں

جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے

وہی لوگ ہیں جو فلاح پائیں گے

20

158- قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

158- کہہ دیں "اے انسانوں[1]

میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

سب کی طرف

اس کا رسول

جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے

نہیں ہے کوئی معبود

مگر وہی

جو زندگی دیتا ہے اور مار دیتا ہے

سو تم سب ایمان لاؤ

اللہ پر اور اس کے بھیجے رسول پر

7- شریعت موسیٰ علیہ السلام کے اور محمد بن عبداللہ ﷺ سے پہلے آئے نبیوں کے وقت کے بھاری بوجھ اور جکڑ بندیاں "اُمّی" نبی کے لائے ضابطہ فلاح میں ختم کر دی گئی ہیں کیونکہ وہ آخری اور مکمل ضابطہ فلاح سب کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہے

8- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے دوران ہی بتایا گیا ہے کہ آخری نبی انسانوں کی فلاح کا کیسا ضابطہ لایا ہے اور اب ان کی فلاح اسی ضابطہ پر عمل کے ذریعے ہی ممکن ہے سو اب انہیں اسی نبی کی پیروی کرنا ہوگی

1- اللہ تعالیٰ اپنے پیارے آخری نبی ﷺ سے فرماتے ہیں

جو اُمی نبی ہے
وہ جو ایمان رکھتا ہے
اللہ پر اور اس کے احکام پر
اور اس کی پیروی کرو
تا کہ تم راہ راست پالو"[2]

159- وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

159 اور موسیٰ کی قوم میں ایک گروہ ہو گزرا ہے
جو رہنمائی کرتا تھا
راہ راست کی طرف
اور حق کے مطابق انصاف کرتا تھا

160- وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

160 اور ہم نے بنی اسرائیل کو تقسیم کر دیا تھا
قبیلوں کے لحاظ سے بارہ جماعتوں میں
اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیج دی تھی
جب اس کی قوم نے
پانی مانگا تھا
یہ کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار
سو جاری ہو گئے تھے اس سے بارہ چشمے
تو سب نے اپنا اپنا چشمہ جان لیا تھا[3]
اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا تھا[4]
اور ہم نے بھیجا تھا ان کے لئے من اور سلویٰ[5]

2- یعنی تمہارے لیے راہ ہدایت پر قائم ہو جانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ کے اس رسول ﷺ کی پیروی کرو
3- ان بارہ جماعتوں نے اپنے اپنے چشموں کو پالیا تھا
4- صحرائی گرمی سے حفاظت کے لیے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا
5- دیکھیں سورۃ البقرہ آیت نمبر 57 حاشیہ 9

کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں
جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے
اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا تھا
بلکہ وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے ہوتے تھے[6]

161- وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـَٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

161- اور یاد کرو جب ان سے کہا گیا تھا
"تم اس بستی میں جا رہو[7]
اور کھاؤ اس میں جہاں سے تم چاہو
اور تم لوگ "ہمیں معاف کر دے" کہتے جاؤ
اور دروازے میں داخل ہو جاؤ
سجدہ کرتے ہوئے
ہم تمہیں تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے
اور ہم نیکوکاروں کو زیادہ دیں گے"

162- فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع

162- مگر بدل دیا تھا
ان لوگوں نے جو ان میں ظالم تھے
اس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی ایک اور بات سے[8]
سو ہم نے بھیج دیا تھا ان پر آسمان سے عذاب
ان کے ظلم کی وجہ سے

ع ۱۹

6- دیکھیں سورۃ البقرہ آیت نمبر 57 حاشیہ 9
7- وہ کونسی بستی تھی؟ دیکھیں سورہ البقرہ آیت نمبر 58 حاشیہ 10
8- دیکھیں سورہ البقرہ آیت نمبر 59 حاشیہ 11

21

163- وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

163- اوران سے اس بستی کے بارے میں پوچھیں[1]
جو سمندر کے کنارے پر واقع تھی
جب اس کے باسی سبت کے دن[2]
حد سے بڑھ جایا کرتے تھے
جب آجاتی تھیں ان کے پاس مچھلیاں
ان کے سبت کے دن
پانی پر تیرتی ہوئی[3]
اور جس روز سبت نہیں ہوتا تھا
تو وہ نہیں آتی تھیں[4]
اس طرح سے ہم انہیں آزمائش میں ڈال رہے تھے
ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے[5]

164- وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ

164- اور یاد کرو جب ان میں سے ایک جماعت نے دوسری سے[6]

1- کن سے پوچھیں؟ یہودیوں سے۔ کیا پوچھیں؟ یہ کہ گزرے زمانہ میں ساحل سمندر پر واقع یہودیوں کی اس بستی والوں کا انجام کیا ہوا تھا

2- شریعت موسوی میں ہفتہ کے دن کوئی بھی دنیاوی کام کرنا منع تھا اس دن کو یوم سبت کہا جاتا تھا اس بستی کے یہودی اس پابندی کی خلاف ورزی کیا کرتے تھے

3- سبت کے دن ان کے لیے مچھلیاں پکڑنا منع تھا اور اس روز ان کے پانیوں میں بہت مچھلیاں آتی تھیں پانی کے اوپر صاف دکھائی دیا کرتی تھیں

4- باقی دنوں میں جب سبت کی پابندی نہیں ہوتی تھی تو مچھلیاں اُدھر نہیں آتی تھیں

5- آزمارہے تھے۔ کیسے؟ اس سے کہ کون اس حکم کی پابندی کرتا ہے اور مچھلیاں دیکھ کر بھی انہیں قابو کرنے اور پکڑنے سے باز رہتا ہے اور کون اس حکم پر عمل نہیں کرتا۔ اس آزمائش میں انہیں کیوں ڈالا گیا تھا؟ اگر وہ سب دل سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوتے تو آزمانے کی یعنی ان پر ان کا جرم ثابت کرنے کی تو ضرورت ہی نہ ہوتی اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش کے ذریعے ان کی نافرمانی ان پر ثابت کر کے انہیں سزا دی تھی یہ تھا ان کا امتحان

6- اس بستی میں ایک جماعت ایسی بھی تھی جو اس پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سزا پر تو یقین رکھتی تھی مگر انہیں روکتی نہیں ◄◄

اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

کہا تھا ”تم ایسے گروہ کو کیوں نصیحت کرتے ہو
جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے
یا وہ ان کو عذاب دے گا
بہت سخت عذاب؟“
تو انہوں نے کہا تھا ”اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے
تمہارے رب کے پاس[7]
اور اس لئے کہ شاید وہ لوگ ڈرنے لگیں“[8]

165- فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

165- سو جب انہوں نے وہ سب بھلا دیا
جو انہیں یاد رکھنے کو کہا گیا تھا[9]
تو ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا
جو انہیں برائی سے منع کیا کرتے تھے
اور ہم نے سب ظلم کرنے والوں کو پکڑ لیا تھا[10]
سخت عذاب کے ساتھ
ان نافرمانیوں کی وجہ سے
جو وہ کیا کرتے تھے

◄◄ تھی ایک اور جماعت ایسی تھی جو اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو روکتی تھی وہ پہلے والے ان روکنے والوں سے کہتے تھے کیوں روکتے ہو انہیں؟ یہ کوئی باز آنے والے ہیں؟ ان پر تو عذاب آکر رہے گا

7- وہ لوگ جو اس برائی سے منع کرتے تھے وہ جواب دیتے کہ ہم تو اپنا فرض ادا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پوچھنا ہے کہ تم نے روکا کیوں نہیں تھا؟ تاکہ وہاں ہم اپنی صفائی یا عذر پیش کر سکیں کہ ہم تو روکا کرتے تھے ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا تھا

8- وہ کہتے کہ ہو سکتا ہے ہماری نصیحت سے یہ راہ راست پر آجائیں اور ان کے دلوں میں اللہ کا ڈر زندہ ہو جائے

9- مگر انہوں نے روز قیامت کو اور اللہ کے احکام کو بھلا دیا

10- وہ کیا ظلم کرتے تھے؟ اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرتے تھے

166- فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

166- سو جب وہ حد سے گزر گئے
وہی کچھ کرنے میں
جس سے انہیں منع کیا گیا تھا
تو ہم نے ان کے لئے کہہ دیا تھا
"ہو جاؤ بندر! ذلیل اور خوار"[11]

167- وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾

167- اور یاد کرو جب تیرے رب نے بتا دیا تھا
کہ وہ ان پر ضرور بھیجتا رہے گا
قیامت کے دن تک ایسے لوگ
جو انہیں سخت عذاب دیں گے[12]
تیرا رب تو عذاب میں جلدی کیا کرتا ہے[13]
اور وہ تو ہے
معاف کر دینے والا اور رحم کرنے والا[14]

168- وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

168- اور ہم نے ان کو زمین میں بکھیر دیا
کئی گروہوں میں[15]
بعض ان میں سے نیک تھے
اور بعض ان میں سے اس کے علاوہ تھے

11- دیکھیں سورہ البقرہ آیت نمبر 65 حاشیہ 4

12- اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو صاف طور پر بتا دیا تھا کہ تم حکم عدولی اور سرکشی کی وجہ سے روز قیامت تک کسی اور قوم کے محکوم رہو گے جو تمہیں ذلت و رسوائی کا عذاب دیتے رہیں گے (کیا اس کے بعد کی تاریخ اس کی شاہد نہیں؟)

13- جب اللہ کسی کو عذاب دینے کا فیصلہ کر لیں تو اس میں دیر نہیں کرتے

14- معافی مانگ کر تائب ہو جانے والوں کو

15- یہودی قوم کو سزا کے طور پر زمین میں بکھیر دیا گیا ان کا شیرازہ بکھر گیا (اس کی بھی تاریخ شاہد ہے)

اور ہم ان کو آزماتے رہے
نعمتوں کے ساتھ اور تکالیف کے ساتھ
تا کہ وہ رجوع کر لیں [16]

169- فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

169- پھر ان کے بعد نااہل لوگ جانشین بنے [17]
جو کتاب کے وارث ہو کر
اس دنیا کا حقیر مال و متاع پسند کرتے ہیں [18]
اور وہ کہتے ہیں "ہمیں تو ضرور معاف کر دیا جائے گا" [19]
اور اگر ویسا ہی حقیر مال ان کے سامنے آ جائے
تو وہ اس پر جھپٹ پڑیں گے [20]
کیا ان سے کتاب کے ذریعے پکا حلف نہیں لیا جا چکا
کہ وہ نہیں منسوب کریں گے اللہ سے کوئی بات
مگر سچ بات ہی؟ [21]
اور کتاب میں جو کچھ لکھا ہے
وہ انہوں نے پڑھا ہوا ہے

16- رجوع کر لیں یعنی سرکشی چھوڑ کر اللہ کے حکم کی پابندی کی طرف لوٹ آئیں انہیں دونوں طرح سے آزمایا گیا نعمتیں دے کر دیکھا گیا کہ وہ اللہ کے کرم کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں اس کے احکام پر عمل کرنے کی طرف واپس آتے ہیں یا نہیں اور تکلیف دے کر بھی دیکھا کہ انہیں سرکشی کا احساس ہوتا ہے یا نہیں

17- یعنی تورات کو ماننے کے ایسے دعویدار آ گئے جو اس کے احکام پر عمل کرنے کی بجائے ان کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے

18- وہ اللہ کے حکم اور ہدایت پر عمل کرنے پر معمولی دنیاوی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں

19 کیا معاف کر دیا جائے گا؟ دنیاوی مفاد کی خاطر اللہ کے احکام کی پابندی نہ کرنے کا جرم، یہودیوں کے اس عقیدہ کی طرف اشارہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے گناہ بخش دیں گے اور سزا نہیں دیں گے

20- یعنی بہت حریص ہیں جانتے ہوئے بھی گناہ کئے جاتے ہیں

21- کوئی جھوٹ گھڑ کر اسے اللہ کا حکم قرار نہیں دیں گے

جبکہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے
آخرت کا گھر بہت بہتر ہے
تو کیا تم پھر بھی عقل سے کام نہیں لو گے؟

170- وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

170- اور جن لوگوں نے
کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے
اور وہ نماز قائم کرتے ہیں
ہم ہرگز نہیں ضائع کریں گے
اپنی اصلاح کرنے والوں کا اجر

171- وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۱۱

171- اور یاد کرو جب ہم نے شدید جھٹکے سے
ان پر پہاڑ بلند کر دیا تھا
گویا کہ وہ سائبان ہو
اور وہ گمان کرتے تھے کہ
وہ تو ان پر گر پڑے گا
"ہم نے تمہیں جو کچھ دیا ہے
اسے پوری قوت سے پکڑ لو
اور یاد رکھو اس کو جو کچھ بھی اس میں لکھا ہے
تا کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو"[22]

22

172- وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ

172 اور یاد کرو[1]

22-اس وقت کی طرف اشارہ ہے جب بنی اسرائیل جبلِ موسیٰ کی بلندی کے عین نیچے تقریباً ایک سال تک خیمہ زن رہے تھے اور وہاں پر اللہ تعالیٰ نے دس فرمان اور شریعت موسوی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطاء کیے تھے یہودی اسی وجہ سے طور سینا کو جبلِ موسیٰ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انہیں ان احکام پر سختی سے عمل کرنے کا حکم دیا تھا مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا

ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ
بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

جب تیرے رب نے
بنی آدم کی پشتوں سے
ان کی اولاد کو نکالا تھا
اور انہیں گواہ بنایا تھا
ان کے اپنے نفسوں پر کہ
"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟"
انہوں نے کہا تھا "کیوں نہیں!
ہم اس کی گواہی دیتے ہیں"[2]
تا کہ تم روز قیامت یہ نہ کہہ سکو
"ہم تو اس بات سے بے خبر تھے"

173- اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا
ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا
فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

173- یا یہ نہ کہو کہ "شرک کا آغاز تو
ہمارے باپ دادا نے
ہم سے پہلے ہی کر دیا ہوا تھا
اور ہم تو ان کے بعد آنے والی ان کی اولاد تھے
کیا تو ہمیں اس کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے
جو ان باطل پرستوں نے کیا تھا؟"[3]

1- اللہ تعالیٰ بنی آدم سے فرماتے ہیں کہ یاد کرو۔ کیا؟ اس کا حال آگے ہے

2- آدم کی اولاد کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان سب نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم تیرے ہی احکام پر عمل کریں گے

3- اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم سے یہ گواہی کیوں لی تھی؟ اس لئے کہ قیامت کے روز جب ان سے پوچھا جائے کہ تم اللہ کے سوا دوسروں کو کیوں معبود مانتے تھے اور دوسروں سے حاجت روائی کی دعائیں کیوں کیا کرتے تھے تو وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا کہ صرف اللہ ہی ہمارا رب ہے یا وہ یہ نہ کہیں کہ ہم تو وہی کچھ کرتے تھے جو ہم سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے ہم تو ان کے بعد آئے تھے جنہوں ◄◄

174- وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

174- اور ہم اسی طرح تفصیل سے
نشانیاں بیان کرتے ہیں
تاکہ وہ لوگ پلٹ آئیں[4]

175- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

175- اور بتائیں انہیں اس شخص کی کہانی
جسے ہم نے اپنی آیات کا علم دیا ہوا تھا
مگر وہ ان سے الگ ہو گیا تھا
اور شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تھا
تو وہ شخص گمراہوں میں سے ہو گیا تھا[5]

176- وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

176- اور اگر ہم چاہتے
تو اس علم کے ذریعے
اس کا مقام بلند کر دیتے[6]
مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا تھا
اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ گیا تھا[7]

◀◀ نے یہ جھوٹ اور شرک ایجاد کیا تھا ہم تو اس کے ذمہ دار نہیں یعنی جس چیز کی اولاد آدم نے خود گواہی دی ہوئی ہے اس کی خلاف ورزی کا ان کے پاس کوئی جواز نہیں رہ جاتا

4 یعنی اگر وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو اس سے باز آجائیں اور شرک چھوڑ دیں

5 وہ شخص کون تھا؟ غرض اس سے نہیں کہ وہ کون تھا اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی کہانی بیان کرنے یا بتا دینے کا حکم دیتے ہیں جو راہ راست سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی اللہ کے احکام کی پابندی نہیں کرتے

6 اس کے پاس جو علم و آگاہی تھے ان کی روشنی میں وہ اللہ کے احکام کی پابندی کر کے بلند مرتبہ حاصل کر سکتا تھا اللہ نے اسے بلند مرتبہ دینا کیوں نہ چاہا؟ وہی اصول الٰہی کہ راہ راست پر چلنا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ ہر انسان کو خود کرنا ہوتا ہے

7- زمین کی طرف جھک گیا یعنی پستی کے سفر پر چل پڑا دنیاوی زندگی کی نمود و نمائش میں ہی پھنس گیا دنیاوی زندگی کی خواہشات کے پیچھے ہی لگا رہا اور روز قیامت کی اور ہمیشہ کی زندگی کی پرواہ نہ کی

سو اس شخص کی مثال کتے جیسی ہے
اگر تو اس پر حملہ کرے
تو وہ ہانپتا ہوا اپنی زبان لٹکا لیتا ہے
اور اگر تو اسے چھوڑ دے ۔
تو بھی زبان لٹکائے ہانپتا ہوتا ہے [8]
یہی مثال ان لوگوں کی ہے
جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں
سو یہ کہانی بیان کریں
تا کہ وہ غور و فکر کریں

177- سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

177- بہت ہی بُری ہے مثال ان لوگوں کی
جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں
اور وہ خود اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے ہیں

178- مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

178- جس کسی کو اللہ ہدایت دیدے
تو وہی ہے راہ ہدایت پر
اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے
تو ایسے لوگ ہی ہیں جو
خسارے میں رہنے والے ہیں

179- وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا

179- اور ہم نے بہت سے جن اور انسان
جہنم کے لئے پیدا کئے ہوئے ہیں

8- دل و دماغ میں حرص جم جاتی ہے تو انسان اطمینان و سکون سے محروم ہو جاتا ہے انسانیت سے گرتا گرتا کتے جیسا بن جاتا ہے

وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ان کے دل ہیں
مگر وہ ان سے سوچتے ہی نہیں
اور ان کی آنکھیں ہیں
لیکن وہ ان سے دیکھتے ہی نہیں
ان کے کان ہیں
لیکن وہ ان سے سنتے ہی نہیں
وہ حیوانوں کی مانند ہیں
بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں
یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

180- وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

180- اور اللہ ہی کے لئے ہیں
سارے اچھے اچھے نام [9]
سو تم اسے ایسے ناموں سے ہی پکارو
اور ان لوگوں کو چھوڑ دو
جو اس کے ناموں کے بارے میں
کجروی کرتے ہیں [10]
انہیں ضرور اس کا بدلہ دیا جائے گا
جو کچھ وہ کیا کرتے تھے

9- اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ نام ہیں جو اس کے کائنات کے خالق و مالک ہونے، اس کے انسانوں کو پیدا کرنے والا رازق اور پروردگار ہونے کی صفات کو ظاہر کرتے ہیں وہ نام جو اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک اور رازق ہونے کی کسی صفت کے بیان کے لیے مخصوص ہیں جنہیں صفاتی نام کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے علاوہ کسی اور میں وہ صفت تو موجود ہی نہیں جس کے بیان کے لیے وہ اعلیٰ ترین نام مخصوص ہیں تو پھر ہمارے علاوہ کسی اور کو ایسے کسی نام سے پکارا کیوں جاتا ہے؟

10- جو مشرک اللہ کے ناموں سے کسی اور کو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کوئی کسی اور سے وابستہ کرتے ہیں ان سے دور ہو

181- وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

181- اور ہمارے پیدا کئے لوگوں میں ایک گروہ ایسا ہے جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور حق کے مطابق انصاف کرتا ہے [11]

23

182- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

182- اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم انہیں بتدریج ہلاکت تک لے جائیں گے اس طرح سے کہ انہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہوگا [1]

183- وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

183- اور میں انہیں مہلت دے رہا ہوں مگر میری تدبیر تو بہت ہی مضبوط ہوتی ہے [2]

184- اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۤ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

184- اور کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا؟ کہ ان کے اس رفیق میں [3]

11- پہلے ذکر فرمایا ساری اولاد آدم کی گواہی کا پھر ان لوگوں کا جو ان میں سے حیوانوں سے بھی بدتر ہیں پھر فرمایا کہ ان میں سے کچھ راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں جو لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دیتے ہیں اور حق و باطل کا فیصلہ بھی اس دین کے اصولوں کے مطابق ہی کرتے ہیں۔ وہ کون ہیں؟ وہ جو قرآن پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لا رہے ہیں ہم ان کی فوری گرفت نہیں کر رہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا ان کے اپنے ہی اعمال اور کردار کے ذریعے ہم انہیں انکی ہلاکت کے اس مقام تک لے جا رہے ہیں جس مقام پر وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پائیں گے کہ کیا ہو گیا ہے

2- کَیْدِیْ کے معنی ہیں میری سکیم، منصوبہ یا تدبیر مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بتایا ہوا ہے کہ حق کو قبول کرنا یا نہ کرنا انسان کا اپنا فیصلہ ہوگا اور اسے اس کا بدلہ اس کے اپنے فیصلے اور اعمال کے مطابق دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے نظمِ کائنات کو کوئی انسان نہیں جانتا اللہ تعالیٰ اس نظم کو کیسے چلاتے ہیں اس تک انسانی فہم کی رسائی ممکن ہی نہیں اس لیے اس پورے نظم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے اپنی ہلاکت تک پہنچ جانے کی جو سکیم یا تدبیر متعین کی ہوئی ہے ایسے لوگ نہ اسے سمجھ ◄◄

کوئی بھی دیوانگی نہیں
نہیں ہے وہ مگر
صاف صاف الفاظ میں[4]
ڈرانے والا ہی

185- اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

185- تو کیا انہوں نے کبھی بھی غور نہیں کیا
آسمانوں اور زمین کی حاکمیت پر
اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں پر[5]
اور اس پر کہ شاید ان کی اجل قریب ہی آ چکی ہو؟[6]
تو پھر وہ لوگ اس قرآن کے بعد
کس بات پر ایمان لائیں گے؟[7]

◀◀ سکتے ہیں اور نہ ہی اس سے بچ سکیں گے کیونکہ وہ بہت ہی مضبوط ہے یعنی ایسے لوگ اپنی ہلاکت سے بچ نہیں سکیں گے اگر ہم انہیں فوری طور پر سزا نہیں دے رہے تو یہ ہماری اس سکیم کے مطابق ہے

3- رفیق سے مراد اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ان کی طرف سے دی جانے والی دعوت حق ماننے سے انکار کر رہے ہیں وہ اس پر کیوں غور نہیں کر رہے کہ وہ تو ان کے درمیان رہا ہے وہ اس کے قول و فعل اور عقل و شعور سے اور معاملات سے اچھی طرف واقف ہیں ایسا شخص اب جو انہیں دعوت پیش کر رہا ہے وہ کسی دیوانگی کی وجہ سے کیسے پیش کر سکتا ہے؟ عرب جادوگروں اور نجوم کے ماہروں سے واقف تھے ان کی باتوں اور دعووں کا تجربہ رکھتے تھے اس لیے قریش مکہ آپ ﷺ کے دین حق کی دعوت پیش کرنے پر کہتے تھے کہ ''آپ ﷺ تو جادوگر ہیں دیوانہ ہو گئے ہیں'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کہنے والے لوگ غور کریں تو ان کا اپنا تجربہ اور آپ ﷺ کی زندگی اور کردار و معاملات کا مشاہدہ ان کی ایسی باتوں کی تردید کر دے گا

4- یعنی اللہ کا رسول ﷺ تو صرف لوگوں کو وارننگ دے رہا ہے کہ ایمان نہ لاؤ گے تو دنیا و آخرت میں ہلاک ہو جاؤ گے اور منکر ہیں کہ اس کے بارے میں ایسی باتیں گھڑ رہے ہیں

5- کیا منکرین حق دیکھ نہیں رہے کہ زمین و آسمان کا نظم تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے اور سب اشیاء اس کی تدبیر پر عمل کر رہی ہیں

6- اگر زمین و آسمان اور سب اشیاء اس کی تدبیر کی پابند ہیں تو ان منکروں کی ہلاکت کی تدبیر کیوں کامیاب نہیں ہو گی

7- حدیث یعنی قرآن کریم جس میں سب کچھ بتا دیا گیا ہے اور یہ اس نے بتایا ہے جو ہر چیز کا خالق اور مالک ہے

186- مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

186- اللہ جسے گمراہ ہونے دے
تو نہیں ہے کوئی اس کو راہ دکھانے والا
اور وہ چھوڑ دیتا ہے ایسوں کو
اپنی گمراہی میں بھٹکتے پھرنے کو

187- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

187- وہ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں
کہ وہ کب آئے گی؟
کہہ دیں "اس کا علم تو میرے رب کو ہی ہے
نہیں برپا کر سکے گا اس کو کوئی
اس کے آنے کے وقت پر بھی
مگر وہی [8]
وہ بہت بھاری ہوگی
آسمانوں میں اور زمین میں
نہیں آئے گی وہ تم پر
مگر ناگہاں ہی"[9]
وہ تجھ سے ایسے پوچھتے ہیں
گویا کہ تو اس کے بارے میں
پوری طرح باخبر ہو[10]
کہہ دیں "واقعی اس کا علم تو میرے رب کو ہی ہے

8- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ ان سے کہہ دیں کہ اس کا علم اللہ کو ہی ہے اور قیامت کے لیے متعین وقت پر بھی وہ صرف اللہ ہی کے حکم سے آئے گی اور کسی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوگا

9- قیامت پہلے سے بتا کر نہیں آئے گی کہ توبہ کر لو میں آ رہی ہوں قیامت انسانوں کے لیے ہی نہیں آسمانوں اور زمین کے لیے بھی بھاری ہوگی کوئی بھی چیز باقی نہیں رہے گی

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں کا روز قیامت کے بارے میں پوچھنا تو ایسا ہے جیسے کہ تو چاہتا ہو کہ وہ تیرے سامنے ہلاک ہوں اور اس کے لئے تو نے اللہ سے وقت لے رکھا ہو

188- قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

مگر اکثر لوگ یہ بھی نہیں جانتے"

188- کہہ دیں "میں ہرگز نہیں اختیار رکھتا[11]

اپنے آپ کو کوئی نفع پہنچانے کا

اور نہ نقصان پہنچانے کا

مگر وہی جو اللہ چاہے

اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا

تو میں ضرور جمع کر لیتا

اپنے لئے بہت سے فائدے

اور نہ چھوتی مجھے کوئی بھی تکلیف

میں تو ہوں صرف ڈرانے والا[12]

اور خوشخبری دینے والا

ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں"

24

189- هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا

189- وہ اللہ ہی ہے جس نے

تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا

11- روز قیامت کیا ہوگا؟ اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ دعوت حق کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں "پھر لے آؤ قیامت اور دلا دو ہمیں سزا" ان سے کہہ دو کہ یہ سب کچھ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ کب کیا ہونا ہے یہ میرے اپنے اختیار میں تو نہیں میرے بس میں تو یہ بھی نہیں کہ میں اپنے کو اس دنیا میں کوئی فائدہ پہنچا لوں یا کسی نقصان سے بچ جاؤں یہ سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہی جب چاہے گا تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا

12- یعنی میرے ذمہ یہی ہے کہ میں لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور انہیں بتا دوں کہ اس پر ایمان لانے والوں کو روز قیامت کیا انعام ملے گا اور اس کو ماننے سے انکار کرنے والوں کو اس کی سزا سے ڈراؤں میرے پاس کوئی علم غیب نہیں کہ میں جان سکوں کہ کب کیا ہوگا اگر میں ایسا جانتا ہوتا تو میں بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور بہت سی تکالیف سے بچ جاتا

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

اور اسی جان سے اس کا ساتھی بنایا[1]
تاکہ وہ اس کے پاس سکون حاصل کرے[2]
پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے[3]
تو وہ ہلکا سا بوجھ اُٹھا لیتی ہے[4]
پھر وہ اس کے ساتھ ایک وقت گزارتی ہے
مگر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے[5]
تو وہ دونوں پکارتے ہیں
اپنے پروردگار اللہ کو
کہ اگر تو ہمیں تندرست بچہ دے[6]
تو ہم ضرور تیرا شکر ادا کریں گے

190- فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

190- سو جب اللہ انہیں صحت مند بچہ عطاء کر دے
تو وہ دونوں اس کے ساتھ شریک بناتے ہیں
اس میں جو اس نے انہیں دیا ہو[7]
اور اللہ تو بہت ہی بلند ہے

1- دیکھیں سورہ النساء آیت نمبر 1 حاشیہ ایک اور دو
2- جسمانی اور ذہنی سکون اور فرحت
3- جب اس نے اپنی ساتھی عورت کے ساتھ ہم بستری کی۔ کیسے؟ اپنے کو اور اسے ڈھانپ کر
4- اسے حمل ٹھہر گیا
5- پیدائش کا وقت آ گیا
6- صالح سے مراد ہے جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند مضبوط اور اچھے اخلاق کا مالک
7- یعنی پیدائش سے پہلے دعا تو اللہ سے کرتے ہیں مگر صالح بچے کی پیدائش کے بعد کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیں فلاں کی دعا سے اور فلاں جگہ چڑھاوے سے ملا ہے اس طرح اللہ کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرانا شروع کر دیتے ہیں

کسی بھی ایسی چیز سے جسے وہ
اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں

191- اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

191- کیا وہ اس کے ساتھ انہیں شریک ٹھہرا رہے ہیں
جو کوئی بھی چیز پیدا نہیں کر سکتے
اور جو خود پیدا کیے جاتے ہیں؟[8]

192- وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

192- اور وہ ہرگز طاقت نہیں رکھتے
ان کی مدد کرنے کی
اور نہ ہی وہ اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں

193- وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

193- اور اگر تم ان کو پکارو
کہ وہ تمہیں کوئی راہ بتائیں
تو وہ تمہاری پکار پر کچھ بھی نہیں کر سکتے[9]
سو تمہارے لئے برابر ہے کہ
تم ان کو پکارو یا تم خاموش رہو[10]

194- اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

194- بلاشبہ وہ جنہیں تم پکارتے ہو
اللہ کے علاوہ
تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں

8- آیت نمبر 185 میں فرمایا کہ آسمانوں اور زمین پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور ہر چیز اسی نے پیدا کی ہوئی ہے جب کوئی بھی اور کسی بھی چیز کے پیدا کرنے والا نہیں تو وہ جنہیں اپنے بچے کی پیدائش میں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ تو خود اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں تو مخلوق کیسے خالق ہو سکتی ہے؟

9- وہ کون؟ وہ جن کے بتوں کی اور قبروں کی پوجا کی جاتی تھی اور کی جاتی ہے اور ان سے مرادیں مانگی جاتی ہیں اور جن کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ بچہ انہوں نے دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم ان سے کہو کہ کسی معاملے میں وہ تمہاری رہنمائی کریں تو وہ تو تمہاری ایسی بات کا جواب تک نہیں دے سکتے

10- سو تم ان کو کسی حاجت روائی کے لیے پکارو یا نہ پکارو ایک جیسا ہی ہے

سو جب تم ان کو پکارو تو
انہیں تو تمہیں جواب دینا چاہئے
اگر تم سچائی پر ہو[11]

195- اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

195- کیا ان کے پاؤں ہیں
کہ وہ ان سے چلتے ہیں؟
کیا ان کے ہاتھ ہیں
کہ وہ ان سے پکڑ لیتے ہیں؟
کیا ان کی آنکھیں ہیں
کہ وہ ان سے دیکھتے ہیں؟
یا کیا ان کے کان ہیں
کہ وہ ان سے سنتے ہیں؟[12]
کہو "بلاؤ تو تم ان کو
جن کو تم شریک بناتے ہو
پھر تم سب میرے خلاف منصوبہ بناؤ
اور میرے ساتھ کوئی نرمی نہ کرنا[13]

11- اللہ تعالیٰ ایسے باطل عقائد رکھنے والوں سے فرماتے ہیں کہ اگر تم سچ کہتے ہو کہ وہ تمہاری حاجت روائی کرتے ہیں تو پھر تو انہیں تمہاری بات کا جواب دینا چاہئے

12- پہلے فرمایا کہ وہ تمہاری طرح کے ہی بندے ہیں۔ کون ہیں وہ بندے؟ وہ جن کے مرجانے کے بعد ان کے بت بنا کر سجائے جاتے ہیں جن کی تشبیہات تیار کروا کر آویزاں کی جاتی ہیں جن کے مزار بنائے جاتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ تو نہ چل پھر سکتے ہیں نہ کوئی چیز پکڑ سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہیں اور تمہیں بچہ دے سکتے ہیں یہ جہالت ہے یا فہم وشعور؟

13- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ایسے مشرکوں سے کہو کہ تم جن کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو ان سے کہو کہ وہ سارے مل کر مجھے نقصان پہنچانے کی سکیم بنائیں اور میرے ساتھ کوئی نرمی نہ کریں یعنی وہ تو سب مل کر بھی کسی کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تو وہ یا ان میں سے کوئی کسی کو فائدہ کیسے پہنچا سکتا ہے؟

196- اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

196-میرا کارساز تو اللہ ہے
جس نے یہ کتاب نازل کی ہے
اور وہ نیکوکاروں کی حمایت کرتا ہے

197 وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

197-اور وہ جنہیں تم پکارتے ہو
اللہ کے سوا
وہ ہرگز نہیں طاقت رکھتے
تمہاری مدد کرنے کی
اور نہ ہی وہ اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں

198- وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

198-اور تم اگر بلاؤ ان کو
اپنی رہنمائی کے لئے
تو نہیں سن سکتے وہ تمہاری بات
اور تو دیکھتا ہے ان کو
جیسے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہوں
حالانکہ وہ ہرگز نہیں دیکھتے"

199- خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

199-درگزر کرو
اور پسندیدہ کاموں کی تلقین کرو
اور جاہلوں سے منہ پھیر لو [14]

200-وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

200-اور اگر اکسائے تجھے شیطان
کسی وسوسہ کی طرف

14-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک جن کو حاجت روا سمجھتے ہیں ان کی جو حالت بیان کی گئی ہے اسے اور ان مشرکوں کی ذہنی حالت کو ذہن میں رکھ کر دعوت توحید پیش کرو اور ایسے باطل عقائد سے چمٹے رہنے کی ضد کرنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دو

تو اللہ کی پناہ مانگ [15]

بلاشبہ وہ ہے

سب کچھ سننے والا

سب کچھ جاننے والا

201- اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

201- وہ لوگ تو

جن کے دلوں میں اللہ کا ڈر ہے

جب انہیں کوئی وسوسہ چھوتا ہے

شیطان کی طرف سے

وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں [16]

اور وہ فوراً ہی سمجھ جاتے ہیں

202- وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

202- اور جو لوگ شیاطین کے بھائی ہیں

انہیں وہ گمراہی میں کھینچے لئے جاتے ہیں

اور وہ اس میں کوئی کسر نہیں اُٹھائے رکھتے [17]

203- وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا

203- اور جب تو ان لوگوں کے لئے

کوئی معجزہ نہیں لاتا [18]

15- دعوت توحید دینے والوں کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنما اصول ہے کہ اگر ایسے جاہلوں کی کسی بات یا حرکت پر تمہیں کبھی غصہ آجائے اور تم ان کے اس عمل کے ردعمل میں اپنے میں کوئی جوابی اشتعال محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو مطلب یہ ہے کہ کسی صورت اشتعال اور غصہ میں نہ آؤ شیطان تو چاہتا ہے کہ تم ان سے لڑائی جھگڑا کرو

16- یعنی جو اہل ایمان ہیں اگر کوئی شیطانی وسوسہ کوئی شیطانی خیال ان کے ذہن کو چھو بھی جائے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں

17- ایک تو اہل ایمان ہوئے جو شیطانی وسوسہ اور خیال آتے ہی اللہ کو یاد کرتے ہیں ان کے مقابلے میں وہ ہیں جو شیاطین کے بھائی ہیں وہ جو دعوت قبول کرنے کی بجائے شیاطین کے پیچھے چلتے ہیں ایسوں کو شیاطین گمراہی کے گڑھے کی طرف دھکیل کر لے جاتے ہیں

18- کوئی ایسا معجزہ جس کا وہ شیطان کے بھائی مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر اللہ کے رسول ہو تو معجزہ کیوں نہیں دکھاتے؟

بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

وہ کہتے ہیں ''تو نے کوئی معجزہ چن کیوں نہیں لیا؟''[19]
کہہ دیں ''میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں
جو میرے رب کی طرف سے
مجھ پر وحی کیا جائے[20]
یہ ہیں بصیرت کی روشنیاں
تمہارے رب کی طرف سے
اور ہدایت اور رحمت
ان لوگوں کے لیے
جو ایمان لائیں[21]

204- وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

204- اور جب قرآن پڑھا جائے
تو اسے غور سے سنو
اور خاموش رہو
تاکہ تم پر رحمت کی جائے''[22]

205- وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

205- اور یاد کرو اپنے رب کو
اپنے دل میں
عاجزی سے اور خوف کے ساتھ

19- یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تو واقعی اللہ کی طرف سے بھیجا رسول ہے تو پھر تو تجھے خود ہی کوئی معجزہ اپنے لیے چن لینا چاہئے

20- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ شیطان کے ان بھائیوں کو بتادو کہ میں وہی کچھ کہتا اور بتاتا ہوں جو کچھ اللہ نے وحی کے ذریعے مجھے بتایا ہے معجزہ دکھانا میرے بس میں نہیں

21- بصیرت کی روشنیاں یعنی اہل فہم وشعور کو فلاح کی راہ دکھانے والا قرآن

22- جو بھی کوئی قرآن پر ایمان لے آئے وہ ہدایت کی راہ پالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں آجاتا ہے

اور زبان سے آہستہ آواز میں
صبح کو اور شام کو
اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ

206- اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿٢٠٦﴾

206- وہ جو تیرے رب کے قریب ہیں
وہ تو ہرگز تکبر نہیں کرتے
اس کی عبادت کرنے میں
اور وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں
اور اس کے حضور سجدہ کرتے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 75 آیات اور 10 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	1- وہ تم سے پوچھتے ہیں غنیمت کے مال بارے میں [1] کہہ دیں "مالِ غنیمت ہے اللہ کے لئے اور رسول کے لئے [2] سو تم اللہ سے ڈرتے رہو [3] اور درست کرو آپس کے تعلقات [4] اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اگر تم مومن ہو" [5]

1- مال غنیمت سے یہاں مراد وہ مال ہے وہ سامانِ اور مال و دولت وغیر جو دشمنوں کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آتا ہے اس میں سوئی دھاگے سے لے کر نقد زر، سونا، چاندی وغیر سب کچھ شامل ہے اللہ تعالیٰ اس مال کی ملکیت کے بارے میں بنیادی اصول بتانے کے لیے اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اس مال کے بارے میں اہلِ ایمان کو بتادیں

2- کیا بتادیں؟ یہ کہ ایسا مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے یعنی ایسا نہیں کہ جو بھی چیز جس کسی کے ہاتھ میں آجائے وہ اسی کی ہے جیسا کہ مشرکین کی روایت ہوتی تھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ملکیت سے کیا مراد ہے؟ یہ کہ جو بھی کچھ کسی کے ہاتھ آئے وہ اسے رسول ﷺ کے حوالے کردے جو اسے اللہ کے احکام کے مطابق تقسیم کریں گے

3- اللہ سے ڈرتے رہو یعنی اس مال میں خیانت نہ کرو اور جس کو جو کچھ بھی ملے وہ اسے ریاست کے حوالے کردے اور اللہ کے حکم پر عمل کرے

4- آپس کے تعلقات درست کرو یعنی اس مال کی وجہ سے آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ یہ چیز میرے ہاتھ آئی تھی اور یہ میری ہے اور اپنے حق سے زیادہ کا لالچ نہ کرو اس سے فساد کی بنیاد پڑ جائے گی

5- اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہو تو اس حکم پر عمل کرو

2- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲

2- سوائے اس کے نہیں کہ
ایمان والے تو وہ لوگ ہیں
کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے
تو ان کے دل لرز جاتے ہیں
اور جب ان پر
اس کی آیات پڑھی جائیں
تو وہ ان کے ایمان کو
بڑھا دیتی ہیں[6]
اور وہ اپنے رب پر
توکل رکھتے ہیں[7]

3- الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

3- وہ جو نماز قائم کرتے ہیں
اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہو
اس میں سے خرچ کرتے ہیں

4- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴

4- ایسے لوگ ہی ہیں
جو حقیقی مومن ہیں[8]
ان کے لئے ہیں

6- یہ اہل ایمان کی نشانی بتادی گئی ہے کہ اللہ کے احکام سن کر ان کے دل لرز جاتے ہیں وہ ان پر فوری عمل کرتے ہیں اور وہ احکام الٰہی کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں

7- یعنی اللہ کے احکام پر عمل سے ان کا دل کبھی متزلزل نہیں ہوتا

8- وہ خود غرض اور لالچی نہیں ہوتے رزق سے مراد کھانے پینے کی اشیاء، مال و دولت، علم و صلاحیت سب کچھ ہے اور اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں یعنی اللہ کے احکام پر ہر حال میں عمل کرنے والوں کی خصوصیات کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ وہ نماز قائم کرنے کے ساتھ ہی ساتھ اللہ کے دیئے رزق سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بھی فراخدل ہوتے ہیں۔ اور جو بھی کوئی ایسا ہو وہ مالِ غنیمت کے معاملے میں لالچی کیسے ہو سکتا ہے؟

ان کے رب کے پاس
بلند درجات اور مغفرت
اور بہترین رزق [9]

5- كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

5- جس طرح سے تیرا رب تجھے نکال لایا تھا
تیرے گھر سے
احسن تدبیر کے ساتھ [10]
جبکہ مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی [11]

6- يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

6- وہ تم سے جھگڑتے تھے
حق کے بارے میں
اس کے بعد بھی کہ

9- کہاں؟..... جنت میں

10- حوالہ ہے جنگ بدر کا جو اہل ایمان اور مشرکین کے درمیان پہلی باقاعدہ لڑائی تھی اس لڑائی میں مشرکین مکہ کو عبرتناک شکست ہوئی تھی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عظیم کے ساتھ ہی ساتھ بہت سا مال غنیمت بھی عطا کیا تھا اسی موقع پر مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی تھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی احسن تدبیر سے تمہیں تمہارے گھر سے نکالا تھا اور غلبۂ حق کے لیے بدر کے میدان میں مشرکین مکہ کے مقابلے میں لا کھڑا کیا تھا مدینہ سے تو اللہ کے رسول ﷺ مشرکین کے اس تجارتی قافلہ کی راہ روکنے کے لیے نکلے تھے جو شام سے آرہا تھا راستے میں معلوم ہوا کہ کفار تو ایک بڑے لشکر کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ فیصلہ کن لڑائی کے لیے آرہے ہیں ان کا قافلہ اگرچہ بچ کر نکل گیا ہے مگر وہ پھر بھی لڑنے کو بڑھے آتے ہیں اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ اب کیا کریں؟ چند نے کہا کہ ہم تو لڑائی کے لیے تیاری کر کے ہی نہیں آئے مگر اکثریت نے عرض کیا کہ جو آپ ﷺ فیصلہ کریں، ہم اسی پر عمل کریں گے چنانچہ بدر کے میدان میں وہ جنگ ہوئی جس نے کافروں کی جڑ کاٹ دی اور ایسا اللہ ہی کی تدبیر سے ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی کے اسباب پیدا کر کے مسلمانوں کو فتح یاب کر دیا تھا اپنی تدبیر سے حق کو غالب کر دیا تھا

11- مومنوں کی وہ جماعت کیوں ناخوش تھی؟ اس کا سبب اگلی آیت کے آخر میں ہے کہ وہ محسوس کر رہے تھے کہ انہیں موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے۔ وہ ایسا کیوں محسوس کر رہے تھے؟ قریش پوری طرح لڑائی کی تیاری کر کے آئے تھے ان کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی مسلمانوں کی تعداد 340 تھی اور ان کے پاس سامانِ جنگ بھی نہیں تھا وہ لڑائی کے لئے تو آئے ہی نہیں تھے

وہ حق تو ظاہر ہو چکا تھا[12]

ان کا حال ایسے تھا

جیسے کہ وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہوں

اور وہ اس کو دیکھ رہے ہوں

7- وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۷﴾

7- اور یاد کرو وہ وقت

جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا

دو جماعتوں میں سے ایک کا

کہ وہ تو تمہارے لئے ہے

اور تم لوگ پسند کرتے تھے

اپنے لئے اس جماعت کو جو غیر مسلح ہو[13]

اور اللہ چاہتا تھا کہ

حق کو حق ثابت کر دے

اپنے احکام کے ذریعے

اور کافروں کی جڑ کاٹ دے[14]

12- کونسا حق ظاہر ہو چکا تھا؟ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر سے انہیں قریش کے مقابلے میں لے آئے ہیں تا کہ حق ثابت ہو جائے جیسا کہ آگے بتایا گیا ہے

13- یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کر چکے تھے کہ دونوں جماعتوں یعنی تجارتی قافلہ اور مشرکین کے لشکر میں سے ایک پر تمہیں غلبہ حاصل ہو جائے گا اور وہ اپنی تدبیر سے تمہیں لشکر کے سامنے لے آئے تھے قافلہ نکل گیا تھا اور اب ایک ہی جماعت رہ گئی تھی اور اللہ نے تم سے ایک جماعت پر غلبہ کا وعدہ کیا ہوا تھا

14- وہی بات کہ اللہ کی اس تدبیر کا مقصد تھا کافروں کی جڑ کاٹ دینا، جڑ کاٹ دینے سے کیا ہوتا ہے؟ مکمل خاتمہ۔ جنگ بدر مشرکین کے مکمل خاتمہ کا آغاز ہی تو بن گئی تھی

8- لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸

8- تاکہ وہ ثابت کردے
حق کا حق ہونا
اور باطل کا باطل ہونا[15]
خواہ مجرموں کو کتنا ہی ناپسند ہو

9- اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹

9- اور یاد کرو وہ وقت
جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے
تو اس نے تمہارے لئے قبول کر لیا تھا
یہ کہ میں ضرور تمہاری مدد کروں گا
ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ
جو لگاتار آتے رہیں گے[16]

10- وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ ع ۱ ۱۰ ۱۵

10- اور اللہ نے نہیں بنایا تھا اس بات کو
مگر صرف خوشخبری ہی
اور اس لئے کہ
اس سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں
اور نہیں ہوتی کوئی بھی مدد
مگر اللہ ہی کی طرف سے
اللہ تو ہے
غالب اور صاحبِ حکمت[17]

15 - اللہ ایسا کیوں چاہتا تھا؟ اس لیے کہ دین حق کی سچائی اور مشرکین کے دین کا باطل ہونا ثابت کر دے۔ کیسے؟ بے سروسامانی کی حالت میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے تھوڑے سے اہل ایمان کو اتنے بڑے مسلح لشکر پر فتح عطا کر کے

16 - اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اپنا کرم یاد دلاتے ہیں کہ اس حالت میں میں نے فرشتوں سے تمہاری مدد کی تھی اور اپنا منصوبہ کامیاب کیا تھا

17 - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے فرشتے کی مدد والی بات صرف تمہیں کامیابی کی خوشخبری دینے اور تمہارے اطمینان قلب کے لیے بتائی تھی ورنہ مدد تو اللہ کے سوا کوئی کسی کی نہیں کر سکتا اور اللہ جس کی چاہے مدد کر سکتا ہے اس کے لیے فرشتے بھیجنا لازم تو نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بتایا ہے کہ مشرکین پر تمہاری وہ فتح ہماری تدبیر اور مدد کی وجہ سے تھی

2

11- اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

11- یاد کرو جب اللہ تمہیں ڈھانپتا تھا
اپنی طرف سے اونگھ سے [1]
اور برساتا تھا تم پر آسمان سے پانی
تاکہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کردے
اور دور کردے تم پر سے شیطانی آلودگی [2]
اور اس لئے کہ
مضبوط بنادے تمہارے دل
اور جمادے اس کے ذریعے قدموں کو [3]

1- اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ وہ وقت یاد کرو جب تم تھکے ماندے تھے اور ہم نے اپنی حکمت سے تم پر اونگھ کی حالت طاری کردی تھی۔ کس لیے؟ تاکہ تم سکون محسوس کرو ذہنی اور جسمانی طور پر

2- یہ اس بارش کی یاددہانی ہے جو بدر کی لڑائی سے پہلے رات کے وقت برسی تھی اہل ایمان طویل صحرائی سفر کرکے وہاں پہنچے تھے قریش پہلے پہنچ چکے تھے پانی کے چشمہ پر ان کا قبضہ تھا مسلمانوں کو نہانے، وضو کرنے اور طہارت کے لیے بھی پانی میسر نہیں تھا تیمم کرنے کی اجازت تھی نہیں وضو کے لیے پانی نہ ہو تو تیمم کرکے نماز ادا کرنے کی اجازت تو 5 ہجری میں غزہ بنی مصطلق کے وقت ملی تھی جسموں پر گرد و غبار جمے ہیں طہارت کے لیے پانی نہیں وضو کیسے کریں؟ ایک یہ آلودگی اور پھر ذہنوں میں وسوسے کہ جسمانی آلودگی کی حالت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں اس حالت میں لڑائی کا کیا بنے گا؟ آلودگی جسمانی بھی تھی اور ذہنی بھی اور اس آلودگی کو اللہ تعالیٰ نے شیطانی قرار دیا ہے اور یاد دلایا ہے کہ ہم نے بارش برسا کر تمہارے جسم اور ذہن اس آلودگی سے پاک کردیئے تھے یعنی تم پر ہم نے خاص کرم کیا تھا اور اس کرم کی وجہ سے تم میں اعتماد پیدا ہوگیا تھا

3- قریش مکہ کی لشکر گاہ اور اہل ایمان کے خیموں کے درمیان ریت سے بھرا میدان تھا جس میں پاؤں گہرائی تک دھنس جاتے تھے اس بارش سے وہ ریت جم کر سخت ہوگئی تو چلنے پھرنے، دوڑنے اور لڑائی کے لیے وہی جگہ سب سے اچھی بن گئی تھی قریش مکہ چونکہ نشیب کی طرف تھے، وہاں ریت نہیں تھی، عام مٹی تھی اس لیے بارش سے وہاں کیچڑ بھر گیا تھا جس سے ان کو چلنے پھرنے میں اور لڑائی میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بارش ہم نے اس لیے بھیجی تھی تاکہ (1) جسمانی اور ذہنی آلودگی دور ہوجانے سے تمہارے دل مضبوط ہوجائیں (2) ریت جم جانے سے میدانِ جنگ میں تمہارے پاؤں نہ پھسلیں اور نہ دھنسیں اس طرح ہم نے تمہاری فتح کے اسباب پیدا کردیئے تھے

12- اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ⑫

12- یاد رکھو کہ تمہارے رب نے فرشتوں کو پیغام بھیجا تھا کہ ''یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں[4] پس تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو[5] میں ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا[6] سو تم مارو گردنوں پر اور تم مارو ان کی ہر ایک پور پر''[7]

13- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑬

13- ان کے ساتھ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے مخالفت کی تھی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور جو کوئی مخالفت کرے

4- وحی کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا پیغام وحی کہلاتا ہے اس روز ایسا ہی پیغام اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا تھا یہ کہ ''میں تمہارے ساتھ ہوں'' یعنی ہوگا وہی جو میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی فتح و نصرت کے لیے حالات سازگار بنا دیئے تھے اور مدد کا جو وعدہ فرمایا تھا اہل ایمان کی ہمت اور حوصلہ بڑھانے کے لیے جو کہا تھا وہ پورا کر دیا تھا

5- یہ وہ حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو دیا تھا جنہیں اہل ایمان کی مدد یعنی ان کا حوصلہ بڑھانے کے لیے بھیجا گیا تھا

6- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کی مدد کی وضاحت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تعداد میں مسلمانوں سے تین گنا سے بھی زیادہ اور ہتھیاروں سے لیس مکہ کے قریش کے دلوں میں ان تھوڑے سے نہتے اہل ایمان کا رعب ڈال دینے کا فیصلہ کر لیا تھا اور ان کی شکست اور اہل ایمان کی کامیابی کا سبب ہماری طرف سے مشرکوں کے دلوں میں ڈالا گیا وہ رعب بھی تھا

7- اس زمانے میں زرہ بکتر اور آہنی ٹوپیاں پہن کر لڑائی کے لیے میدان میں اترنے والوں کے جسموں کے یہی حصے عام طور پر ننگے ہوتے تھے ہاتھوں اور پاؤں کی پوریں کاٹ دیں تو انسان مفلوج ہو جاتا ہے گردن کٹ جانے سے اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے یعنی تم ان مشرکوں کو بے دست و پا کر دو کہ وہ لڑائی کے قابل ہی نہ رہیں اور انہیں گردنوں پر مارو تا کہ ختم ہی ہو جائیں

اللہ کی اور اس کے رسول کی
تو اللہ تو اسے سزا دینے میں سخت ہے [8]

14- ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

14- "یہ ہے
سو تم اس کو چکھو [9]
اور جان لو کہ
کافروں کے لئے تو
آگ کا عذاب ہے"

15- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

15- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
جب تم آمنے سامنے ہو
ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا ہے
گھمسان کی لڑائی میں
تو تم ان سے پیٹھیں نہ پھیرو [10]

16- وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

16- اور جو کوئی اس روز
ان کی طرف سے پیٹھ پھیرتا ہے
اس کے سوا کہ وہ
پینترا بدلنے والا ہو
لڑائی کے لئے

8- یعنی اس روز ان کافروں کو یہ سزا اس لیے دی گئی تھی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سزا دینے کے معاملے میں ایسوں سے نرمی نہیں کیا کرتے

9- اللہ تعالیٰ کافروں سے فرماتے ہیں کہ یہ سزا جو ہم نے تمہیں دی ہے یہ اس دنیا میں چکھو یعنی بھگتو اس کے بعد والی دنیا میں تو تمہیں آگ میں ڈالا جانا ہے

10- یعنی جب تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے لڑ رہے ہو، صفیں باندھے دو بدو لڑائی کر رہے ہو تو ثابت قدم رہو پیچھے نہ ہٹو

یا کسی اور گروہ سے ملنا چاہتا ہو [11]
تو یقیناوہ مستحق ہوگیا اللہ کے غضب کا
اور ٹھکانہ اس کا ہے جہنم
اور وہ لوٹنے کے لیے بہت بری جگہ ہے [12]

17- فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ⑰

17- سوان کو تم نے نہیں قتل کیا تھا
بلکہ انہیں اللہ نے قتل کیا تھا [13]
اور وہ تو نے نہیں پھینکی تھی
جب تو نے وہ پھینکی تھی
بلکہ وہ اللہ نے پھینکی تھی [14]
اور وہ اس لئے کہ
وہ عطا کر دے مسلمانوں کو
اپنے پاس سے اچھی عطا [15]

11- یہ وہ صورت ہے جس میں پیچھے ہٹنے کی اجازت ہے ایک تو دشمن پر وار کرنے کے لیے بہتر پوزیشن اختیار کرنے کے لیے اور دوسرے اگر ان میں گھر جاؤ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا شامل ہونے کے لیے ان ساتھیوں کے ساتھ جو لڑائی میں مصروف ہیں

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان صورتوں کے علاوہ جو کوئی پیٹھ دکھائے بزدلی کی وجہ سے پیچھے کی طرف بھاگے اس نے اللہ کو ناراض کیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا

13- یعنی اس روز تم مسلمانوں نے جن کفار کو قتل کیا تھا وہ ہمارے دست قدرت کا نتیجہ تھا ان مشرکوں کے قتل کی تدبیر اور صورت ہم نے پیدا کی تھی ہم نہ چاہتے تو تم انہیں قتل نہیں کر سکتے تھے

14- اس سے مراد ریت اور کنکریوں کی وہ مٹھی ہے جو اللہ کے رسول نے لڑائی کے مرحلہ میں کفار کی طرف پھینکی تھی اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر میں جن مشرکوں کا قتل ہو جانا شامل تھا وہ ریت ان کی آنکھوں میں اور کنکریاں ان کے موہنوں پر لگی تھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کا ان مشرکوں کے موہنوں پر لگنا بھی ہماری ہی تدبیر سے تھا گویا وہ ہم نے ہی پھینکی ہوں مطلب یہ کہ وہ سب کچھ ہماری تدبیر سے ہماری منشاء کے مطابق ہی ہوا تھا

15- اس روز میدان بدر میں اہل ایمان کی فتح و نصرت کے لیے اپنی تدبیر اس تدبیر کے تحت سازگار حالات بنا دینے اور اہل ایمان میں حوصلہ اور اعتماد پیدا کر دینے کی تفصیل کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے وہ اس لیے کیا تھا تا کہ اہل ایمان کو اس آزمائش کے انعام کے طور پر اپنے پاس سے ''اچھی عطا'' سے نوازیں۔ وہ عطا کیا تھی؟ اتنی بڑی قوت اور لشکر پر اتنی بڑی فتح و نصرت کی عطا

اللہ تو ہے
خوب سننے والا اور جاننے والا

18- ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

18- یہ معاملہ تو ہے ایسے
اور جان لو کہ
اللہ ہی ہے جو
کافروں کی تدبیروں کو کمزور کر دیتا ہے [16]

19- اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۹ ۱۶

19- اگر تم کافر لوگ فیصلہ چاہتے تھے
تو وہ فیصلہ تمہارے پاس آ گیا ہے [17]
اور اگر تم باز آ جاؤ
تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے
اور اگر تم لوٹو گے
تو ہم اسی طرح لوٹ آئیں گے [18]
اور ہرگز نہیں کام آئے گی تمہارے
تمہاری جمعیت کچھ بھی

16۔ یعنی کافروں کی وہ چال اور منصوبہ اللہ نے ہی کمزور اور ناکام بنایا تھا اور اللہ جب چاہے ایسا کر سکتا ہے

17۔ آیت نمبر 8 میں اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر سے اہل ایمان کو میدان بدر میں مشرکین مکہ کے مقابلے میں لا کھڑا کرنے کا سبب بیان فرماتے ہیں کہ ''تاکہ وہ ثابت کر دے حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا'' مشرکین مکہ اہل ایمان سے فیصلہ کن لڑائی کی تیاریاں کر کے آئے تھے اور روانگی سے پہلے حرم کعبہ کے پردے کو تھام کر انہوں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ ''دونوں فریقوں میں سے جو گمراہ ہے اور ایسی چیز لایا ہے جو غیر معروف ہے اور زیادہ قطع رحمی کرتا ہے اسے ہلاک کر دے'' وہ اللہ کو تو مانتے تھے مگر اسلام کو دین حق نہیں مانتے تھے اور اس کا فیصلہ چاہتے تھے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ فیصلہ تو تم نے دیکھ لیا ہے

18۔ اگر تم اس فیصلے کے بعد بھی اپنی ضد اور منصوبے پر قائم رہو گے اور اہل توحید کے خلاف پھر کوئی ایسی ہی مہم جوئی کرو گے تو ''ہم اسی طرح لوٹ آئیں گے'' یعنی جس طرح ہم نے بدر میں تمہاری ناکامی اور اہل توحید کی فتح و نصرت کے اسباب پیدا کر دیئے تھے اسی طرح پھر کر دیں گے مشرکین مکہ نے اہل ایمان کے خلاف اس کے بعد جب بھی چڑھائی کی تھی اللہ تعالیٰ ان کے خلاف اسی طرح لوٹ آئے تھے

اگرچہ وہ بہت زیادہ ہی ہو[19]
اور جان لو کہ
اللہ تو مومنوں کے ساتھ ہے[20]

3

20- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

20- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اطاعت کرو اللہ کی
اور اس کے رسول کی
اور اس سے روگردانی نہ کرو
اور تم سن رہے ہو[1]

21- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

21- اور تم ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ
جو کہتے ہیں ''ہم نے سن لیا''
اور وہ نہیں سنتے[2]

22- اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

22- بلاشبہ بدترین جانور[3]
اللہ کے نزدیک
وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں
جو فہم و شعور سے کام نہیں لیتے[4]

19- تمہاری بہت بڑی تعداد بھی تمہیں ایسے انجام سے بچا نہیں سکے گی

20- اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرماتے ہیں کہ اب جان لو کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اور ان کی فتح اس کا ثبوت ہے اس ثبوت کے بعد تمہیں جان لینا چاہیے کہ حق پر کون ہے اور باطل کیا ہے

1- یعنی مال غنیمت کے بارے میں اللہ کا حکم معلوم ہو جانے اور اللہ کے رسول ﷺ کا عمل دیکھ لینے کے بعد اس حکم کو دل و جان سے قبول کرو

2- ''ہم نے سن لیا'' کہنے کے باوجود ''اور وہ نہیں سنتے'' سے کیا مراد ہے؟ یہ کہ وہ اللہ کے حکم کو اپنے عقیدے اور عمل کا حصہ نہیں بناتے اس حکم پر خلوص نیت سے عمل نہیں کرتے اشارہ ہے منافقین کی طرف

3- بدترین جانور ترجمہ کیا گیا ہے ''شَرَّ الدَّوَآبِّ'' کا شَرَّ کا بدترین اور الدَّوَآبِّ کا جانور اس میں زمین پر چلنے والے اور رینگنے والے سب جانور شامل ہیں انسان بھی تو جو زمین پر چلتا ہے ان سب میں بدترین جانور کون ہے؟ حاشیہ 4 دیکھیں

4- آیت 20 میں فرمایا کہ اب جب کہ تم اللہ کا حکم سن رہے ہو تو اس پر عمل کرو جو سن بھی لے اور اس پر عمل نہ کرے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ بدترین جانوروں کی مانند ہے کہ اس نے سن کر اس پر غور نہیں کیا، اس حکم کی روح کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی یہ سمجھنے کی کہ اس پر عمل کیوں ضروری ہے؟ اس پر عمل سے اسے کیا فوائد حاصل ہوں گے

23- وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- اور اگر اللہ ان لوگوں میں کوئی بھلائی دیکھتا
تو وہ لازماً ان کو سنوا دیتا
اور اگر وہ اُن لوگوں کو سنوا بھی دیتا
تو بھی وہ ضرور منہ پھیر لیتے
بے رخی سے

24- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

24- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
لبیک کہو
اللہ کو اور اس کے رسول کو
جب وہ تمہیں بلائے [5]
اس امر کی طرف جو تمہیں زندہ کرتا ہے
اور جان لو کہ
اللہ رکاوٹ بن جاتا ہے
درمیان انسان کے اور اس کے دل کے [6]
اور یقیناً تم سب اسی کے پاس
اکٹھے کیے جاؤ گے [7]

5- پہلے فرمایا کہ اللہ اور رسول جب آواز دیں تو فوراً ''ہم حاضر ہیں'' کہو اس کے بعد واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا کہ ''جب وہ تمہیں بلائے'' یعنی اللہ کا رسول جب بھی بلائے تو ''ہم حاضر ہیں'' کہتے ہوئے اس پکار اور حکم پر عمل کرو کیونکہ رسول تمہیں اسی مقصد کے لیے پکارتے ہیں، وہی حکم تم تک پہنچاتے ہیں جو اللہ نے وحی کے ذریعے تم تک پہنچا دینے کے لیے بھیجا ہوتا ہے یعنی اللہ کے رسول تمہیں جو بھی کچھ کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ تمہیں زندہ کر دینے کے لیے ہوتا ہے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں نفع پہنچانے کے لیے ہوتا ہے ایمانی روحانی اور دنیاوی زندگی دینے والا ہوتا ہے

6- اللہ انسان کو خواہشات نفس کے پیچھے چلنے سے روک دیتا ہے انسان کا عمل اس کی خواہشات کے طابع نہیں رہتا اس کی خواہشات نفس ختم کر دیتا ہے یا بدل دیتا ہے یعنی جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے بھٹکنے سے بچا لیتا ہے

7- کس لیے؟ دنیاوی اعمال کا حساب دینے کے لیے یعنی تمہیں اللہ کے حضور اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہے اسے یاد رکھو

25- وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

25- اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو
جو تم میں سے
صرف ظالموں تک ہی محدود رہنے والا نہ ہو[8]
اور جان لو کہ
اللہ تو
سزا دینے میں سخت ہے

26- وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- اور یاد کرو وہ وقت
جب تم تھوڑے سے تھے
اور ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے
تم خوفزدہ ہوتے تھے کہ
لوگ تمہیں اچک نہ لیں[9]
تو اس نے تم کو ٹھکانہ دے دیا تھا
اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی تھی
اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دے دیا تھا
تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ[10]

8- ایسے لالچ میں آنے سے بچتے رہو ایسی حکم عدولی نہ کرو جس کے نتیجے میں تم پر کوئی ایسی آزمائش اور مصیبت آجائے جو صرف حکم عدولی کرنے والوں تک ہی محدود رہنے والی نہ ہو بلکہ اس میں سارے ہی مسلمان پھنس جائیں

9- اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے اہل ایمان کو دشمنوں کی اتنی بڑی قوت کے خلاف اتنی بڑی کامیابی دی اپنے اس بہت بڑے کرم کے حوالے سے انہیں کسی ایسے لالچ اور گناہ سے بچتے رہنے سے خبردار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذرا وہ وقت تو یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے سے ہوتے تھے اور تمہارے دشمن تمہیں کمزور سے سمجھا کرتے تھے اور تمہیں ان کی قوت اور دشمنی کا ہر وقت خوف رہا کرتا تھا

10- اس صورتحال سے نکالنے کے لیے ہم نے تمہیں مدینہ میں ٹھکانہ دے دیا پھر وہاں تمہاری روزی روٹی کے وسائل فراہم کر دیئے اور اپنی تدبیر اور مدد سے اب ہم نے تمہیں طاقت عطا کر دی ہے اور یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے کہ تم ہمارے کرم اور مہربانیوں کو یاد رکھو اور ہمارے احکام پر عمل کرو یہ یاد دہانی کیوں؟ اسی لیے کہ اہل ایمان اللہ اور رسول کے حکم کی پابندی کریں اور مالِ غنیمت کے یا کسی اور لالچ کے فتنہ میں مبتلا ہو کر کوئی ایسی صورت نہ پیدا کریں جس سے سارے ہی کسی آزمائش اور مصیبت میں پھنس جائیں

27- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
نہ خیانت کرو
اللہ کی اور رسول کی [11]
اور نہ خیانت کرو
آپس کی امانتوں میں
جبکہ تمہیں اس کا علم ہو

28- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع ۴ ۱۷

28- یاد رکھو کہ
تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو
بہت بڑی آزمائش ہیں [12]
اور جو اجر اللہ کے پاس ہے
وہ تو بہت ہی بڑا ہے

4

29- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

29- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو
تو وہ پیدا کر دے گا تم میں
حق و باطل کی پہچان کی صلاحیت [1]

11 - اللہ اور اس کے رسول کے حقوق ادا کرو فرائض اور ذمہ داریاں پوری کرو دھوکہ نہ دو احکام کی پابندی کرو

12 - دنیاوی مال و دولت اور آل اولاد سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو ایسی خلاف ورزی سے بچتے رہنا بہت بڑی آزمائش ہے ایسی خلاف ورزی سے بچو اور یاد رکھو کہ احکام خدا کی پابندی کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے

1 - فرقان کیا ہے؟ وہ چیز جو بتا دے کہ کھوٹا کیا ہے اور کھرا کیا ہے یہاں فرقان کا ترجمہ کیا گیا ہے ''حق و باطل کی پہچان'' اللہ تعالیٰ کسی کو فرقان عطا کر دیں، اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد ہے کہ اس میں حق اور باطل کی پہچان کی صلاحیت پیدا کر دیں گے وہ سمجھ جائے گا کہ دین حق کیا ہے اور اس کے سوا کیا ہے تا کہ کسی بھی مرحلہ پر وہ راہ راست سے بھٹک نہ جائے مگر اہل ایمان میں ایسی صلاحیت اللہ تعالیٰ پیدا کب کرتے ہیں؟ جب وہ اللہ سے ڈرنے والے بن جائیں اللہ سے ڈرنے والے یا متقی بن جانے کا مفہوم یہ ہے کہ قول و فعل کے ہر مرحلہ میں وہ سوچیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے؟ ڈریں کہ کہیں اس عمل سے اللہ کے ہاں پکڑ نہ ہو جائے

اور دور کردے گا تم سے تمہاری برائیاں [2]
اور تمہیں معاف کردے گا [3]
اور اللہ صاحبِ فضل عظیم ہے

30- وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

30- اور یاد کرو وہ وقت
جب کافر تیرے خلاف
تدبیریں سوچ رہے تھے
اس کی کہ
تمہیں قید کردیں
یا تجھے قتل کردیں
یا تمہیں نکال دیں
اور وہ اپنی چالیں چل رہے تھے
اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا
اور اللہ ہے سب سے اچھی تدبیر کرنے والا [4]

31- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

31- اور جب ان پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں
تو وہ کہتے ہیں ”ہم نے یہ سب سنا ہوا ہے

2۔ فرمایا اس کے ذریعے اللہ تمہاری برائیاں دور کردے گا تم میں حق اور باطل میں پہچان کی صلاحیت پیدا ہوجائے گی تو تم برائی سے بچے رہو گے
3۔ کیا معاف کردے گا؟ وہ جو تم پہلے لاعلمی کی وجہ سے برائیاں کر چکے ہو
4۔ یہ اس سازش کی طرف اشارہ ہے جو مشرکین مکہ کے سرداروں نے اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف تیار کی تھی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو وہ سازش یاد دلاتے ہیں اور پھر یہ بھی کہ جب وہ سب مل کر آپ کے خلاف سازش کر رہے تھے اور انہوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو ہم نے اپنی احسن تدبیر کے ذریعے آپ کو ان کے محاصرے سے زندہ سلامت نکال لیا تھا اور ان کی سازش ناکام بنا دی تھی اس حوالے سے فرمایا کہ ہم سے اچھی تدبیر کرنے اور اسے کامیاب کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں پہلے اس کا ثبوت یاد دلایا اور پھر فیصلہ سنایا کہ اچھی تدبیر میں ہم ہی سب سے بالا و برتر ہیں اس مرحلہ پر اس حسنِ تدبیر کی یاد دہانی کیوں؟ اس لئے کہ بتایا جو جا رہا ہے کہ ہم نے اہل ایمان کو مشرکین کے خلاف اتنی بڑی کامیابی اپنی تدبیر سے عطا کی ہے یاد دہانی اس لیے کہ ان مشرکوں کی وہ سازش ہم نے ناکام بنا دی تھی تو کیا ہم ان کی یہ سازش ناکام نہیں بنا سکتے تھے؟ مخاطب اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے ہیں کیونکہ وہ سازش آپؐ کے خلاف تھی اور یاد دہانی اس کے حوالے سے سارے اہل ایمان کو کرائی گئی ہے

اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ان جیسی کہہ لیں
نہیں ہیں یہ کچھ بھی مگر پرانے لوگوں کی کہانیاں ہی"[5]

32- وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾

32- اور وہ وقت یاد کرو جب
انہوں نے کہا تھا "اے اللہ اگر یہ واقعی حق ہے
تیری طرف سے
تو برسا دے ہم پر آسمان سے پتھر
یا لے آ ہم پر دردناک عذاب"[6]

33- وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

33- اور اللہ ان لوگوں کو عذاب دینے والا نہیں تھا[7]
جبکہ تو ان کے درمیان ہو
اور نہیں تھا اللہ انہیں عذاب دینے والا
جبکہ وہ لوگ بخشش طلب کر سکتے ہوں

5- یہ اللہ کے دین اور قرآن کی مخالفت پر کمر بستہ لوگوں کے رویہ کا ذکر ہے کہ جب انہیں قرآن سنا کر دین حق کی طرف دعوت دی جاتی تو وہ کہتے کہ یہ کونسی کوئی نئی چیز ہے یہ پرانے وقتوں کے لوگوں کے بارے میں کہانیاں ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسی کہانیاں بنا اور سنا سکتے ہیں یہ ان اہل مکہ کی طرف بھی اشارہ ہے جو ہجرت سے پہلے دین حق کے خلاف سازشوں میں مصروف ہوتے تھے

6- وہ مشرک اللہ تعالیٰ کو تو مانتے تھے لیکن قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی کتاب ماننے سے انکاری ہوتے تھے یہ ان کی اللہ سے دعا نہیں ہوتی تھی بلکہ اللہ کے رسول کی طرف سے دین حق کی طرف بلانے اور قرآن سنانے پر وہ کہا کرتے تھے کہ ہم تو نہیں مانتے اسے اللہ کی طرف سے بھیجی کتاب اگر واقعی یہ کتاب اللہ ہی کی طرف سے ہے تو پھر اللہ آسمانوں سے ہم پر پتھروں کی بارش برسا کر یا عذاب نازل کر کے ثابت کر دے کہ ہم نے حق کا ہی انکار کیا ہے

7- ان کافروں کے قرآن پر ایمان نہ لانے بلکہ چیلنج کر دینے کے باوجود ان پر اللہ نے عذاب کیوں نہیں نازل کیا تھا؟ اس کا سبب اللہ تعالیٰ یہ بتاتے ہیں کہ اے نبی اس وقت آپ ان کے درمیان موجود تھے اور دعوت کا پروگرام جاری رکھے ہوئے تھے لوگوں کے دعوت قبول کر کے اللہ سے بخشش طلب کر لینے کا سلسلہ جاری تھا غزوہ بدر میں انہی مشرکین کو عذاب و رسوائی میں مبتلا کر دینے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب آپ ﷺ ان کے درمیان نہ تو دعوت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے اور نہ ہی ان کے لئے اس دعوت کو قبول کر کے اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ سے بخشش طلب کرنے کا کوئی امکان باقی رہ گیا تھا، لہٰذا وہ عذاب اور پکڑ کے حقدار تھے اس لیے ہم نے انہیں وہ عذاب دے دیا ہے جس کے بارے میں وہ چیلنج کیا کرتے تھے

34- وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- اور اللہ انہیں کیوں نہ عذاب دے
جبکہ وہ تو روکتے ہیں
مسجد حرام میں داخل ہونے سے [8]
حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں؟
نہیں ہوسکتا اس کا متولی
مگر متقی لوگ ہی
لیکن ان میں سے اکثر کو اس کا علم نہیں [9]

35- وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- اور نہیں ہے اس گھر کے قریب ان کی نماز
مگر سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا ہی [10]
تو پھر چکھو تم عذاب
اس کی وجہ سے جو تم کفر کرتے تھے [11]

36- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

36 جو لوگ کافر ہیں
وہ تو اپنے مال لوگوں کو
اللہ کی راہ سے روکنے کے لئے خرچ کرتے ہیں
اور وہ اسے خرچ کرتے رہیں گے

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے دعوت قبول کر کے اللہ سے اپنے گناہوں کے لیے بخشش مانگ لینے کا بھی امکان ختم ہو چکا تھا اور وہ اہل ایمان کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے بھی روک رہے تھے اس لیے وہ عذاب کے حقدار تھے تو ہم کیوں انہیں چھوڑ دیتے؟

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مکہ کے قریش جو مسجد حرام کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور مسلمانوں کو اس میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اس کا تو انہیں کوئی حق اور اختیار ہی نہیں کیونکہ اس گھر کے متولی تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ سے ہر وقت ڈرنے والے یعنی مسلمان ہوں

10- یعنی وہ جو مسجد حرام کے متولی بنے بیٹھے ہیں اور مسلمانوں کو وہاں داخل نہیں ہونے دیتے، انہیں تو یہ تک معلوم نہیں کہ اس گھر میں نماز کیسے ادا کرنا چاہیے ان کی تو نمازیں بھی سیٹیاں اور تالیاں بجانا ہی رہ گئی ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین عبادت کرتے وقت اپنے رخسار زمین سے لگا کر سیٹیاں بجایا کرتے تھے اور تالیاں پیٹا کرتے تھے

11- اے کافرو یہ جو تم عذاب چکھ رہے ہو یہ تمہارے انہی اعمال کا نتیجہ ہے

مگر وہ مال پھر سے ان کے لئے
حسرت و پشیمانی بن جائے گا
اور وہ پھر مغلوب ہو جائیں گے [12]
اور وہ سب لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے
دوزخ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے

37- لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ ع ٩ ١٨

37- تا کہ اللہ الگ کر دے
پاک کو ناپاک سے
اور ڈال دے ناپاکوں کو
ایک دوسرے کے اوپر
پھر بنا دے ان سب کا اکٹھا ڈھیر
اور ڈال دے اس ڈھیر کو جہنم میں
یہی لوگ ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں

5

38- قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾

38- کہہ دیں ان لوگوں کو جو کافر ہیں کہ
اگر وہ باز آ جائیں [1]
تو انہیں معاف کر دیا جائے گا

12 - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دین حق کے یہ دشمن اپنے مال و دولت خرچ کر کے فوجیں تیار کر کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے جو کچھ کر رہے ہیں اس شکست کے بعد بھی یہ اس سے باز نہیں آئیں گے مگر ان کا خرچ کیا ہوا مال خود ان کے لیے رسوائی اور پشیمانی کا سبب بن جائے گا کیونکہ انہیں اہل ایمان کے ہاتھوں آئندہ بھی اسی طرح مغلوب ہونا ہے غزوہ بدر کے وقت اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کے بعد ان کی رسوائی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا

1 - کس چیز سے باز آ جائیں؟ اللہ کے دین کی مخالفت سے، دوسروں کو اس سے روکنے کے لیے اپنا مال خرچ کرنے سے اور مسلمانوں کے خلاف لڑائی سے

وہ سب جو گزر گیا ہے[2]

39- وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

39- اور تم لڑو ان کے خلاف

اس وقت تک کہ نہ رہے فتنہ[4]

اور دین پورا پورا

اللہ کے لیے ہو جائے[5]

پھر اگر وہ باز آ جائیں

تو اللہ تو ان کے سب اعمال کو

دیکھنے والا ہے[6]

40- وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

40- اور اگر وہ روگردانی کریں

تو جان لو کہ

بے شک اللہ تمہارا کارساز ہے

وہ کیا ہی اعلیٰ کارساز ہے

اور کیسا ہی اعلیٰ مدد کرنے والا ہے[7]

2- ایسا کریں تو ان کا اب تک کا کیا انہیں معاف کر دیا جائے گا اگر وہ مخالفت ترک کر کے ایمان لے آئیں تو

3- اگر لوٹے یعنی پھر لڑائی کرنے آئے تو پھر ان کا انجام بھی پہلے والوں جیسا ہی ہوگا

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوٹیں تو پھر ان کا مقابلہ کرو اس وقت تک کہ ان کا پھیلایا فساد ختم ہو جائے

5- شرک کا خاتمہ ہو جائے

6- اللہ کو ان کے ارادوں کا اچھی طرح علم ہے ان کے ساتھ سلوک ان کے رویہ کے مطابق ہوگا

7- اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ اگر وہ مشرک باز نہ آئے تو تم اللہ پر بھروسہ رکھو وہ تمہارا مددگار اور کارساز ہے اور اس جیسا کوئی اور مددگار اور کارساز ہے ہی نہیں

وَاعْلَمُوْٓا ۱۰

41- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

وَاعْلَمُوْٓا ۱۰

41- اور جان لو کہ
تم جو کچھ بھی غنیمت پاتے ہو کسی بھی چیز کی
تو بلاشبہ اس کا پانچواں حصہ ہے[8]
اللہ کے لئے اور رسول کے لئے
اور رشتہ داروں کے لئے
اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے[9]
اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر
اور اس پر جو ہم نے نازل کیا تھا
اپنے بندے پر[10]
فیصلے کے روز[11]
جس روز دو جماعتیں آمنے سامنے آئی تھیں
اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

42- اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ

42- وہ وقت یاد کر
جب تم وادی کے قریبی کنارے پر تھے
اور وہ تھے دور والے کنارے پر

8- مال غنیمت میں جو کچھ بھی ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے جو بیت المال میں جائے گا باقی چار حصے مجاہدین میں دستور کے مطابق تقسیم ہوں گے یہ اصول اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین کر دیا گیا ہے

9- بیت المال میں جانے والے پانچویں حصہ کو کہاں خرچ کیا جائے؟ اللہ کے رسول جیسے چاہیں استعمال کریں اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''میرا جو پانچواں حصہ ہے وہ بھی مسلمانوں کے مصالح پر ہی خرچ ہوتا ہے'' آپ ﷺ پانچویں حصہ میں سے اپنا پانچواں حصہ بھی مسلمانوں پر ہی خرچ فرما دیا کرتے تھے پانچویں حصہ کا باقی قرابت والوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہوتا تھا ان اموال کی تقسیم کے بارے میں فقہاء کی طویل بحثوں کی یہاں گنجائش نہیں ہاں یہ ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرابت والوں اور یتیموں سے مراد علامہ محمد اسد جنگ میں شہید ہو جانے والوں کے قرابت والے اور یتیم بتاتے ہیں

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس اصول کو قبول کرنا ایمان کا ثبوت ہوگا اور ساتھ ہی یہ بھی یاد دلا دیا ہے کہ یہ جو تمہیں فتح ملی ہے اور اس کے نتیجے میں جو تمہیں مالِ غنیمت مل رہا ہے اس فتح کی تو ہم نے اپنے نبی کو خوشخبری دے دی ہوئی تھی اور انہوں نے تمہیں بتا دیا ہوا تھا ''جو فیصلے کے روز ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تھا'' سے مراد وہی خوشخبری ہے

11- جس روز فیصلہ ہو گیا تھا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا

لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۚ لِّيَهْلِكَ مَنْ
هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿٤٢﴾

اور کارواں تھا
تم سے نیچے کی جانب [12]
اور اگر تم نے لڑائی کا وعدہ کیا ہوتا
تو تم ضرور اختلاف کرتے
اس وعدے کے بارے میں [13]
مگر اس لئے کہ اللہ پورا کردے وہ کام
جو پورا کیا جانا تھا
تا کہ ہلاک ہو جائے وہ
جسے ہلاک ہونا ہے
روشن دلیل سے
اور جیتا رہے وہ
جسے زندہ رہنا ہے
روشن دلیل سے
اور اللہ تو واقعی
اچھی طرح سننے والا خوب جاننے والا ہے

12۔ قریب کے کنارے سے مراد وادی کا مدینہ کی طرف کا کنارہ ہے اور دور کے کنارے سے مراد مدینہ سے دور کا وادی کا دوسرا کنارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے اہل ایمان جب تم بدر پہنچے تھے اور وادی کے مدینہ کی طرف کے کنارے پر خیمہ زن تھے اور مکہ کے قریش دوسری طرف کے کنارے پر خیمہ زن ہو چکے تھے اور جس تجارتی قافلے کا راستہ روکنے تم مدینہ سے نکلے تھے، وہ نیچے ساحلی علاقہ کی طرف کافی دور تھا اس صورتحال پر ذرا غور تو کرو کہ وہ قافلہ نکل گیا تھا اور تم اچانک قریش کے لشکر کے سامنے پہنچ گئے تھے

13۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو لڑائی سے پہلے کی صورتحال یاد دلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر تم نے پہلے سے مشرکین کے ساتھ لڑائی کا عہد کیا ہوتا تو حالات کو دیکھتے ہوئے تم میں اختلاف پیدا ہو جاتا لڑائی کے عہد میں فریقین طے کر لیا کرتے تھے کہ ہم فلاں روز فلاں جگہ آپس میں لڑائی کریں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی تدبیر سے تمہیں وہاں ان کے سامنے لے آئے تو تمہارا ان سے لڑائی کا کوئی عہد تو طے ہی نہیں تھا اگر عہد ہوتا تو تم کہتے کہ تم تو اچانک چڑھ آئے ہو، یہ عہد کی خلاف ورزی ہے اور لڑائی نہ ہوتی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔ کیوں؟ تا کہ اللہ نے جو کام پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا، وہ پورا ہو جائے۔ وہ کام کیا تھا؟ وہ تھا کہ جس کو مقابلے میں ہلاک ہونا ہے یعنی جسے اللہ نے شکست دے کر مرگ کے حوالے کر دینا ہے اور جسے فتح سے زندگی عطا کرنی ہے، وہ ہو جائے اور اس طرح واضح طور پر ثابت ہو جائے کہ دین حق کیا ہے اور باطل کی پیروی کون کر رہا ہے

43- اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾

43- یاد کرو جب اللہ نے تیرے خواب میں
وہ تمہیں تھوڑے سے دکھائے تھے
اور اگر وہ دکھاتا تم کو انہیں بہت سے
تو تم لوگ لازماً ہمت ہار جاتے
اور تم ضرور آپس میں اختلاف کرتے
کہ اس معاملے میں کیا کیا جائے
مگر اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا تھا[14]
وہ تو خوب جانتا ہے
اس کے بارے میں بھی جو سینوں میں ہوتا ہے[15]

44- وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٤٤﴾ ع ١

44- اور یاد کرو جب
اس نے تم کو وہ دکھائے تھے
جب تم لڑائی میں آمنے سامنے آئے تھے
تمہاری نظروں میں تھوڑے سے
اور ان کی نظروں میں تمہیں تھوڑا کر دیا تھا
تاکہ اللہ پورا کر دے
وہ کام جو ہونا تھا[16]

14- اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر اور باطل پر حق کی فتح سے دین حق کو واضح ثبوت کے ساتھ حق ثابت کر دینے کے اپنے فیصلے کو پورا کرنے کی مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی کو خواب میں کفار کی تعداد کم دکھائی تھی تاکہ ان کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر تم لوگ ہمت نہ ہار دو اس اختلاف میں نہ پڑ جاؤ کہ لڑنا چاہیے یا نہیں اس طرح ان کی تعداد کم دکھا کر ہم نے تمہیں ایسے باہمی اختلاف سے بھی بچایا تھا آگے فرمایا کہ ہمیں دلوں میں پوشیدہ خیالات کا بھی خوب علم ہوتا ہے اسی لیے ہم نے ایسی تدبیر کی تھی اللہ کے رسول ﷺ کو یہ خواب مدینہ اور بدر کے درمیان سفر میں دکھایا گیا تھا

15- یعنی اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ایسے حالات میں لوگوں کے دلوں میں کس قسم کے خیالات پیدا ہو سکتے ہیں

16- اس کام کو پورا کرنے کے لیے جس کا ہم فیصلہ کر چکے تھے جب تم ایک دوسرے کے سامنے صف بستہ ہوئے تھے اس وقت دشمن تمہاری تعداد کا صحیح اندازہ نہیں کر سکا تھا اور یہ بھی ہماری ہی تدبیر تھی اہل ایمان کو بھی اس وقت قریش تھوڑے دکھائی دیئے تھے

اور سب معاملات فیصلے کے لئے
اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں [17]

6

45- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٤٥

45- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
جب تمہارا آمنا سامنا ہو جائے
کسی گروہ سے [1]
تو ثابت قدم رہو
اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو
تاکہ تم فلاح پاؤ

46- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٤٦

46- اور اطاعت کرو اللہ کی
اور اس کے رسول کی [2]
اور نہ جھگڑو آپس میں
ورنہ تم ہمت ہار دو گے
اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی
اور صبر کرو
اللہ تو ہے
صبر کرنے والوں کے ساتھ

17- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ کام ہمارے منصوبے کے مطابق پورا ہوا تھا یعنی اسے ایسا ہی ہونا تھا حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے کے لیے ہمارے ''امر'' کا یہی نتیجہ ہونا تھا کہ ہر معاملے کا فیصلہ تو ہم ہی کرتے ہیں

1- کسی دشمن گروہ سے

2- دشمنوں سے لڑائی کے امور کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی پابندی کرو اس جگہ چونکہ سیاق و سباق دشمن سے لڑائی کا ہے اس لیے یہ فرمان بھی امور لڑائی سے متعلق ہے

47- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾

47- اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ
جو نکلے تھے اپنے گھروں سے
اِتراتے ہوئے
لوگوں میں خودنمائی کے لئے [3]
جبکہ وہ روکتے ہیں دوسروں کو
اللہ کی راہ سے
اور وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں
وہ اللہ کی پکڑ سے باہر نہیں

48- وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ ع

48- اور یاد کرو جب
شیطان نے ان کے لئے
ان کے اعمال خوشنما بنا دیئے تھے
اور اس نے کہا تھا "آج کے دن کوئی بھی
تم پر غالب آنے والا نہیں
اور میں بھی تو تمہارے ساتھ ہوں" [4]
پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے آئے تھے
تو وہ اپنی ایڑیوں پر الٹا پھر گیا تھا
اور اس نے کہہ دیا تھا
"میرا تو تم سے کوئی بھی تعلق نہیں [5]

3- کون تھے وہ؟ وہ تھے قریش مکہ جو ڈھول ڈھمکے اور ناچنے گانے والیوں کے طائفوں کے ساتھ مکہ سے نکلے تھے اور اپنی قوت پر اتنے مغرور تھے کہ اعلان کرتے آئے تھے کہ ہم تو مسلمانوں کو ختم ہی کر دیں گے

4- شیطان اور ان کا اپنا شیطانی جذبہ انہیں دھوکہ دے کر اہل حق کے خلاف چڑھا لائے تھے

میں تو وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے
مجھے تو اللہ سے ڈر لگنے لگا ہے
اور اللہ سخت سزا دیا کرتا ہے"

7

49- اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۴۹

49- جبکہ منافق اور وہ لوگ
جن کے دلوں میں مرض ہے[1]
کہہ رہے تھے "ان کو تو ان کے دین نے
مغرور بنا دیا ہے"[2]
اور جو کوئی بھی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے
تو اللہ تو ہے
بہت غالب بڑی حکمت والا[3]

50- وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۙ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۵۰

50- کاش تو دیکھتا[4]
جب فرشتے کفر کرنے والوں کی جان نکالتے ہیں
وہ مارتے ہیں

5- میں تمہارے اعمال اور انجام کا ذمہ دار نہیں میں تو دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دینے والے ہیں یہ سزا تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ اس حوالے سے خبردار بھی فرما رہے ہیں کہ شیاطین اور شیطانی قوتوں کے ورغلانے سے ان کے دھوکے میں آ کر اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو سزا تو اسے ہی ملتی ہے اور ملے گی اس وقت شیطان تو انہیں چھوڑ دے گا کہ میرا کیا تعلق، اب بھگتو اپنے کیے کی سزا

1- کیا مرض تھا ان کے دلوں میں؟ ایمان کی کمزوری کا مرض

2- وہ اہل ایمان کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ تو کسی کی مانتے ہی نہیں، اپنے دینی جوش کے باعث اتنے بڑے لشکر سے لڑنے پر کمر بستہ ہو رہے ہیں

3- یعنی اہل ایمان نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے انہیں کامیاب کر دیا

4- "کاش تو دیکھتا" کا مخاطب ہر کوئی ہے

ان کے چہروں پر
اوران کی پیٹھوں پر
اور کہتے ہیں ''چکھوتم جلانے والا عذاب

51- ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾

51- یہ اس کا بدلہ ہے
جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا
اور اللہ تو اپنے بندوں پر
ہرگز ظلم نہیں کرتا''[5]

52- كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

52- یہ ویسے ہی ہوا ہے جیسے
قوم فرعون کے ساتھ
اور ان لوگوں کے ساتھ
جو ان سے پہلے ہوتے تھے
ہوتا آیا ہے
انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا
تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا تھا
ان کے گناہوں کی وجہ سے[6]
اللہ تو بڑی طاقت والا
اور سخت سزا دینے والا ہے

5- ظلم کے معنی بے انصافی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرشتے ان کافروں کو جو سزا دیتے ہیں، وہ ان کے اعمال کی وجہ ان کا حق سے ہوتی ہے

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے میدان بدر میں جن کافروں کو ان کے کفر کی اور ان کے گناہوں کی سزا دی ہے، ان کا حال بھی قوم فرعون اور اس سے پہلے والی قوموں جیسا ہی تھا انہوں نے بھی قوم فرعون اور ان پہلے والوں کی مانند اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننے سے انکار کر دیا تھا

53- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾

53- یہ اس لئے کہ
اللہ کبھی نہیں بدلتا اپنی کسی نعمت کو
جو اس نے کسی قوم پر انعام کی ہو
اس وقت تک کہ
وہ لوگ خود ہی اپنے آپ کو بدل ڈالیں [7]
اور اللہ تو ہے
سب کچھ سننے والا جاننے والا

54- كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾

54- یہ ویسے ہی ہوا ہے جیسے
قوم فرعون کے ساتھ ہوا تھا
اور ان لوگوں کے ساتھ جو ان سے پہلے ہوتے تھے
ہوتا آیا ہے
انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا
تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تھا
ان کے گناہوں کی وجہ سے
اور ہم نے قوم فرعون کو غرق کر دیا تھا [8]
اور وہ سب ظالم ہوتے تھے

7- پہلے فرمایا کہ ہم نے میدان بدر میں کفار مکہ کو اور قوم فرعون کو اور اس سے پہلے والوں کو ان کے اس گناہ کی سزا دی تھی کہ انہوں نے ہماری آیات یعنی احکام کو ماننے سے انکار کر دیا تھا یہ اس کی مزید وضاحت ہے کہ ہم جب کسی قوم پر کرم کرتے ہیں، اسے مال و دولت اور جاہ و حکمرانی عطا کر دیتے ہیں تو اس سے وہ انعام اس وقت تک واپس نہیں لیتے جب تک وہ قوم خود نہ بدل جائے یعنی ان انعامات کے لیے اللہ کا شکر کرنے اور اس کے احکام کو قبول کرنے کی بجائے غرور اور تکبر کرنے لگے اللہ کے احکام کو ماننے سے انکار کر دے اس انکار کا مرحلہ تب ہی آیا تھا جب ان قوموں کی طرف اللہ نے اپنا کوئی رسول ایک ضابطہ حیات کے ساتھ بھیج دیا تھا اور اس قوم نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تھا آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کے ذریعے بھیجے ضابطہ عمل کو ماننے سے انکار کیا تو اللہ نے انہیں سزا دی قریش مکہ نے اللہ کے آخری نبی کے ذریعے بھیجے ضابطہ عمل کو ماننے سے انکار کیا تو اسی طرح انہیں بھی سزا دے دی گئی ان کے اپنے آپ کو بدل لینے سے مراد ہے ان کا تکبر، فخر و غرور اور انکارِ حق

8- اُن سب کا جرم ایک ہی جیسا تھا، سزا الگ الگ طریقے سے دی گئی تھی

55- اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾

55- بلاشبہ زمین پر چلنے والے بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور وہ ایمان نہیں لاتے

56- اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾

56- وہ لوگ جن کے ساتھ تو نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر بار اپنا کیا عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتے [9]

57- فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

57- پس اگر تو پائے انہیں لڑائی میں اپنے سامنے تو دوڑ لگوا دیں ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی جو ان کے پیچھے ہیں تاکہ وہ سبق سیکھیں [10]

58- وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ ع ١٠ ٣

58- اور اگر تمہیں ڈر ہو کسی قوم کی طرف سے بدعہدی کا تو پھینک دیں ان کی طرف اس کے عہد کو اعلانیہ [11] اللہ تو ہرگز پسند نہیں کرتا خیانت کرنے والوں کو

9- بدترین جانور کون لوگ ہیں؟ وہ جو کفر کرتے ہیں اللہ کے احکام کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں عہد کی پابندی نہیں کرتے اور ان کے دل میں ایسا کرنے پر روز حساب پکڑے جانے کا ڈر اور خوف تک نہیں ہوتا

10- قرآن کریم کا یہ اندازِ بیان بہت ہی نادر ہے فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگ جن کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ تم سے لڑائی کریں تو ان کی اتنی پٹائی کریں کہ دوسرے ان سے سبق سیکھیں

11- اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ اگر تم نے کسی قوم سے عہد و پیمان کیا ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ وہ دھوکے بازی سے کام لے رہی ◄◄

8

59- وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿٥٩﴾

59- اور کافر ہرگز یہ گمان تک نہ کریں
کہ وہ بچ نکلے ہیں[1]
وہ تو ہرگز لاچار نہیں کر سکتے[2]

60- وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾

60- اور تیار رکھو ان کے خلاف
جتنی بھی قوت تم تیار رکھ سکو
اور لڑائی کے لئے تیار کھڑے گھوڑے[3]
اس سے خوفزدہ کر دو
اللہ کے دشمنوں کو
اور اپنے دشمنوں کو[4]
اور اُن دوسروں کو بھی
ان کے علاوہ
جنہیں تم نہیں جانتے

ہے تو وہ عہد ان کی طرف پھینک دو یعنی اگر تم اُن کی نیت اور دھوکے بازی کو جانتے ہوئے بھی اپنی طرف سے وہ عہد ختم نہیں کرو گے تو اسے تمہاری کمزوری سمجھا جائے گا اور اگر تم خود کسی قوم سے کیے ایسے عہد کو کھلے انداز میں اعلانیہ ختم نہ کرو اور کسی موقع کی تلاش میں رہو تو یہ بھی خیانت ہوگی اور اللہ تعالیٰ خیانت یعنی عہد میں دھوکہ دہی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے عہد اعلانیہ ہو اور جب تک ہے اس کی پابندی کرو، اگر دشمن کی نیت اور انداز مشکوک پاؤ تو وہ عہد اعلانیہ ختم کر دو۔

1- ان بدعہد اور خیانت کرنے والوں کو ایسا سوچنے کا بھی موقع نہ دو کہ وہ اُس طرح محفوظ ہو گئے ہیں ان سے خبردار رہو

2- وہ لاچار نہیں کر سکتے یعنی وہ تمہیں بے بس کر کے اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے

3- ایسوں کے مقابلے کے لیے طاقت جمع کرو طاقت میں ہر قسم کا سامانِ جنگ شامل ہے اور لڑائی کے لیے گھوڑے تیار رکھو اگرچہ لڑائی کے گھوڑے بھی طاقت کے اسباب سے ہی ہیں لیکن اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ لڑائی کے لیے ہمہ وقت تیار رہو

4- طاقت جمع کر کے اور ہمہ وقت تیاری سے دشمنانِ اسلام کو خوفزدہ رکھو اللہ کے دشمن ہی تو اہل ایمان کے دشمن ہیں

اللہ انہیں جانتا ہے [5]

اور تم جو بھی خرچ کرتے ہو

اللہ کی راہ میں کوئی چیز

تمہیں اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا

اور تم سے ہرگز بے انصافی نہیں کی جائے گی [6]

61- وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾

61- اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں

تو تم بھی اس کے لئے آمادہ ہو جاؤ [7]

اور اللہ پر بھروسہ رکھو

بلاشبہ وہی ہے

سب کچھ سننے والا جاننے والا

62- وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

62- اور اگر وہ یہ چاہتے ہوں کہ

تمہیں دھوکہ دیں

تو تیرے لئے تو اللہ کافی ہے [8]

وہی تو ہے جس نے تمہیں قوت دی ہے

اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے

5۔ ان دشمنوں کو بھی جو کھلی دشمنی کر رہے ہیں اور انہیں بھی جن کی دشمنی کا تمہیں علم نہیں، یعنی طاقت جمع رکھو اور دشمن کے مقابلے کے لیے ہمہ وقت تیار رہو کہ دشمن ڈرتا رہے

6۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسی طاقت اور تیاری کے لیے تم اپنے مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرو گے، روز حساب تمہیں اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا

7۔ جو امن چاہتا ہے، اس کی امن کی خواہش قبول کر لو امن کی خواہش والوں کی خواہش کو قبول کرتے ہوئے اللہ پر بھروسہ رکھو جو ہر چیز سے واقف ہے

8۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ اگر وہ دھوکہ دینے کے لئے صلح کرنا چاہتے ہوں تو ہم تمہاری مدد کریں گے

63- وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

63- اور اس نے ان کے دلوں میں
باہمی الفت پیدا کر دی ہے
اگر تو خرچ کر دیتا
جو کچھ بھی ہے زمین میں
سارے کا سارا
تو بھی تو نہیں ڈال سکتا تھا
ان کے دلوں میں باہمی الفت
مگر اللہ ہی نے ان کے درمیان
الفت پیدا کر دی ہے
وہ تو
بڑی قوت والا صاحبِ حکمت ہے [9]

64- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع ۸

64- اے نبی اللہ کافی ہے
تیرے لئے
اور ان مومنوں کے لئے
جو تیری پیروی کرتے ہیں

9

65- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا

65- اے نبی مومنوں کو لڑائی کے لئے ابھارو [1]
اگر تم میں سے ہوں

9- اللہ تعالیٰ اپنے ہی کافی ہونے کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اے نبی ہم نے ہی آپ کو پہلے بھی طاقت دی تھی، کیسے؟ اپنی مدد سے اور مسلمانوں کو متحد کر کے اہل ایمان کے دل صاف کر کے اور اللہ کے دین کے لیے ان میں ایسا اتحاد پیدا کر کے جو ساری دنیا کا مال و زر خرچ کرنے سے بھی پیدا نہیں کیا جا سکتا یعنی وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے خلاف اپنے شدید ترین باہمی اختلافات بھول کر یکجان ہو گئے تھے اور ایسا اللہ تعالیٰ نے کیا تھا آئندہ بھی وہ جب چاہے گا آپ کو اسی طرح مضبوط بنا دے گا

1- آیت 60 میں اہل ایمان سے فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے دیدہ اور پوشیدہ دشمنوں کے مقابلہ کے لیے جتنی بھی طاقت جمع کر سکتے ہو کرو اور اپنے دین اور وجود کے دفاع کے لیے ہمہ وقت تیار رہو اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ اہل ایمان کو ایسی لڑائیوں کے لیے تیار کرو، انہیں اس کے لیے ترغیب دو اور اس مقصد کے حصول کے لیے جان و مال کی قربانی کے لیے ابھارو

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

صبر کرنے والے بیس افراد
تو وہ غالب رہیں گے دوسو پر
اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں
تو وہ غالب رہیں گے
ایک ہزار کافروں پر
اس لئے کہ وہ ایسی قوم ہیں
جو کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے [2]

66- اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

66- اچھا! اب اللہ نے کم کر دیا ہے
تم لوگوں پر سے بوجھ
اور وہ جانتا ہے
کہ ابھی تم میں کمزوری ہے [3]
پس اگر تم میں سے
صبر کرنے والے ایک سو افراد ہوں گے

2- ایسے غلبہ کی تیاری کی شرائط کیا ہیں؟ ہر قسم کے وسائل جنگ اور لوازمات جنگ جمع کر کے ہمہ وقت میدان میں اترنے کے لیے اور جان و مال قربان کرنے کی مکمل تیاری کر لی ہو اور صبر سے ہر قسم کی صورتحال کا مقابلہ کیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا نظم جذبہ اور تیاری کر لو تو تم اپنے سے دس گنا بڑے دشمن پر بھی غالب آ سکتے ہو۔ کیوں؟ اس کا سبب یہ بتایا ہے کہ جن کافروں سے تمہیں لڑائیاں درپیش ہیں وہ تو کسی عظیم مقصد کے لیے قربانی کی عظمت سے واقف ہی نہیں وہ تو کسی عظیم مقصد کے لیے لڑنے کو میدان میں نہیں اترتے وہ تو اپنے دنیاوی مفادات اور خود ساختہ مذہب اور تعصب کے تحت تم سے لڑتے ہیں ان میں نہ ایسا جذبہ آ سکتا ہے نہ وہ ایسے صبر سے تمہارا مقابلہ کر سکیں گے ایسی صورت میں وہ تم سے دس گنا بھی ہوں تو غالب تم ہی رہو گے

3- اس کے بعد فرمایا کہ ابھی تم تیاری کے اس مقام تک نہیں پہنچے تمہارے پاس وسائل بھی کم ہیں، تمہاری تعداد بھی تھوڑی ہے اور ایسی تیاری کے لیے جو وقت چاہیے وہ بھی تمہیں نہیں مل رہا اللہ تمہاری اس کمزوری یا کمزور حالت کو جانتا ہے اور تم پر اتنا بڑا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا جو تمہاری برداشت سے باہر ہو

تو وہ غالب رہیں گے دوسو پر
اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں
تو وہ غالب رہیں گے دو ہزار پر
اللہ کے حکم سے
اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

67- مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۶۷

67- نبی کے لئے ضروری نہیں کہ
اس کے پاس جنگی قیدی ہوں
اس وقت تک کہ
وہ لڑائی میں غلبہ پالے[4]
تم دنیاوی مال ومتاع پسند کرتے ہو
جبکہ اللہ آخرت کا ارادہ رکھتا ہے[5]
اور اللہ ہے
بڑی قوت والا صاحبِ حکمت

4- اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اہل ایمان کو لڑائی کی ترغیب دینے کا حکم کیوں دیا ہے؟ اس لیے کہ اللہ اور اس کے دین کے دشمن خوفزدہ رہیں اور اگر وہ لڑائی کریں تو انہیں اس طرح مارو، ان کی ایسی دوڑ لگواؤ کہ ان کے پیچھے والے بھی ان کے انجام سے سبق سیکھیں اس مقصد کے حصول کے لیے لازم ہے کہ زمین یا لڑائی کے میدان میں دشمن کا اس طرح مقابلہ کیا جائے کہ جو سامنے آئے اس کو اس کے انجام تک پہنچا دیا جائے، نہ یہ کہ اس اہم مقصد کے حصول سے پہلے ہی مال غنیمت کے لالچ میں دشمنوں کو قیدی بنانا شروع کر دیا جائے جیسا کہ بدر کے میدان میں ہوا تھا اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ نبیؐ جب دشمن سے لڑائی کرتا ہے تو اس کا مقصد قیدی پکڑنا نہیں ہوتا بلکہ اللہ کے دشمنوں کا صفایا کر کے اللہ کے دین کی قوت ثابت کرنا اصل مقصد ہوتا ہے ان مجاہدین کے بارے میں جو لڑائی کے فیصلے سے پہلے ہی قیدی بنانے لگے تھے تا کہ اللہ کے نبیؐ کے حوالے کر سکیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جو کرتے رہے تھے وہ اصل مقصد کے خلاف تھا اللہ کا نبی قیدی بنانے کے لیے اللہ کے دشمنوں سے جنگ نہیں کرتا وہ تو اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے لڑتا ہے تم بھی اسی جذبہ سے لڑو اور لڑائی کا فیصلہ ہونے سے پہلے جنگی قیدی بنانے کی بھاگ دوڑ نہ کرو ہاں فتح حاصل ہو جائے تو دشمن کو قیدی بنالو

5- اہل ایمان بدر میں قیدی کس لیے بنا رہے تھے؟ ان کے عوض ایسا مال حاصل کرنے کے لیے جو دنیاوی زندگی کا مال تھا جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کی آخرت کی بھلائی تھا مگر وہ دشمن کا صفایا کرنے سے پہلے ہی قیدی بنانے لگ گئے تھے

68- لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

68- اگر اللہ کا پہلے ہی سے لکھا ہوا نہ ہوتا
تو آن لیتا تمہیں
اس کی وجہ سے جو تم نے پکڑا ہے
عذابِ عظیم [6]

69- فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع ٥

69- پس کھاؤ تم اس میں سے
جو تم کو غنیمت میں
حلال اور پاکیزہ ملا ہے [7]
اور اللہ سے ڈرتے رہو
بلاشبہ اللہ ہے
معاف کر دینے والا مہربان

10

70- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾

70- اے نبی کہہ دیں ان قیدیوں سے
جو تمہارے پاس ہیں
کہ اگر اللہ نے
تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی پائی [1]
تو وہ تمہیں اس سے بہتر عطا کر دے گا
جو تم سے لیا گیا ہے [2]

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے والوں اور مال کی خاطر قیدی بنانا پسند کرنے والوں کو ہم سخت سزا دیتے مگر ہم نے انہیں اس لیے سزا نہیں دی تھی کہ اللہ نے پہلے ہی لکھا ہوا تھا کہ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر دینا ہے، وہ عذاب کیا ہو سکتا تھا؟ اس لڑائی میں ہی کوئی سزا ہو سکتی تھی اللہ نے اپنی تدبیر کامیابی تک پہنچا دی اور وہ سزا نہ دی اب آئندہ خبردار رہنے کو کہہ دیا گیا ہے

7- کونسی حلال اور پاکیزہ چیز کھاؤ؟ وہ جو غنیمت کے مال کی تقسیم کے بارے میں اللہ کے احکام کے مطابق تمہارے حصہ میں آئے

1- یہ کہ اگر وہ قیدی اپنے ماضی پر شرمندہ ہوں، دل سے اپنی اصلاح کر کے ایمان لانے اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینے کو تیار ہیں

2- یعنی ان کو اپنی رہائی کے لیے جو کچھ دینا پڑ رہا ہے، دنیا اور آخرت میں انہیں اس سے بہت بہتر دیدیا جائے گا

	اور تمہیں معاف کر دے گا
	اور اللہ ہے
	معاف کر دینے والا
	رحم کرنے والا[3]
71- وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱	71- اور اگر وہ ارادہ کریں
	تیرے ساتھ دھوکے کا[4]
	تو وہ اس سے پہلے
	اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں
	تو اس نے تمہیں ان پر برتری دے دی[5]
	اور اللہ ہے
	سب کچھ جاننے والا صاحبِ حکمت
72- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ	72- بلاشبہ وہ لوگ
	جو ایمان لائے
	اور انہوں نے ہجرت کی
	اور جہاد کیا

3- اس سے پہلے انہوں نے دین حق کی مخالفت میں جو کچھ کیا ہے وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا

4- کیسا دھوکہ؟ تائب ہو جانے کا جھوٹ۔ دوران قید ان کے ساتھ جو مشفقانہ سلوک کیا جا رہا ہے، اگر رہائی کے بعد انہوں نے اس کی قدر نہ کی اور پھر سے دین حق کے خلاف برسر پیکار ہو گئے تو

5- اللہ تعالیٰ ان قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کے دھوکہ کی پرواہ نہ کرو انہوں نے دین حق کی مخالفت کا انجام دیکھ لیا ہے کہ ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی ہے اللہ نے اہل ایمان کو ان پر برتری دے دی ہے اگر یہ آپ کو دھوکہ دیں گے تو ان کا انجام پھر ایسا ہی ہوگا

مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۲

اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ
اللہ کی راہ میں[6]
اور وہ لوگ جنہوں نے
جگہ دی اور مدد کی[7]
یہ ہیں وہ لوگ
جن میں سے بعض کارساز ہیں بعض کے[8]
اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں
اور انہوں نے ہجرت نہیں کی
تو نہیں ہے تمہارے ذمے
ان کی کسی طرح کی مدد
کسی بھی معاملے میں
اس وقت تک کہ
وہ ہجرت کریں[9]
اور اگر وہ تم سے مدد مانگیں
دین کے معاملے میں

6۔ کون ہیں وہ لوگ؟ وہ جو دین حق کی خاطر اپنے گھر، کاروبار، عزیز و اقارب کو چھوڑ کر مکہ سے مدینہ آ گئے تھے اور وہاں آنے کے بعد بھی دشمنانِ اسلام کے مقابلے میں جانی اور مالی قربانیاں دیتے رہے تھے یہ ایسے مہاجرین کا ذکر ہے

7۔ ان مہاجرین کو اپنے شہر اور بستیوں میں جگہ دینے اور ان کی مدد کرنے والے کون تھے؟ انصارِ مدینہ

8۔ کارساز یعنی مدد اور تعاون کرنے والے دکھ سکھ میں ساتھ دینے والے اللہ کے رسول ﷺ نے ان مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی بندی کا رشتہ قائم کر دیا تھا جس کے تحت وہ حقیقی بھائیوں کی طرح مل جل کر رہنے لگے تھے عقیدے نے انہیں خون کے رشتہ سے بھی عزیز بھائی بنا دیا تھا

9۔ بعض مسلمان ایسے بھی تھے جو اس وقت تک ہجرت کر کے مدینہ نہیں آئے تھے اور اپنے قبائل کے ساتھ ہی رہ رہے تھے یہ ان اہل ایمان کا گروہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے مسلمانوں کی اس انداز میں مدد کرنا تمہاری ذمہ داری نہیں جس انداز میں ریاست مدینہ کے باسیوں کی حفاظت کی جا رہی ہے

تو لازم ہے تم پر ان کی مدد کرنا[10]
مگر اس قوم کے مقابلے میں نہیں
جس کے ساتھ تمہارا کوئی میثاق ہو[11]
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے

73- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

73- اور وہ لوگ جو کافر ہیں
ان میں سے بعض اپنے بعض کے حمایتی ہیں[12]
اور اگر تم نے ایسا نہ کیا
تو زمین میں فتنہ
اور بہت بڑا فساد پھیل جائے گا[13]

74- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

74- اور وہ لوگ
جو ایمان لائے
اور انہوں نے ہجرت کی
اور جہاد کیا
اللہ کی راہ میں

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے اہل ایمان پر جو ابھی تک ہجرت کر کے ریاست مدینہ کی حفاظت میں نہیں آئے، ان کے مذہب کی وجہ سے ان پر کوئی ظلم اور زیادتی کی جا رہی ہو تو اس صورت میں ان کی مدد کرنا ریاست مدینہ کی ذمہ داری ہے وہ مدد سیاسی ہو یا فوجی ہو جو بھی ضروری ہو اور کی جا سکے کرو

11- لیکن اگر اس قوم کے ساتھ جس کے ہاں وہ رہ رہے ہیں ریاست مدینہ کا کوئی معاہدہ ہو چکا ہو، امن سے رہنے اور ایک دوسرے سے لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ تو پھر ان مسلمانوں کی مدد کے لیے لڑائی اور چڑھائی روا نہیں

12- یعنی اللہ اور اس کے دین کے دشمن اس دشمنی میں ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے ہیں ان میں سے بعض نے دوسروں کے ساتھ اسلام دشمن اتحاد کیا ہوا ہے

13- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے اہل ایمان اگر تم نے ان کے مقابلہ کے لیے اسی طرح باہمی اتحاد سے کام نہ لیا تم بھی سب متحد ہو کر ان کے مقابلے میں نہ آئے تو ان کا پھیلایا فتنہ و فساد ہر طرف پھیل جائے گا اور اس مقصد کے حصول کی راہ میں بھی مشکلات پیدا ہو جائیں گی جو اللہ کی طرف سے اللہ کے رسول کو سونپا گیا ہے توحید کی کامرانی اور شرک کی شکست کا مشن

اور وہ لوگ جنہوں نے
انہیں جگہ دی اور مدد کی
یہ ہیں وہ لوگ جو حقیقی مومن ہیں
ان کے لئے ہے
مغفرت اور باعزت رزق

75- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

75- اور وہ لوگ جو
اس کے بعد ایمان لائے
اور ہجرت کی اور جہاد کیا
تمہارے ساتھ مل کر
تو یہ لوگ بھی تم میں سے ہیں
اور رشتے دار آپس میں
ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں
اللہ کی کتاب میں[14]
اللہ تو
ہر چیز کے بارے میں
اچھی طرح جانتا ہے

14۔ یعنی خون کے رشتہ کی بنیاد پر حقوق وراثت کو اولیت حاصل ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَة

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 129 آیات اور 16 رکوع ہیں [1]

1- بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١	1- یہ اعلانِ بیزاری ہے اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے [2] ان مشرک لوگوں سے جن سے تم نے کوئی معاہدہ کیا ہوا ہے [3]

1- یہ قرآن کریم کی واحد سورت ہے جس سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' درج نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے خود جب یہ سورت لکھوائی تھی تو اس کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' نہیں لکھوایا تھا اہل علم نے اس کی وجوہ تلاش کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر ہمارے لیے یہی جان لینا کافی ہے کہ آپ ﷺ نے خود نہیں لکھوایا تھا اس سورت کے نام بھی ایک سے زائد بتائے جاتے ہیں مگر زیادہ رائج نام ''اَلتَّوْبَةِ'' ہی ہے اس کے بعد ''اَلْبَرَآءَةٌ'' ہے

2- یعنی اللہ اور اس کا رسول اب سے ان معاہدوں سے بری الذمہ ہیں۔ کون سے معاہدوں سے؟ آگے ذکر ہے

3- مکہ فتح ہو چکا تھا امیر مکہ اللہ کے رسول ﷺ کے مقرر کیے ہوئے تھے مگر ابھی مسلمانوں کے علاوہ مشرک بھی حج کے لیے مکہ آتے تھے اور قریش کی بدعات پر بھی ابھی عمل ہو رہا تھا جن میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کسی کے پاس نیا لباس نہ ہو اور اسے طواف کے لیے قریش سے بھی لباس نہ ملے تو ایسے لوگ برہنہ طواف کیا کرتے تھے قریش مسلمان ہو چکے تھے اور ان سے طواف کے لیے لباس اور ادھار ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن مشرک تو اس بدعت کو اپنے دین کا حصہ بنا چکے تھے کہ کوئی اپنے پرانے لباس میں طواف نہیں کر سکتا اور اگر اس کے پاس نیا لباس نہ ہو اور قریش سے بھی نہ ملے تو وہ برہنہ طواف کرے خواتین اپنے آگے کے عضو پر کوئی ذرا سی چیز رکھ لیتی تھیں اور ''آج گو جسم کا کچھ حصہ برہنہ ہو گیا ہے مگر کسی کے لیے اسے دیکھنا جائز نہیں'' کہہ کر طواف کعبہ شروع کر دیا کرتی تھیں حرم کعبہ بتوں سے پاک ہو گیا تھا بیت اللہ مرکز توحید تھا مگر حج میں مشرکانہ طریقے جاری تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارے میں کوئی ہدایات (پالیسی) نہیں آئی تھی 9 ہجری میں حج سے پہلے ہی ماہ شوال میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حج پالیسی اور مشرکوں سے پرانے معاہدوں کے بارے میں آیت نمبر 1 سے 29 تک نازل فرما دی تھیں امیر حج حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منیٰ میں خطبہ دے چکے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ''اٹھیے اور لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دیں'' عرب روایت کے مطابق جان اور مال کے تحفظ کے معاہدے کے خاتمہ کا اعلان معاہدہ کرنے والا خود یا اس کی طرف سے اس کے خاندان کا کوئی فرد ہی کیا کرتا تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر حج کے ساتھ بھیجا تھا اس دن کا انتخاب اس لیے بھی کیا گیا تھا کہ حج پر سب علاقوں سے لوگ آتے تھے آج کے دور کے ذرائع ابلاغ تو ہوتے نہیں تھے مقصد یہ تھا کہ وہ سب واپس جا کر اپنے قبیلہ اور علاقہ والوں کو بتا دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ سورۃ توبہ کا متعلقہ حصہ پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ مختلف قبیلوں اور گروہوں کے ڈیروں پر جا کر انہیں اللہ اور اس کے رسول کا یہ پیغام دیں کہ (1) جنت صرف مسلمانوں کے لیے ہے (2) آئندہ کوئی مشرک حج کے لیے مکہ نہیں آ سکے گا (3) کسی کو برہنہ حالت میں طواف کعبہ کی اجازت نہیں دی جائے گی (4) اللہ نے مشرکین کے ساتھ سب معاہدے ختم کر دیے ہیں (جس کی تفصیلات آگے ہیں) اس پالیسی کے اثرات کی تفصیل کی گنجائش نہیں (یہ تفصیل الامین ﷺ جلد سوئم میں دیکھی جا سکتی ہے)

2- فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢

2- پس گھومو پھرو زمین میں
چار ماہ تک[4]
اور جان لو کہ
تم اللہ کو لاچار نہیں کر سکتے[5]
اور واقعی اللہ
کافروں کو رسوا کرنے والا ہے

3- وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ۝٣

3- اور یہ اعلان ہے
اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے
سب لوگوں کے لئے
حج اکبر کے اس دن[6]
کہ واقعی
اللہ مشرکوں سے لاتعلق ہے
اور اس کا رسول بھی
پس اگر تم توبہ کر لو
تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے
اور اگر تم منہ پھیرتے ہو
تو یاد رکھو کہ

4- یعنی اس اعلان کے بعد چار ماہ تک ریاست مدینہ کی طرف سے سب کے ساتھ امن کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا

5- یہ پالیسی اللہ کی طرف سے ہے اور مشرک اسے ناکام نہیں بنا سکتے

6- عرب کی روایت کے مطابق عمرہ کو چھوٹا حج اور حج کو حج اکبر یعنی بڑا حج کہا جاتا تھا "حج اکبر کے اس دن" سے مراد ہے کہ اس حج کے آج کے دن کے بعد

تم ہرگز اللہ کو لاچار نہیں کر سکتے
اور بشارت دے دیں ان لوگوں کو
جو کفر کرتے ہیں
دردناک عذاب کی

4- اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤

4- مگر وہ لوگ
جن کے ساتھ تم نے کوئی معاہدہ کیا ہو
مشرکوں میں سے
پھر انہوں نے
تمہارے ساتھ اس عہد کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی
اور انہوں نے نہیں مدد کی
تمہارے خلاف کسی کی بھی
پس پورا کرو ان کے ساتھ ان کا عہد
ان کی مقرر کی ہوئی مدت تک [7]
اللہ تو متقین کو دوست رکھتا ہے

5- فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥

5- پھر جب معاہدۂ امن کے مہینے پورے ہو جائیں
تو قتل کرو مشرکوں کو
جہاں بھی تم انہیں پاؤ
اور انہیں پکڑ لو
اور انہیں گھیر لو

7- چار ماہ کی مدت تو سب کے لیے تھی لیکن ایسے مشرک جن سے ریاست مدینہ کا کوئی معاہدہ ہو اور انہوں نے اس معاہدے کی پوری طرح پابندی کی ہو، ان کے ساتھ کیے معاہدے کی مدت پوری ہو جانے تک امن کی حالت بحال رکھو چار ماہ والی شرط ان پر لاگو نہیں ہوگی

اور ان کی تاک میں
ہر کمین گاہ میں بیٹھو[8]
سو اگر وہ توبہ کر لیں
اور قائم کریں نماز
اور دیں زکوٰۃ
تو ان کا راستہ چھوڑ دو
اللہ تو ہے
بخشش دینے والا مہربان[9]

6- وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع

6- اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے
تو اس کو پناہ دے دو
یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے[10]
پھر پہنچا دو اسے
اس کی امان کی جگہ پر

8- یعنی اس کے بعد جنگ والی حالت ہوگی معاہدہ امن والی کوئی پابندی تم پر لاگو نہیں ہوگی جب بھی اور جہاں بھی مشرکوں سے لڑائی درپیش ہو ان سے پوری طرح لڑو ہر ضروری احتیاط اختیار کرو اور ہر طریقہ جنگ استعمال کرو اس کی اجازت ہے

9- یہ پالیسی سارے ہی مشرکوں کے لیے تھی اور سب کو بتا دیا گیا تھا کہ یہ پالیسی ہے سو ان چار مہینوں میں اور جن سے معاہدہ ہے، وہ معاہدے کی مدت تک سوچ لے کہ اسے کیا کرنا ہے ریاست مدینہ آئندہ کسی سے جنگ نہ کرنے کا پہلے جیسا معاہدہ تو کرے گی نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس دوران اگر وہ اپنی مرضی سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیں اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیں تو ہم ان کے ماضی کے گناہ معاف کر دیں گے اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس کے بعد ایسا ہی ہوا تھا مختلف علاقوں اور قبیلوں کے وفود مدینہ آ آ کر اسلام قبول کرتے رہے تھے

10- کس لیے پناہ مانگے؟ اس کا مطلب "یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے" سے ظاہر ہے کہ اگر ان مشرکوں میں سے کوئی آپؐ کے پاس مذاکرات کے لیے آنا چاہے، اسلام میں داخل ہونے کے بارے میں معلومات اور بات چیت کے لیے آنا چاہے تو اس کو پوری طرح تحفظ دو اور دین حق سمجھا اور بتا دو

یہ اس لئے
کہ وہ ایسے لوگ ہیں
جو جانتے نہیں [11]

2

7- كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
عِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧

7- کیسے ہو سکتا ہے [1]
مشرکوں کے لئے عہد
اللہ کے نزدیک
اور اس کے رسول کے نزدیک؟
مگر ان لوگوں کے لیے
جن کے ساتھ تم نے
مسجد حرام کے پاس
عہد باندھا تھا
پس جب تک وہ
تمہارے ساتھ عہد پر قائم رہیں
تو تم قائم رہو اپنے عہد پر [2]
یقیناً اللہ متقیوں کو دوست رکھتا ہے

11- یعنی اگر پھر بھی وہ اسلام قبول نہ کرے تو اسے اس کے اپنے علاقہ اور مقام تک حفاظت سے پہنچا دو اس کے اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے اس سے کوئی تعرض نہ کرو کیونکہ ان میں دین حق کو سمجھنے کے لیے فہم و شعور ہی نہیں اس پالیسی کے اعلان کے بعد جزیرہ نمائے عرب کے سب حصوں سے بہت سے وفود مدینہ آئے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اسی پالیسی پر عمل کیا تھا مدینہ میں قیام کے دوران ایسے وفود کی مہمان نوازی کی جاتی تھی ان کو تحفظ فراہم کیا جاتا تھا دین حق سے آگاہ کیا جاتا تھا اور اگر کوئی اسلام میں داخل نہیں بھی ہوتا تھا تو اسے اس کے اپنے علاقہ یا مقام تک حفاظت کے ساتھ جانے کے لیے اس کا راستہ چھوڑ دیا جاتا تھا سختی کر کے اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا

1- یعنی ہرگز نہیں ہو سکتا آیت نمبر ایک میں فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں کے ساتھ اہل ایمان کے معاہدوں سے الگ ہو جانے کا اعلان کرتے ہیں یہ اسی کی تائید مزید ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں رہا کہ ان معاہدوں کو جاری رکھا جائے

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسجد حرام کے قریب جن مشرکوں نے معاہدہ امن کیا ہے، اگر وہ اس کی پابندی کریں تو تم بھی پابندی کرو

8- كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨

8- کیسے ہو سکتا ہے کوئی عہد؟[3]
جبکہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں
تو نہ لحاظ کریں تمہارے حق میں
کسی قرابت داری کا[4]
اور نہ ہی کسی عہد کی ذمہ داری کا
وہ تمہیں زبانی باتوں سے راضی کرتے ہیں
جبکہ ان کے دل منکر ہیں[5]
اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں

9- اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩

9- انہوں نے اللہ کی آیات کو
تھوڑی سی قیمت پر بیچ دیا[6]
اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے رہے[7]
بلاشبہ بہت ہی برا ہے
جو کچھ وہ کرتے رہے

10- لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠

10- وہ کچھ بھی خیال نہیں کرتے
کسی مسلمان کے معاملے میں
کسی قرابتداری کا

3- آیت نمبر 7 میں فرمایا کہ ان مشرکوں سے معاہدہ ممکن ہی نہیں رہا تھا آگے اس کی وجوہ بیان کی جا رہی ہیں

4- وہ معاہدہ کرنے کے بعد بھی اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اگر کہیں غالب آجائیں تو نہ ہی کسی قرابت دار کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ ہی عہد کی ذمہ داری کا یہ کہ ان کا عمل ایسا رہا ہے کہ وہ قابل اعتماد ہی نہیں

5- یعنی یہ مشرک زبان سے جو صلح اور امن کی باتیں کرتے ہیں وہ محض دھوکہ دینے کے لیے ہوتی ہیں یہ ایسی باتیں دل سے نہیں کر رہے ہوتے اور یہ انہوں نے اپنے عمل سے بھی ثابت کر دیا ہوا ہے

6- انہوں نے تھوڑے سے دنیاوی فائدے کی خاطر اللہ کے احکام کو ماننے سے انکار کر دیا

7- وہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکنے والے ہیں

اور نہ ہی کسی عہد کی ذمہ داری کا[8]

اور یہی وہ لوگ ہیں جو حدود توڑ دیتے ہیں

11- فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑪

11- پس اگر وہ توبہ کرلیں

اور قائم کریں نماز

اور دیں زکوٰۃ

تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں

اور ہم احکامات تفصیل سے بیان کرتے ہیں

ایسے لوگوں کے لئے

جو علم رکھتے ہیں

12- وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ⑫

12- اور اگر وہ اپنی قسمیں توڑ دیں

اپنے عہد باندھنے کے بعد

اور طعنہ زنی کریں تمہارے دین کے بارے میں

تو لڑو کفر کے سرداروں سے[9]

وہ تو ایسے ہیں کہ

ان کی تو قسمیں بھی ان کے لئے کچھ نہیں

تاکہ وہ باز آجائیں

13- اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ

13- کیا تم نہیں لڑائی کرو گے[10]

ان لوگوں سے

8- ان کے اس رویہ کی سختی کو ظاہر کرنے کے لیے وہی بات پھر دہرائی گئی ہے

9- کفر کے سرداروں سے مراد اہل شرک کے پیشوا اور ان کے رہنما ہیں وہ جن کے پیچھے عام مشرک چلتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب اگر وہ اپنے عہد و پیمان توڑ دیں اور تمہارے دین کے بارے میں توہین آمیز رویہ ترک نہ کریں تو ان کے خلاف لڑو

10- یعنی ان کو ایسی حرکتوں سے باز رکھنے کے لیے قوت کا استعمال ضروری ہو گیا ہے

اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑬

جنہوں نے اپنے عہد توڑ دیئے تھے
اور انہوں نے قصد باندھا تھا
رسول کو نکال دینے کا
اور وہی ہیں
تمہارے ساتھ زیادتی کی
ابتداء کرنے والے
سب سے پہلے [11]
تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟
بلکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے
کہ تم اس سے ڈرو
اگر تم مومن ہو

14- قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ⑭

14- لڑو ان سے
اللہ انہیں عذاب دے گا
تمہارے ہاتھوں سے
اور انہیں رسوا کر دے گا
اور تمہاری مدد کرے گا
ان کے خلاف
اور مومنوں کے دلوں کو سکون دے گا

11۔ ان کو قوت سے ایسی حرکتوں سے روکنا ضروری ہو گیا ہے کی یہ مزید وجوہ ہیں (1) انہوں نے عہد و پیمان کر کے توڑ دیئے (2) انہوں نے اللہ کے رسول کو جلاوطن کیا (3) وہ زیادتی کرنے میں پہل کرتے رہے ہیں یعنی ان کا ماضی اور حال گواہ ہیں کہ وہ نا قابل بھروسہ ہیں ان پر نہ اعتماد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں ان کے اس رویہ کو جاری رکھنے کی اب اجازت دی جا سکتی ہے

15- وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑮

15- اور دور کر دے گا
ان کے دلوں سے غصہ [12]
اور اللہ رحمت سے توجہ دے گا
جس کسی پر چاہے
اور اللہ ہے
خوب جاننے والا
بڑا صاحبِ حکمت

16- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑯ ع

16- کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ
تم چھوڑ دیئے جاؤ گے
حالانکہ ابھی تو اللہ نے آزمایا ہی نہیں کہ
تم میں سے کون کون ہیں جو
جدوجہد کرنے والے ہیں
اور کون ہیں جو
اللہ کے سوا
اور اس کے رسول کے سوا
اور مومنوں کے سوا
کسی اور کو اپنا کارساز نہیں بناتے [13]

12- ان مشرکوں کو ان کی حرکتوں سے باز رکھنے کے لیے ان سے لڑائی کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دیں اور انہیں ذلیل و رسوا کر دیں۔ اس سے کیا ہوگا؟ ان کی حرکتوں کی وجہ سے تمہارے دل دکھی ہیں وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں جو غصہ اور اندوہ ہے وہ دور ہو جائے گا تم قلبی سکون محسوس کرو گے ان کے لیے عذاب اور رسوائی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اپنی حرکتوں سے باز آ جانے کی وجہ سے۔ اس اعلان اور اللہ کے حکم پر عمل کے بعد کے واقعات اور اثرات کی تفصیل دیکھی جائے تو حرف بہ حرف ایسے ہی ہوا تھا جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

13- یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جو نئے نئے اسلام لائے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم نے ابھی سے گمان کر لیا ہے کہ تم جنتی ہو گئے ہو؟ ابھی تو تمہاری آزمائش باقی ہے۔ وہ کیا آزمائش ہے؟ یہ کہ تم حق کی فتح کے لیے جدوجہد کیسے کرتے ہو اور صرف اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کو ہی اپنے اتحادی اور حامی بناتے ہو یا نہیں؟ مشرکوں میں سے کسی کے ساتھ تعاون کسی مشرک کی طرف سے کسی مدد کا خیال تو تمہارے دل میں نہیں آ جاتا

اور اللہ اچھی طرح باخبر ہے
اس سے جو کچھ بھی تم کرتے ہو ۔

3

17- مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾

17- نہیں ہے یہ روا
مشرکوں کے لئے کہ
وہ نگران بن بیٹھیں اللہ کی مساجد کے [1]
وہ تو اپنے کفر سے
اپنے آپ کے خلاف خود گواہ ہیں [2]
وہ تو وہ لوگ ہیں
جن کے اعمال برباد ہو گئے ہیں
اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے

18- اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾

18- صرف وہی کوئی
اللہ کی مساجد کی آبادکاری کا اہل ہے
جو ایمان رکھتا ہے
اللہ پر

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک اپنے عقائد اور اعمال کی وجہ سے اللہ کی مساجد کی دیکھ بھال اور آبادکاری کے ہرگز اہل نہیں 9 ہجری کو حج کے موقع پر جس حج پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا اس کے تحت مشرکوں کے حرم کعبہ میں داخلہ طواف اور حج وعمرہ پر پابندی لگا دی گئی تھی اس حوالے سے اللہ کی مساجد سے یہاں مراد خاص طور پر مسجد حرام ہے ''يَعْمُرُوْا'' ''عِمْرَانٌ'' مصدر سے ہے جس کا مفہوم ہے تعمیر و مرمت کرنا، دیکھ بھال کرنا، آباد کرنا اور تقدس کی حفاظت کرنا اور اس جگہ داخل ہونا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک ہرگز اس کے اہل نہیں کیوں اہل نہیں؟ اس کا سبب آگے بیان کیا گیا ہے

2- مشترکوں کے اس ذمہ داری اور مسجد حرام میں داخلہ کے اہل نہ ہونے کی وجہ ان کے اپنے کافرانہ اعمال ہیں جو ان کے کافر ہونے پر گواہ ہیں وہ اعمال کیا تھے؟ وہ مشرکانہ حرکات، رسوم ورواج اور بدعات جو وہ وہاں کیا کرتے تھے

اور یومِ آخرت پر
اور وہ قائم کرتا ہے نماز
اور دیتا ہے زکوٰۃ
اور وہ نہیں ڈرتا
مگر اللہ ہی سے [3]
سو یہی ہیں وہ لوگ
جو راہ ہدایت پا لینے والوں میں ہو سکتے ہیں [4]

19- اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

19- کیا تم نے ٹھہرا لیا ہے
حاجیوں کو پانی پلانے کو
اور مسجد حرام کی دیکھ بھال کو
اس شخص کے اعمال کی مانند
جو ایمان لایا ہے
اللہ پر اور یوم آخرت پر
اور اس نے جدوجہد کی
اللہ کی راہ میں؟
اللہ کے نزدیک وہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہیں [5]

وقف لازم

3۔ یعنی مسجد حرام کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اور اس میں داخلہ کے اہل صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین حق کو قبول کر لیا ہے اور وہ اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے

4۔ کون لوگ؟ وہ جن کی خصوصیات آیت 18 میں بیان کر دی گئی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس ٹیسٹ میں کامیاب ہو جانے والے ہی راہ ہدایت پر چلنے والوں میں سے ہونے کی امید رکھ سکتے ہیں

5۔ وہ مشرک جو فتح مکہ سے پہلے مسجد حرام پر قابض ہوتے تھے، وہ حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی دیکھ بھال پر فخر کیا کرتے تھے اور اسے بھلائی بنا کر پیش کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز اہل ایمان کے برابر نہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے کے بعد اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کرتے ہیں

اور اللہ ہرگز نہیں ہدایت دیتا
ظلم کرنے والوں کو[6]

20- اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝٢٠

20- وہ لوگ جو ایمان لائے
اور انہوں نے ہجرت کی
اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا
اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے
وہ درجہ میں سب سے بلند ہیں
اللہ کے نزدیک[7]
اور وہ ہیں جو کامیابی کو پہنچنے والے ہیں[8]

21- يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝٢١

21- ان کا رب انہیں خوشخبری دیتا ہے
اپنی طرف سے
رحمت کی اور خوشنودی کی اور باغات کی
ان کے لئے ان میں
ہمیشہ رہنے والی نعمت ہے[9]

22- خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٢٢

22- وہ رہیں گے ان میں ہمیشہ ہی
واقعی اللہ کے پاس تو

6- کونسا ظلم؟ دین حق پر ایمان لانے کی بجائے اپنے مشرکانہ عقائد پر ڈٹے رہنے اور اپنے اعمال پر فخر و غرور کرنے اور حق کی مخالفت کا ظلم

7- مشرک تو اپنے کو بڑا سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہیں تم نہیں ہمارے نزدیک تو سب سے بلند درجہ ان مسلمانوں کا ہے جو اللہ کی راہ میں یعنی اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے ہیں

8- کونسی کامیابی؟ دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی کا حصول

9- جن لوگوں کا آیت نمبر 20 میں ذکر کیا گیا ہے، یہ ان کے لیے خوشخبری ہے کہ (1) انہیں اللہ اپنی رحمت سے نوازے گا (2) ان ◄◄

بہت ہی بڑا اجر ہے

23- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

23- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
نہ بناؤ
اپنے باپ کو اور اپنے بھائیوں کو
اپنے اتحادی
اگر وہ کفر کو عزیز رکھیں
بجائے ایمان کے [10]
اور جو کوئی ان کو اتحادی بنائے گا
تم میں سے
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جو ظالم ہیں

24- قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع

24- کہہ دیں "اگر تمہارا باپ
اور تمہارے بیٹے
اور تمہارے بھائی
اور تمہاری بیویاں
اور تمہارا کنبہ
اور تمہارے کمائے ہوئے مال
اور تمہاری تجارت

ع ۳ ۸ ۹

◄◄ کے اعمال کو قبول فرمائے گا (3) جنت ان کی منتظر ہے (4) وہاں انہیں ایسی نعمتیں دی جائیں گی جن کو کبھی زوال نہیں ہوگا

10۔ یعنی اسلام اور کفر کی جنگ میں کسی کافر سے اتحاد نہ کرو، خواہ وہ تمہارا اپنا باپ اور بھائی ہی ہو اتحاد کی بنیاد صرف دین کا رشتہ ہے

جس کے ماند پڑ جانے کا تمہیں خوف ہے
اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو
تمہیں زیادہ عزیز ہیں
اللہ سے اور اس کے رسول سے
اور اس کی راہ میں جہاد سے
تو پھر تم انتظار کرو اس وقت کا کہ
اللہ اپنا فیصلہ لے آئے
اور اللہ نہیں ہدایت دیا کرتا
نافرمانی کرنے والے لوگوں کو"[11]

4

25- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

25- اللہ نے تو تمہاری مدد کی تھی
بہت سی لڑائیوں میں
اور روزِ حنین بھی[1]
جب تمہیں تمہاری کثرت خوش کرتی تھی
مگر وہ تمہارے کچھ بھی کام نہیں آئی تھی

11- مشرکوں کے ساتھ معاہدے ختم ہو گئے حالت جنگ بحال ہو گئی اور بوقت ضرورت کافروں سے پوری قوت سے لڑائی کی اجازت دے دی گئی ان سے لڑائی کا حکم دے دیا گیا اس پالیسی کے اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں اپنے عزیز و اقارب، خاندان اور کنبہ والے مال تجارت اور محل اتنے عزیز ہیں کہ تم انہیں چھوڑ کر اللہ کے حکم پر عمل کرنے کو تیار نہیں ہو تو پھر یہ مت گمان کرو کہ تمہیں وہ امن و سکون میسر آ جائیں گے جن کا آیت نمبر 14 اور 15 میں ذکر کیا گیا ہے اس صورت میں تم پر اللہ کی طرف سے وہ انعامات بھی نہیں ہوں گے جن کی آیت نمبر 21 اور 22 میں بشارت دی گئی ہے یہ اللہ کا فیصلہ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت کی راہ بتا دی ہے اگر تم اس پر نہیں چلو گے اور جو پالیسی اصول بتا دیئے گئے ہیں، ان پر عمل نہیں کرو گے تو اللہ کا فیصلہ تمہارے حق میں نہیں ہوگا

1- مشرکوں کے ساتھ معاہدے ختم کر دینے اور جب بھی ضرورت پیش آ جائے ان سے لڑنے کا حکم دینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے بھی ہم لڑائیوں میں تمہاری کمزوری دور کر کے تمہیں کافروں پر فتح دیتے رہے ہیں اور حنین کی لڑائی میں بھی ہم نے تمہیں کامیابی دے دی تھی

اور تم پر زمین تنگ ہو گئی تھی
باوجود اپنی وسعت کے
اور تم پیٹھ پھیر کر پسپا ہو رہے تھے [2]

26- ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

26- تب اللہ نے بھیج دی تھی اپنی سکینت [3]
اپنے رسول پر
اور مومنوں پر
اور ایسے لشکر بھیجے تھے [4]
جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے
اور اس نے کافروں کو عذاب میں مبتلا کر دیا تھا
اور کفر کرنے والوں کی یہی سزا ہے

2- حنین مکہ مکرمہ سے طائف کو جانے والے قدیم راستہ پر ایک وادی ہے مکہ سے اس کا فاصلہ 23 کلومیٹر کے قریب ہے مکہ کی فتح کی خبر سنتے ہی بنو ہوازن اور ثقیف پریشان ہو گئے تھے اور بیس ہزار کا لشکر جمع کر کے مسلمانوں پر چڑھائی کر دی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ بارہ ہزار کے لشکر کے ہمراہ مکہ سے ان کے مقابلہ کے لیے نکلے اس لشکر میں دو ہزار نو مسلم تھے جو مکہ کی فتح کے بعد ایمان لائے تھے اس سے پہلے کبھی بھی مسلمان لشکر میں اتنے افراد نہیں ہوتے تھے اسی وجہ سے کسی مسلمان نے کہا "آج لڑنے کا مزہ آئے گا" تو کسی نے کہہ دیا "آج ہماری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ہم پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا" رسول اللہ ﷺ نے سنا تو اس پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا تھا لڑائی کے ابتدائی مراحل میں ہوازن نے مقدمۃ الجیش پر اچانک حملہ کر کے اس کی صفیں توڑ دی تھیں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے اور ایسے دکھائی دیتا تھا کہ وہ جم ہی نہیں سکیں گے صفوان بن امیہ کے ماں جائے بھائی کلدہ نے تو یہ تک کہہ دیا تھا کہ "آج تو ان کا جادو ٹوٹ گیا" یعنی آج تو اہل ایمان ہار رہے ہیں

3- جب آگے سے مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے تھے، اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ اپنے دلدل پر سوار قلب لشکر میں قائم رہے تھے اور پسپا ہونے والوں کو پکارتے رہے تھے "لوگوں میں اللہ کا رسول محمد بن عبداللہ یہاں ہوں، ادھر آؤ" اور بھاگتے ہوئے مسلمانوں نے لوٹ کر اس جذبہ سے لڑائی کی تھی کہ دشمن اپنی چھ ہزار عورتیں اور بچے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ اپنے مال و اسباب، عورتیں اور بچے اس لیے ساتھ لائے تھے کہ ان کی وجہ سے کوئی میدان نہ چھوڑے مگر اللہ کی مدد کی بدولت وہی کافر سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اس لڑائی اور فتح کے جزیرہ نمائے عرب کے اندر اور باہر آگے چل کر بہت گہرے اثرات مرتب ہوئے تھے سکینت سے مراد وہ سکون اور امید ہے جس کے ساتھ رسول اللہ اپنی جگہ قائم رہے تھے

4- وہ لشکر کیسے تھے؟ اللہ کے کرم، توفیق اور صبر و استقلال کے لشکر

27- ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾

27- اللہ پھر مہربانی سے توجہ دے گا
اس کے بعد
جس کسی پر چاہے[5]
اور اللہ ہے
بہت بخش دینے والا مہربان

28- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾

28- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
مُشرک تو پلید ہیں[6]
سو وہ ہرگز نہ قریب آنے پائیں
مسجد حرام کے
اپنے اس سال کے بعد[7]
اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے[8]
تو اللہ عنقریب تمہیں غنی کر دے گا
اپنے فضل سے
اگر اس نے چاہا
اللہ تو ہے
سب کچھ جاننے والا
بڑا حکمت والا

5- توبہ کی توفیق عطا فرما دے گا

6- یعنی ان کے عقائد اور اعمال پلید ہیں

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سال تو وہ حج کرنے آئے ہوئے ہیں مگر یہ ان کا مسجد حرام میں داخل ہونے کا آخری سال ہے اس کے بعد ان پر مکمل پابندی ہے

8- کونسی مفلسی کا ڈر؟ مشرکوں کے نہ آنے سے کاروبار پر اثرات مرتب ہونے کا ڈر آیت نمبر 24 میں فرمایا ''اور تمہاری تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمہیں ڈر ہے'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے نہ ڈرو ایک وقت آئے گا جب تم بے نیاز ہو جاؤ گے یعنی بہت لوگ آئیں گے اور تمہارا کاروبار اور بھی بڑھ جائے گا تمہیں اللہ کے حکم پر عمل سے کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں

29- قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع

29- لڑو ان لوگوں سے
جو نہیں ایمان لاتے
اللہ پر اور نہ یوم آخرت پر [9]
اور وہ نہیں حرام سمجھتے
جسے حرام ٹھہرا دیا ہے
اللہ نے اور اس کے رسول نے
اور وہ نہیں قبول کرتے دین حق کو
ان لوگوں میں سے
جنہیں کتاب دی گئی تھی
یہاں تک کہ
وہ اپنے ہاتھ بڑھا کر جزیہ دیں
اور مطیع ہو کر رہیں [10]

5

30- وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ

30- اور یہودی کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے [1]
اور عیسائی کہتے ہیں

9- وہ کون ہیں؟ یہودی اور عیسائی جو اللہ ہی کو معبود واحد نہیں مانتے اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب پر اور آخری رسول پر ایمان لا کر اپنے ایمان کا ثبوت نہیں دے رہے

10- فرمایا کہ ان اہل کتاب میں سے بھی جو ایسے ہیں ان سے بھی لڑو انہیں اسلام کی مخالفت ترک کر کے مسلم معاشرے اور مملکت میں پر امن زندگی گزارنے پر مجبور کرنے کے لیے تا کہ وہ ریاست کے مطیع ہو کر رہیں اور اپنے ہاتھ سے یعنی اپنی رضامندی سے ریاست کو جزیہ دیں

1- عراق کے حاکم بخت نصر نے یہودیوں کی شرارتوں سے تنگ آ کر یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی اور لاکھوں یہودیوں کو گرفتار کر کے بابل لے آیا تھا کچھ یہودی مصر کی طرف بھاگ گئے تھے وہ یہودی ستر سال تک بابل کے کیمپوں میں پڑے رہے تھے عزیر (عزرا) اسی قید کے دوران بابل میں پیدا ہوئے تھے تورات کے جو احکام یہودیوں کے پاس ہوتے تھے وہ بھی نابود ہو چکے تھے اسی جلاوطنی اور قید کے زمانے میں حضرت عزیر نے اپنے علماء اور بزرگوں سے پوچھ کر کہ وہ احکام کیا تھے؟ وہ حالات کیسے تھے جن میں وہ احکام آئے تھے؟ جمع کیے تھے یہودیوں کے پاس جو موجودہ تورات ہے وہی ہے جو حضرت عزیر نے پوچھ کر مرتب کی تھی حضرت عزیر نے ہی ایران کے شہنشاہ کی اجازت سے یہودیوں کو واپس لے جا کر پھر سے فلسطین میں آباد کیا تھا (539 ق م) بخت نصر کے ملک پر ایرانیوں نے قبضہ کر لیا تو بھی یہودی آگ کیمپوں میں ہی پڑے رہے تھے مسیح کی آمد اور اس کے ذریعے یہودیوں کی شوکت رفتہ کی بحالی کا نظریہ بھی یہودیوں نے اسی قید کے دوران آتش ◄◄

يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾

مسیح اللہ کا بیٹا ہے
یہ بے بنیاد باتیں ہیں
وہ نقل کرتے ہیں
ان لوگوں کی باتوں کی
جنہوں نے ان سے پہلے کفر کیا تھا[2]
اللہ انہیں برباد کردے
وہ کدھر سے دھوکہ کھا رہے ہیں

31- اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

31- انہوں نے بنالیا ہے
اپنے احبار کو اور اپنے راہبوں کو رب
اللہ کے سوا[3]
اور مسیح ابن مریم کو بھی

◄◄ پرستوں سے لیا تھا (اس کی تفصیل الامین جلد اول میں دیکھی جاسکتی ہے) اپنی یہودی مکہ کی سفارش پر سائرس نے یہودیوں کو واپس فلسطین جانے کی اجازت دے دی تھی اور ایرانی شہنشاہ اردشیر نے عزیر کو فلسطین میں شریعت موسوی کے مطابق قاضی مقرر کرنے اور دینی تعلیم دینے کی اجازت دے کر یہودیوں سے شہنشاہ کے احکام پر عمل کرانے کی ذمہ داری سونپ دی تھی حضرت عزیر مذہبی عالم تھے اور "فقیہہ" سمجھے جاتے تھے اسی وجہ سے کچھ یہودی خاص طور پر جزیرہ نمائے عرب میں آباد ہوجانے والے یہودی حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے

2- یعنی ان سے پہلے بھی کافر اقوام میں ایسے عقائد رہے ہیں یہ ان کی دیکھا دیکھی ان جیسے ہی بننے کے لیے ایسی باتیں کر رہے ہیں جن کی منہ کی بات سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں "مسیح" کی آمد اور ایرانی آتش پرستوں کی دنیا بھر میں حکمرانی کا نظریہ اس سے پہلے ایرانی آتش پرستوں میں تھا جن کے یہودی قیدی رہے تھے اور یہی نظریہ بدھ مت والوں میں بھی تھا یہ کہ "بدھی ستوا" واپس آئے گا اور دنیا میں ان کی حکمرانی قائم کرے گا

3- رب سے مراد ہے وہ ہستی جو پرورش کرتی ہے اور انسانی ضروریات پوری کرتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان یہودیوں اور عیسائیوں نے تو اپنے علماء اور درویشوں کو ضروریات اور حاجات پوری کرنے والے بنالیا ہے یہ تو ان سے مانگنے لگے ہیں حاتم طائی کا بیٹا اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی تھا وہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت سن کر اس نے عرض کیا تھا "ہم تو اپنے علماء اور راہبوں کی عبادت نہیں کرتے" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا ایسا نہیں کہ جن چیزوں کو وہ حرام قرار دے دیں، تم انہیں حرام مان لیتے ہو اور جن چیزوں کو وہ حلال کہیں، انہیں تم حلال سمجھتے ہو؟" عدی نے عرض کیا "ایسا تو ہے" آپ ﷺ نے فرمایا "یہی تو رب بنالینا ہے" جو بھی کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس پر کہ اس نے روز قیامت اللہ کو اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہے، وہ اللہ ہی کو حاجات پوری کرنے والا مانتا ہے اور اس کے سوا کسی اور کے بنائے احکام کو اپنا دین نہیں بنالیتا جو کسی اور سے حاجات پوری کرنے کی دعائیں مانگتا ہے، اسے ◄◄

حالانکہ انہیں نہیں حکم دیا گیا تھا
مگر یہی کہ
عبادت کرو معبود واحد کی
جس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں
پاک ہے جس کی ذات
ایسی سب چیزوں سے
جنہیں وہ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں [4]

32- يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

32- وہ لوگ چاہتے ہیں کہ
بجھا دیں اللہ کے نور کو
اپنی پھونکوں سے
اور اللہ ہرگز نہیں قبول کرے گا
مگر یہی کہ مکمل کر دے اپنے نور کو
خواہ کافروں پر کتنا ہی ناگوار گزرے [5]

33- هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

33- وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو
ہدایت اور دین حق کے ساتھ
تاکہ اس کو غالب کر دے

◀◀ حاجات پوری کرنے والا مانتا ہے اور اللہ کے احکام کی بجائے اس کی گھڑی ہوئی باتوں پر عمل کرتا ہے، وہ اپنے عمل سے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان سے انکار کر دیتا ہے یہی بات اس سے پہلی آیت 29 میں اہل کتاب کے بارے میں کہی گئی ہے

4۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو ان اہل کتاب کو حکم دیا تھا کہ تم صرف اللہ کی عبادت کیا کرو جس کی ذات اتنی پاک اور بلند و بالا ہے کہ جس کا کوئی شریک ہو ہی نہیں سکتا لیکن انہوں نے ہمارے حکم پر عمل کرنے کی بجائے اپنے علماء، درویشوں، عزیر اور مسیح ابن مریم کی پوجا شروع کر دی ہے اس لیے اگر وہ دین حق کو قبول نہیں کرتے تو بوقت ضرورت ان سے بھی لڑائی کرو

5۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے کہ نورِ قرآن جو نور کامل ہے پوری طرح پھیل کر رہے گا اور وہ لوگ جو اس نور کو پھیلنے سے روکنے کی سازشیں کر رہے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے.....

سارے دین پر

خواہ مشرکوں کو[6]

کتنا ہی ناگوار گزرے

34- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾

34- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

جان رکھو کہ بہت سے احبار اور راہب تو

لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے ہیں

اور وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں[7]

اور جو لوگ جمع کر کر رکھتے ہیں

سونا اور چاندی

اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

تو انہیں بشارت دے دیں

دردناک عذاب کی

35- يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- اس روز جب گرم کیا جائے گا اس کو

جہنم کی آگ میں

پھر داغا جائے گا اس کے ساتھ

ان کی پیشانیوں کو

اور ان کے پہلوؤں کو

6- یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جس راہ ہدایت اور دین حق کی طرف دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے، وہ ان کے بنائے ادیان پر غالب آ کر رہے گا کیونکہ دین حق تو یہ ہے دین توحید تو ایک ہی ہے جس سے انہوں نے الگ الگ دین بنا لئے ہیں

7- اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ایسے عالموں اور درویشوں سے ہوشیار رہنے کا حکم دیتے ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے ایسے لوگ جو اپنے علم اور روحانیت کے دعوؤں کے کاروبار کے ذریعے ناجائز طریقوں سے لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں ''ناحق'' سے مراد ان طریقوں سے مال کھانا ہے جن کا اللہ نے انہیں حق نہیں دیا ہوا، اسی طرح وہ لوگوں کو دین حق کی پیروی سے روکتے ہیں یعنی انہیں دین حق کی پیروی کی بجائے اپنی پیروی کے پابند بنا لیتے ہیں

اوران کی پیٹھوں کو

"یہ ہے وہ جوتم نے جمع کر رکھا تھا

اپنے نفسوں کے لئے

سو چکھو اس کا مزہ جوتم جمع کیا کرتے تھے"[8]

36- اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٦

36- مہینوں کی تعداد تو

اللہ کے نزدیک ہے بارہ مہینے

اللہ کی کتاب میں

اس دن سے کہ

اس نے پیدا کیے تھے آسمان اور زمین[9]

ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں

یہ ہے وہ طریقہ جو راست ہے[10]

سو ان مہینوں میں

8- یہ ہے تمہارا انجام

9- اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی اس پالیسی کے نفاذ کا اعلان حج کے موقع پر کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ چار ماہ کی اور معاہدوں کے پورا ہو جانے کی مدت کی بھی شرط لگا دی گئی تھی اب اس بارے میں ایک اور مسئلے کی وضاحت کی جاری ہے زمانہ قدیم سے ہی جزیرہ نمائے عرب کے باسی قمری سال کے چار مہینوں، رجب، ذیقعد، ذوالحج اور محرم کو حرام سمجھتے آ رہے تھے جن میں لڑائی، غارت گری اور خون کا انتقام گناہ سمجھا جاتا تھا لیکن اپنے مفاد کے حصول کے لئے وہ کبھی تو کسی حرام مہینے کو حلال قرار دے کر لڑائی وغیرہ کر لیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی بجائے اس بار فلاں مہینہ حرمت والا ہوگا اس طرح حرام مہینوں کی تعداد چار پوری کر لی جاتی تھی حرام مہینے میں جو کام حرام تھے، وہ خود ہی اپنے لیے جائز بنا لیتے تھے اور دیگر مہینوں میں جو کام کرنے کی اجازت تھی، وہ ان مہینوں میں سے کسی میں حرام قرار دیتے تھے ایک اور طریقہ مہینوں میں ردو بدل کرنے کا یہ تھا کہ وہ کبھی کہتے کہ یہ سال بارہ ماہ کا نہیں ہوگا بلکہ تیرہ یا چودہ ماہ کا ہوگا ان کی اس فریب کاری کے خاتمہ کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جب آسمان اور زمین کا نظم قائم کیا تھا اس نظم کو چلانے کے لیے ہم نے اپنی کتاب میں جو اصول متعین کر دیئے تھے، ان کے مطابق سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا

10- یعنی ہمارا قائم کردہ درست اصول یہی ہے اور حرام مہینے بھی وہی ہیں، ان میں بھی ردو بدل نہیں کیا جا سکتا

اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو [11]
اور تم مشرکوں سے سب مل کر لڑو
جس طرح وہ تم سے سب مل کر لڑتے ہیں [12]
اور جان رکھو کہ اللہ تو متقیوں کے ساتھ ہے

37- اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾

37- مہینوں کا ادل بدل تو
ان کے کفر میں اضافہ ہے [13]
گمراہ کیے جاتے ہیں اس کے ساتھ
ایسے لوگ جو کافر ہیں
وہ حلال کر لیتے ہیں ایک مہینے کو
کسی سال
اور حرام قرار دے دیتے ہیں اس کو
کسی دوسرے سال
تاکہ پوری کر دیں گنتی ان مہینوں کی
جو اللہ نے حرام ٹھہرائے ہیں
سو وہ حلال ٹھہرا لیتے ہیں اُس چیز کو
جو اللہ نے حرام کی ہے

11- ان حرام مہینوں کا احترام کرو لیکن کفار کے بنائے مہینوں کے ادل بدل کی پیروی نہ کرنا جو بھی ایسا کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا اگر وہ کسی حرام مہینے کو بدل کر تم سے لڑیں تو ان کا مقابلہ کرو

12- اللہ تعالیٰ نے مشرکوں سے لڑائی کا حکم بھی دے دیا اور حرام مہینوں کے احترام کا بھی اور یہ بھی کہ اگر مشرک اور دین حق کے مخالف اس اصول کو نہ مانیں اور حرمت والے مہینوں کا فائدہ اٹھا کر تم سے لڑیں تو ایسا نہ کرنا کہ ان کا مقابلہ نہ کرو کہ یہ تو حرمت والا مہینہ ہے ایسی صورت میں سب مل کر ان کا مقابلہ کرو حرمت والے مہینے کی حرمت کی وجہ سے تم میں سے کسی کو بھی ایسی لڑائی سے الگ رہنے کی اجازت نہیں جب مشرک تمہارے خلاف متحد ہیں تو تم بھی ان کے خلاف متحد رہنا

13- یہ ان کے حرام مہینوں کے ادل بدل کے فریب کے بارے میں ہے کہ وہ تو کافر ہیں اور ایسا کر کے اپنے کفر میں وہ مزید اضافہ کر لیتے ہیں جو ان کے کسی بھی صورت راہ راست پر نہ آنے کے عزم کا ثبوت ہے اور جو بھی کوئی ایسے ہیں ان سے لڑنا لازم ہے

ان کے بُرے اعمال[14]
انہیں اچھے دکھائی دیتے ہیں
اور اللہ ہرگز نہیں ہدایت دیا کرتا
کفر کرنے والوں کو[15]

6

38- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

38- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔
تمہیں کیا ہو گیا ہے
کہ جب تم سے کہا جاتا ہے
''نکلو اللہ کی راہ میں''
تو تم بوجھل ہو کر زمین سے لگ جاتے ہو؟[1]

14- ایسا کرنے والے اپنی اس برائی کو بھلائی کا کام سمجھتے ہیں

15- ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وہ سب کچھ بتا دینے کے بعد بھی کفر کی راہ چھوڑنے پر تیار نہیں تو یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے جس کا عذاب انہیں ملے گا، ہم انہیں اس عذاب اور سزا کی راہ پر جانے سے روکیں گے نہیں

1- اللہ تعالیٰ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں سے مخاطب ہیں کہ جب تمہیں دین حق کے دشمنوں سے لڑائی کے لیے نکل پڑنے کو کہا گیا تو تم نے جوش و جذبہ کیوں نہیں دکھایا تھا بلکہ ایسے ہو گئے تھے جیسے شعور اور نقل و حرکت کی صلاحیتوں سے محروم کوئی چیز ہو جو زمین سے اُٹھ ہی نہ سکتی ہو تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ ایسا کیوں ہے تمہارے ساتھ؟ ایسا کیسے ہوا تھا؟ تفصیل کی گنجائش نہیں مختصر یہ کہ مکہ فتح ہو گیا حنین میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی دی بنو ہوازن اور بنو ثقیف کا وہ کمانڈر جو حنین سے بھاگ کر طائف میں قلعہ بند ہو گیا تھا، طائف کے محاصرے کے دوران رات کو بھاگ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو گیا تھا اور اس نے اسلام قبول کر لیا تھا ان حالات میں رومی اور ان کے زیر دست عیسائی اسلام کو اپنے لیے خطرہ سمجھنے لگے تھے اور مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کی قوت ختم کر دینے کے لیے لشکر جمع کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے حملہ سے پہلے ہی ان کے علاقہ میں ان سے مقابلہ کا فیصلہ کیا اور مکہ اور اس سے آگے تک کے مسلم قبائل کو اس کے لیے لشکر میں شامل ہونے کے پیغام بھیج دیئے مدینہ میں کیمپ قائم کر دیا گیا ہر قبیلہ سے مجاہد آنے لگے عرب میں قحط سالی تھی، موسم شدید گرم تھا فاصلہ چھ سو کلو میٹر تھا اور مقابلہ رومی شہنشاہ اور اس کے ساتھی بہت سے عرب قبائل اور سرداروں سے تھا اور مسلمانوں کے پاس وسائل بھی بہت ہی کم تھے ان حالات میں بھی تیس ہزار مجاہدین کا لشکر جمع ہو گیا تھا مگر کچھ مسلمانوں نے سستی دکھائی تھی یہ رجب 9 ہجری میں رسول اللہ ﷺ کی رومیوں سے مقابلہ کے لیے تبوک کی طرف تیزی سے روانگی کے وقت کے حالات کا ذکر ہے (توحید کی باطل پر فتح اس سفر کی سیاسی اور اقتصادی وجوہ اور اثرات کی تفصیل الامین جلد سوئم میں دیکھی جا سکتی ہے)

کیا تم نے پسند کر لیا ہے
اس دنیا کی زندگی کو
آخرت کے بدلے میں؟
اس دنیا کی زندگی کا مال و متاع تو
آخرت کے مقابلے میں
معمولی سا ہی ہے

39- اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

39- اگر نہیں نکلو گے تم
تو اللہ تمہیں سزا دے گا
دردناک سزا
اور لے آئے گا تمہاری جگہ
کسی اور گروہ کو
اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے
اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے

40- اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

40- اگر تم اس کی مدد نہیں کرتے
تو اللہ نے تو اس کی اس وقت بھی مدد کی تھی
جب کافروں نے اسے نکالا تھا[2]
اور وہ دو میں سے دوسرا تھا
یاد تو کرو
جب وہ دونوں غار میں تھے[3]

2۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا رسول تمہاری مدد کا محتاج نہیں آپ ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو اس وقت اپنے رسول کی مدد کی تھی، تو اب کیوں نہیں کر سکتے؟

3۔ یعنی اس وقت تو ان کے ساتھ ایک ہی ساتھی تھے اور دوسرے وہ خود تھے اور سارے دشمن ان کے تعاقب میں تھے ان حالات میں ہم نے انہیں کامیابی تک پہنچا دیا تھا تو اب کیوں ایسا نہیں کر سکتے؟

اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا
"غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے"[4]
پھر اللہ نے نازل کر دی تھی
اس پر اپنی طرف سے سکینت
اور اس کی مدد کی تھی
ایسے لشکروں کے ساتھ
جن کو تم نے دیکھا تک نہ تھا
اور کافروں کا معاملہ بہت پست کر دیا تھا[5]
اور اللہ ہی کا معاملہ سب سے بلند ہے
اور اللہ ہے
بہت غلبہ والا حکمت والا

41- اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

41- نکل پڑو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل[6]
اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو
اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ
یہ بہتر ہے تمہارے حق میں
اگر تم جانو

4- اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مشرکین مکہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے غار کے اوپر پہنچ گئے تو میں نے عرض کیا کہ اگر انہوں نے اپنے پاؤں کی طرف نیچے نظر ڈالی تو وہ تو ہمیں دیکھ لیں گے اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "اے ابوبکر تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے" یعنی اللہ ہمارے ساتھ ہے، فکر نہ کرو یہ اسی کا حوالہ ہے

5- کافروں کا معاملہ کیا تھا؟ اللہ کے رسول ﷺ کو ہر صورت پکڑ لینا جس کے لیے وہ سب اسلحہ بند ہو کر تعاقب کر رہے تھے اور پکڑنے والوں کے لیے انعامات کے اعلان کرتے پھر رہے تھے اس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بری طرح ناکام کر دیا تھا اللہ نے اپنے رسول کو صحیح سلامت مدینہ پہنچا کر توحید کو شرک کے مقابلے میں کامیاب بنا دیا تھا

6- ہر حال میں نکل پڑو جب اللہ کی راہ میں نکلنے کو پکارا جائے تو حالات و واقعات، مشکلات، اسباب کی کمی وغیرہ کسی چیز کی پرواہ نہ کرو

42- لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ ع

42- اگر مال نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا
تو وہ لوگ لازماً تیرے پیچھے چل پڑتے[7]
مگر ان کو وہ فاصلہ کٹھن دکھائی دیا تھا
اور وہ ضرور اللہ کی قسمیں اُٹھائیں گے
کہ اگر ہم طاقت رکھتے ہوتے
تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے
وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں
اور اللہ جانتا ہے
کہ وہ تو جھوٹے ہیں

7

43- عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾

43- اللہ نے تجھ پر کرم کیا ہے[1]
مگر تو نے ان کو کیوں اجازت دے دی تھی؟
اس سے پہلے کہ
تجھ پر ظاہر ہو جاتے
وہ لوگ جو سچے تھے
اور تو جھوٹوں کو بھی جان لیتا[2]

7- بہانہ سازی کر کے پیچھے رہ جانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اگر مال غنیمت یا فائدہ قریب دکھائی دیتا اور سفر اتنا طویل اور مشکل نہ ہوتا تو وہ ضرور تمہارا ساتھ دیتے

1- عَفَا کا مفہوم کسی عمل کا جو نتیجہ ہو سکتا ہو اسے نہ ہونے دینا یا معدوم کر دینا ہے اگر کوئی عمل ایسا ہو جس کا نتیجہ خراب اور خطرناک ہو سکتا ہو اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ ہونے دیں تو یہ اللہ کا کرم ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ پر کرم کیا ہے اور وہ کچھ نہیں ہونے دیا جو ہو سکتا تھا وہ کرم کیا ہے آگے اس کی تفصیل ہے

2- یعنی جو لوگ لشکر کے ساتھ نہ جانے کے عذر پیش کر رہے تھے اگر ان سب پر یقین کر کے ان کے عذر قبول نہ کیے جاتے تو پتہ چل جاتا کہ ان میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا جواز پیش کر رہا ہے

44- لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾

44- تجھ سے نہیں اجازت مانگتے وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور یومِ آخرت پر اس کی کہ وہ جہاد نہ کریں اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ [3] اور اللہ متقیوں کو اچھی طرح جانتا ہے

45- اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

45- تجھ سے اجازت تو صرف وہ لوگ مانگتے ہیں جو نہیں ایمان رکھتے اللہ پر اور یومِ آخرت پر اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں [4]

46- وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

46- اور اگر وہ نکلنا چاہتے ہوتے تو انہوں نے اس کے لیے کوئی سامان تو تیار کیا ہوتا [5] مگر اللہ نے ان کا اُٹھنا پسند نہیں کیا تھا

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تو ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا کہ آپ کے ساتھ لشکر میں شامل نہ ہوتا

4- یہ ان لوگوں کا حوالہ ہے جو بلا جواز لشکر میں شامل نہیں ہوئے تھے اور پیچھے رہ جانے کے بہانے بنا کر معذرت کر چکے تھے یعنی وہی لوگ پیچھے رہے تھے جن کا ایمان کامل نہیں تھا وہ جو ڈھل مل یقین تھے

5- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اگر ان کا ایمان کامل ہوتا اور وہ کسی مجبوری کی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہوتے تو انہوں نے کوئی تیاری تو کی ہوتی لشکر کے ساتھ جانے کی انہوں نے تو کوئی تیاری ہی نہیں کی تھی وہ تو پہلے سے ہی ساتھ نہ جانے کا فیصلہ کر چکے تھے آپ ﷺ سے تو انہوں نے جھوٹ بولا تھا کہ ہم تو جانا چاہتے تھے مگر کیا کریں، فلاں مجبوری پیش آ گئی۔

سواس نے ان کو سست کر دیا تھا

اور کہہ دیا تھا "بیٹھے رہو ساتھ بیٹھے ہوؤں کے"[6]

47- لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاْ اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾

47- اور اگر وہ تمہارے ساتھ نکلے ہوتے

تو نہ اضافہ کرتے وہ تمہارے حق میں کچھ بھی

مگر خرابی کا ہی

اور وہ ضرور دوڑے پھرتے

تمہارے درمیان

کسی فتنہ کی تلاش میں

اور تم میں ان کی باتوں پر کان لگانے والے بھی ہیں

اور اللہ اِن ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے[7]

48- لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾

48- انہوں نے تو پہلے بھی

فتنہ پھیلانے کی کوششیں کی ہوئی ہیں

اور وہ درہم برہم کرتے رہے ہیں

تمہارے لئے معاملات کو

حتّٰی کہ

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں بھی پسند نہیں تھا کہ ایسے لوگ لشکر اسلام کے ساتھ جائیں، سو ہم نے اپنی طرف سے انہیں اس کی ہمت ہی نہیں دی تھی۔ کیوں ہمت نہیں دی تھی؟ اس کا سبب اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے

7- یہ ہیں وہ وجوہات جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ایسے ڈھل مل یقین والوں کو لشکر اسلام میں شامل ہونے کی ہمت نہیں عطا کی تھی (1) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے اس لشکر میں شامل ہو جانے سے تمہاری تعداد اور قوت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا تھا، اس لشکر میں تیس ہزار مجاہدین شامل تھے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے، وہ اس لشکر کی افرادی قوت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے تھے (2) وہ فساد پھیلانے والے تھے، اگر وہ لشکر میں شامل ہو کر ساتھ جاتے تو اس کی افرادی قوت میں تو اضافہ نہ کرتے مگر فساد پھیلانے کے لیے دوڑے پھرتے کہ کوئی ایسی بات مل جائے جس کے ذریعے لشکر اسلام میں افواہیں پھیلا کر بددلی پیدا کر دیں وہ لوگ لشکر میں اپنی بات پر کان دھرنے والوں کو تلاش کر لیتے (3) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ان کی اصلیت اور ان کی لشکر اسلام کی ناکامی کی آرزو سے آگاہ تھے اس لیے ہم نے انہیں ہمت ہی نہیں دی تھی

حق آ گیا اور اللہ کا حکم ظاہر ہو گیا
اور وہ برا مانتے ہی رہ گئے تھے [8]

49- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ
اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

49- اور ان میں کوئی وہ بھی ہے
جو کہتا ہے ”مجھے اجازت دے دیں
اور مجھے آفت میں نہ ڈالیں“ [9]
سن لو! وہ آفت میں ہی تو گرے پڑے ہیں
اور جہنم تو اِن کافروں کو گھیرے ہوئے ہے [10]

50- اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ
مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾

50- اگر تجھ تک کوئی بھلائی پہنچتی ہے
تو وہ ان کو بُری لگتی ہے
اور اگر تجھ تک کوئی مصیبت پہنچتی ہے
وہ کہتے ہیں ”ہم نے تو اپنا معاملہ
اس سے پہلے ہی ٹھیک کر لیا ہوا تھا“ [11]

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ تو پہلے بھی ایسی ہی کوششیں کرتے رہے ہیں وہ مسلمانوں کے معاملات درہم برہم کر کے ان کے دشمنوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے جان مارتے رہے ہیں مگر اللہ نے پہلے بھی انہیں ناکام کیا ہوا ہے اور اپنے حکم یعنی منصوبے کو ہی کامیاب کیا ہوا ہے دین حق کی کامیابیاں انہیں کبھی بھی پسند نہیں آئیں یہ ہے وہ کرم جس کا اللہ تعالیٰ نے آیت 43 کے شروع میں ذکر فرمایا ہے یعنی ہم نے اپنی تدبیر سے ان منافقوں کو کوئی فتنہ پیدا کرنے سے روک دیا اور وہ کچھ نہ ہونے دیا جو وہ کر سکتے تھے

9- یعنی وہ کہتے تھے کہ لشکر میں شامل ہونے سے ہم پر بڑی مصیبت آ جائے گی اس طرح انہوں نے روانگی سے پہلے ہی اجازت چاہی تھی

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا اس طرح جھوٹ بول کر اور لشکر کے ساتھ نہ جانے کی معذرت کر کے وہ مصیبت اور آزمائش سے بچ جائیں گے؟ نہیں ایسا نہیں ہوگا وہ تو پہلے ہی اپنی منافقت، جھوٹ اور کردار کی وجہ سے آفت میں گھرے ہوئے ہیں انہیں اس دنیا میں بھی ناکامی و نامرادی کی ذلت دیکھنا ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا

11- یہ ایسے لوگوں کی ذہنیت کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں یعنی مسلمانوں کو کوئی کامیابی حاصل ہو تو وہ دکھی ہو جاتے ہیں اور اگر تمہیں کوئی ناکامی یا مصیبت پیش آ جائے تو کہتے ہیں ”ہمیں تو پہلے ہی معلوم تھا، اسی لیے تو ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا تھا اور ان کے ساتھ نقصان اٹھانے سے بچ گئے ہیں“ وہ نہ صرف اس پر خوش ہوتے ہیں بلکہ مسلمانوں سے الگ ہو جاتے ہیں

اور وہ منہ پھیر کر لوٹ جاتے ہیں

اور وہ خوشی مناتے ہیں

51- قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾

51- کہہ دیں ''ہرگز نہیں پیش آ سکتا ہمیں کچھ بھی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے حق میں لکھ دیا ہے[12] وہی ہے ہمارا کارساز اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل رکھنا چاہئے''

52- قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾

52- کہہ دیں ''نہیں ہو تم ہمارے حق میں منتظر مگر دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے ہی[13] اور ہم تمہارے حق میں اس کے منتظر ہیں کہ اللہ تمہیں خود سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں سے دلواتا ہے[14] سو تم انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں''[15]

12 - اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ایسے منافقوں سے کہہ دیں کہ کسی کی خواہش یا چالوں سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کامیابی یا ناکامی اللہ نے دینی ہے، وہی ہمارا کارساز ہے، ہمیں کسی اور کی کوئی پرواہ نہیں

13 - اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ایسے منافقوں سے کہہ دیں کہ تم ہمارے بارے میں جو خواہش رکھتے ہو کہ ہمیں ناکامی ہو، ہمارے لیے تو شہادت کی موت بھی بھلائی ہی ہے اور اگر اللہ ہمیں کامیابی دے تو وہ بھی بھلائی ہے ان دونوں بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کی ہی تو تم ہمارے حق میں خواہش کرتے ہو

14 - یعنی ہم اس لیے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں کہ اللہ ہمیں اپنے دین کے دشمنوں پر فتح دے اگر اللہ نے ہمیں فتح دی تو تمہیں ہمارے ہاتھوں ذلت اور رسوائی کا عذاب اٹھانا ہوگا اور اللہ تمہیں آخرت میں بھی عذاب دے گا، لہٰذا دونوں صورتوں میں تمہارے لیے عذاب ہی ہے پہلے فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے دونوں صورتوں میں بھلائی ہے پھر فرمایا کہ تمہارے لیے دونوں صورتوں میں عذاب ہے

15 - پس تم انتظار کرو یعنی ہماری بھلائی کا اور اپنے لیے عذاب کا

53- قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾

53- کہہ دیں ''تم اپنا مال خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے
تم سے وہ ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا
کیونکہ تم تو فاسق لوگ ہو''[16]

54- وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾

54- اور ان کے دیئے مال قبول نہ کرنے کی
اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں
کہ انہوں نے کفر کیا ہے
اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ
اور نہیں آتے وہ نماز کے لئے
مگر سستی اور کاہلی سے ہی
اور وہ نہیں خرچ کرتے کچھ
مگر ناخوشی سے ہی[17]

55- فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾

55- سو تمہیں نہ حیرت میں ڈال دیں
ان کے مال اور نہ ہی ان کی اولاد
اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ
ان کو عذاب دے
انہی چیزوں کے ذریعے سے

16- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں پر واضح کر دو کہ اگر وہ اپنی خوشی سے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو کچھ دیں گے بھی تا کہ وہ ظاہر کریں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہی ہیں تو بھی ان کا وہ مال قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان کے نافرمان ہونے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رہ گیا لشکر کے ساتھ نہ جا کر وہ اس کا ثبوت دے چکے ہیں

17- یہ اس کی وضاحت ہے کہ ان سے اللہ کی راہ میں خرچ کے لیے پیش کیا جانے والا مال کیوں نہیں لیا جائے گا (1) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل نہیں کیا (2) وہ تو نمازیں بھی دکھاوے کے لیے اور یہ ظاہر کرنے کو کہ وہ بھی مسلمان ہی ہیں پڑھتے ہیں اللہ کا حکم مان کر نہیں پڑھ رہے (3) اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کچھ دیں تو بھی وہ دین وایمان کا فریضہ سمجھتے ہوئے نہیں دیتے بلکہ مجبوراً اپنا مسلمانوں کے ساتھ ہونا دکھانے کے لیے دیتے ہیں

دنیا ہی کی زندگی میں
اور ان کی جانیں نکلیں
تو وہ کافر ہی ہوں [18]

56- وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶

56- اور وہ قسمیں کھاتے ہیں
اللہ کے نام کی
یہ کہ وہ تم ہی میں سے ہیں
جبکہ وہ ہرگز تم میں سے نہیں ہیں
اور لیکن وہ ایسے لوگ ہیں
جو تم سے خوفزدہ ہیں

57- لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝۵۷

57- اگر وہ پائیں کوئی پناہ کی جگہ
یا کوئی غار
یا چھپ جانے کی جگہ
تو وہ اس کی طرف
سرپٹ دوڑتے ہوئے چلے جائیں [19]

18 ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ جو خوشحال لوگ ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے ناخوش ہوتے ہیں، ان کے پاس آل اولاد کی دولت بھی ہے اور وہ اللہ کے احکام پر خوشدلی سے عمل نہیں کرتے ان کے مال و اولاد پر حیران نہ ہوں کہ اللہ نے انہیں یہ سب کیوں دیا ہوا ہے ہم تو اس مال اور اولاد کے ذریعے انہیں اس دنیا میں بھی عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں مال کے لالچ کا عذاب مال و اولاد پر فخر و غرور اور اس کی وجہ سے احکام خدا پر عمل سے بغاوت کی وجہ سے ذلت و رسوائی کا عذاب اس طرح اللہ تو انہیں آخرت کے عذاب کی طرف بھی لے جا رہا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ اسی کفر کی حالت میں ہی مریں یعنی یہ کافر ہی مریں گے اور آخرت میں بھی انہیں اس رویئے کی وجہ سے عذاب ہوگا

19 ۔ کون قسمیں کھاتے ہیں؟ وہ جو منافق ہیں وہی لوگ قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم فلاں مجبوری کی وجہ سے نہیں جا سکے تھے، وہ دکھاوے کے لیے اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ بھی مسلمان ہی ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور بددلی سے مال بھی خرچ کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کو جب جہاد کے لیے نکلنے کو کہا گیا تو وہ ساتھ نہیں گئے تھے کیونکہ وہ دل سے مسلمانوں کے لیے مصیبت کے آرزومند تھے اب وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ ''ہم مجبور تھے، ہم تم میں سے ہی ہیں، ہم پر شک نہ کرو'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اس خوف کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں کہ شہر اور معاشرے میں الگ تھلگ اور ناپسندیدہ نہ ہو جائیں یہ ان کی مجبوری ہے ورنہ اگر انہیں کوئی جائے پناہ مل جائے اس صورت حال سے نکلنے کا کوئی راستہ میسر آ جائے تو یہ سرپٹ دوڑتے ہوئے وہاں جا چھپیں کسی بھی چیز کا خیال نہ کریں

58- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾

58- اور ان میں ایسے بھی ہیں
جو صدقات کی تقسیم کے معاملے میں
تجھ میں عیب نکالتے ہیں
سو اگر انہیں ان میں سے دے دیا جائے
تو وہ خوش ہو جاتے ہیں
اور اگر انہیں ان میں سے نہ دیا جائے
تو وہ جھٹ سے ناراض ہو جاتے ہیں [20]

59- وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ١٣

59- اور اگر وہ راضی رہتے
اس پر جو انہیں دیا تھا
اللہ نے اور اس کے رسول نے
اور کہتے "ہمارے لیے اللہ کافی ہے
اللہ اپنے فضل سے ہمیں مزید دے گا
اور اس کا رسول بھی
ہم تو اللہ ہی سے توقع رکھنے والے ہیں"
(تو بہتر ہوتا) [21]

8

60- اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ

60- صدقات تو ہیں واسطے [1]

20۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منافق تو صدقات وزکوٰۃ کی تقسیم کے وقت بھی احکام الٰہی کی پابندی پر خوش نہیں ہوتے

21۔ اگر وہ اللہ کے حکم کے مطابق صدقات کی تقسیم پر راضی رہتے اور اللہ کے فضل کا دامن تھامے رکھتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا

1۔ آیت 58 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ بعض لوگ صدقات کی تقسیم کے معاملے میں آپ پر اعتراض کرتے ہیں اگر آپ انہیں صدقات میں سے کچھ دے دیں تو خوش ہو جاتے ہیں نہ دیں تو جھٹ سے ناراض ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کے رویے اور اللہ کے رسول کی طرف سے صدقات کی تقسیم کی وضاحت کے لیے اس آیت میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کو کن لوگوں میں صدقات تقسیم کرنے کا حکم دیا ہوا ہے آگے اس کی تفصیل ہے

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾

فقراء کے اور مسکینوں کے [2]
اور ان کارکنوں کے لیے جو انہیں جمع کریں [3]
اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت پیدا کرنی ہو [4]
اور گردنوں کی آزادی کے لئے
اور قرض داروں کی مدد کے لئے [5]
اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے
اور مسافروں پر خرچ کرنے کے لئے [6]
یہ فرض اللہ کی طرف سے ہے
اور اللہ ہے
سب کچھ جاننے والا حکمت والا

2۔ فقراء سے مراد ایسے لوگ ہیں جو کسی وجہ سے مالی مدد کے محتاج ہوں فقراء سے مراد ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے نہیں بلکہ بیوہ، عورتیں یتیم بچے، کسی مجبوری کے تحت بے روزگار ہو جانے والوں جیسے محتاج مراد ہیں مسکین کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے "مسکین ایسا شخص ہے جس کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے مال نہیں مگر وہ کھڑا ہو کر کسی سے مانگتا نہیں اور نہ ہی اس کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مدد کرنا چاہیے" گویا وہ شریف غریب ہے

3۔ وہ کارکن جو صدقات جمع کرنے، ان کا حساب رکھنے، حفاظت کرنے اور تقسیم وغیرہ کے لیے بھرتی کیے گئے ہوں، ان کی تنخواہیں اور اخراجات

4۔ یعنی ایسے لوگ جن کے دلوں میں دین اسلام اور مسلمانوں کے لیے پسندیدگی پیدا کرنا ضروری سمجھا جائے اگر کوئی اسلام قبول کرنے کی طرف راغب ہے اور مالی مدد سے اس کی رکاوٹ دور کی جا سکتی ہے، کوئی نیا نیا مسلمان ہوا ہے، مالی وسائل نہیں رکھتا خدشہ ہے کہ واپس نہ لوٹ جائے یا ایسے غیر مسلم جن کا رویہ سخت نہیں، انہیں تحفے تحائف دے کر ان کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے دشمنی اور عداوت ختم کی جا سکتی ہو

5۔ گردنوں کی آزادی سے مراد کسی دشمن کی قید سے مسلمانوں کی رہائی ہے جنگی قیدیوں اور غلاموں کی رہائی ہے قرضدار کی رہائی سے مراد ایسے مقروض افراد کی مدد ہے جن کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے وسائل نہ ہوں اگر ہوں تو اتنے کم ہوں کہ وہ اپنا قرض ادا کر دیں تو پاس ضروریات پوری کرنے کو کچھ نہ بچے مگر اس سے مراد بداعمالیوں میں قرض اڑانے والوں کی مدد نہیں مراد اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پابندی کرنے والے قرضداروں کی رہائی ہے

6۔ اللہ کی راہ میں سے مراد ایسے کاموں پر خرچ کرنا ہے جن سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہو اور مسافر وہ جو سفر کے دوران کسی وجہ سے محتاج ہو جائے

61- وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

61- اوران میں بعض ایسے ہیں
جو نبی کو دکھ پہنچاتے ہیں
اور کہتے ہیں ''یہ تو ہر کسی کی سن اور مان لیتا ہے''[7]
کہہ دیں ''اس کا ہر کسی کی سن اور مان لینا
تمہارے حق میں بہتر ہے
وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے
اور مومنوں پر اعتماد کرتا ہے
اور ان لوگوں کے لیے رحمت ہے
جو تم میں سے ایماندار ہیں
اور وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو دکھ پہنچاتے ہیں
ان کے لیے دردناک عذاب ہے''[8]

62- يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

62- وہ لوگ تمہارے سامنے
اللہ کی قسمیں اُٹھاتے ہیں

7- اس وضاحت کے ذریعے کہ اللہ کے رسول صدقات کی تقسیم میں اللہ کے طے کردہ اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہیں، ان لوگوں کے اعتراض کو مسترد کر دیا گیا جن کا حوالہ آیت 58 میں ہے اب ایک دوسرے مسئلے کا ذکر ہے، کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو کہتے تھے کہ اللہ کے رسول تو ہر کسی کی بات پر یقین کر لیتے ہیں، کوئی تحقیق ہی نہیں کراتے کہ کوئی صدقات میں سے امداد کا حقدار بنتا بھی ہے یا نہیں ان کے ایسا کہنے اور اس کے ذریعے اللہ کے نبی کو دکھ پہنچانے کا اصل مقصد وہی ہوتا تھا کہ اس طرح سے وہ خود کچھ حاصل کر لیں ان کے اس پراپیگنڈہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی کہ (1) اللہ کے رسول جو ہر حاجت مند کی بات سن لیتے ہیں اور کسی پرکھ پڑپول کے بغیر لوگوں کی مدد کرتے ہیں تو اس کا فائدہ تو لوگوں کو ہی پہنچتا ہے (2) اللہ کا نبی ﷺ تو صدقات کی تقسیم میں اللہ کے حکم پر عمل کرتا ہے (3) اگر مسلمانوں میں سے کوئی اپنی حاجت بیان کرے تو اس پر یقین کر لیتا ہے (4) اللہ کے رسول کا طریقہ مسلمانوں کے لیے ایک رحمت کی حیثیت بن گیا ہے اور انہیں پرکھ پڑپول کی زحمت نہیں اٹھانا پڑتی

8- اس کے بعد فرمایا کہ اس کے باوجود جو لوگ صدقات کی تقسیم میں عیب نکالتے ہیں اور پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی تو بغیر کسی تحقیق کے جو کوئی کہے، اس کی بات پر یقین کر لیتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے کہ وہ اللہ کے متعین کردہ اصولوں کو بھی نہیں مان رہے اور دکھ دینے والے اعتراض کرنے سے بھی باز نہیں آتے

تا کہ تم لوگوں کو راضی کر لیں [9]
مگر اللہ اور اس کا رسول
اس کے زیادہ حقدار ہیں
کہ وہ لوگ انہیں راضی کریں [10]
اگر وہ مومن ہیں

63- اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾

63- کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی مخالفت کرتا ہے
اللہ کی اور اس کے رسول کی
تو اس کے لئے تو
دوزخ کی آگ ہے
وہ ہمیشہ ہی اس میں رہے گا
یہ بہت بڑی رسوائی ہے؟

64- يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

64- منافق اس سے خوفزدہ ہیں کہ
مسلمانوں کی طرف
کوئی سورت نہ اتار دی جائے
جو انہیں اس چیز سے آگاہ کر دے
جو ان منافقوں کے دلوں میں ہے [11]
کہہ دیں "اڑاؤ تم مذاق
اللہ ضرور وہ ظاہر کر دے گا
وہ سب جس سے تم خوفزدہ ہو"

9- کون کس کو راضی کرنے کے لیے قسمیں اٹھاتے ہیں؟ دیکھیں حاشیہ 12
10- اللہ اور رسول کو کیسے راضی کریں؟ اللہ کے احکام کو دل و جان سے قبول کر کے اللہ کے نبی کا حکم مان کر
11- ایک طرف تو وہ اعتراض اور پراپیگنڈہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قسمیں اٹھا اٹھا کر مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ بھی مسلمان ہی ہیں اس خوف سے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کوئی آیات نازل کر کے اپنے رسول ﷺ کو بتا نہ دے کہ ان کے دلوں میں تو منافقت ہے

65- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾

65- اور اگر تو ان سے پوچھے
تو وہ لازماً یہی کہیں گے کہ
ہم تو یونہی شغل اور دل لگی کر رہے تھے [12]
کہیں "کیا تم اللہ اور اس کی آیات
اور اس کے رسول کے ساتھ دل لگی کرتے ہو؟" [13]

66- لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ع ٨ ٧ ١٢

66- تم عذر نہ پیش کرو
یقیناً تم نے ایمان کے بعد کفر کیا ہے
اگر ہم تم میں سے ایک گروہ سے درگزر بھی کریں
تو بھی ہم دوسرے گروہ کو ضرور سزا دیں گے
کیونکہ وہ تو مجرم تھے [14]

9

67- اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾

67- منافق مرد اور منافق عورتیں
ایک جیسے ہی ہیں
وہ برائی کا حکم دیتے ہیں
اور بھلائی سے منع کرتے ہیں
اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں
انہوں نے اللہ کو بھلا دیا

12 - جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے تیاری کر رہے تھے تو منافق اور بزدل لوگ اہل ایمان سے کہتے "تم نے رومیوں کو بھی عرب ہی سمجھ لیا ہے؟" کوئی کہتا "یہ جو رومیوں سے لڑنے جا رہے ہیں، ایک روز رسیوں میں بندھے ہوں گے" کسی نے کہا "اور انہیں کوڑے بھی لگائے جائیں گے" ایک نے کہا "دیکھو تو یہ روم اور شام کے قلعے فتح کرنے جا رہا ہے" یہ ان منافقوں کی ایسی باتوں کا حوالہ ہے

13 - کیا تم اللہ، اس کے احکام اور رسول ﷺ کا تمسخر اڑاتے ہو؟

14 - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو فطرتاً تمسخر پسند اور دل لگی کی محفلوں میں شامل ہو جانے کے شوقین تھے اور تمسخر اڑانے والوں میں شامل ہو گئے تھے، ان کے اس گناہ سے تم ہم درگزر کر سکتے ہیں لیکن وہ جنہوں نے سوچ سمجھ کر ایسا کیا تھا، انہیں ہم سزا دیں گے کہ وہ تو مجرم ہیں

تو اللہ نے انہیں بھلا دیا
بلاشبہ یہ منافق ہی نافرمان ہیں

68- وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿٦٨﴾

68- اللہ نے وعدہ کیا ہوا ہے
منافق مردوں کے لئے
اور منافق عورتوں کے لئے
اور کافروں کے لئے
جہنم کی آگ کا
وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے
ان کے لئے وہی مناسب ہے
اور وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہیں گے
اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے

69- كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

69- تم ان لوگوں جیسے ہی ہو
جو تم سے پہلے ہوتے تھے
وہ قوت میں تم سے زور آور تھے
اور تم سے زیادہ مال و اولاد والے تھے
سو انہوں نے فائدہ اٹھایا تھا
اپنے نصیب کے حصہ سے
اور تم نے فائدہ اٹھایا ہے
اپنے نصیب کے حصہ سے
ویسے ہی جیسے
وہ تم سے پہلے والے مزے کرتے رہے تھے

اور تم ویسی ہی فضول باتوں میں پڑ گئے
جیسی فضول باتوں میں وہ پڑے رہے تھے [1]
برباد ہو چکے ہیں ان کے اعمال
دنیا میں اور آخرت میں [2]
اور وہ لوگ ہیں جو خسارے میں ہیں

70- اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

70- کیا نہیں پہنچی اِن تک خبر
ان لوگوں کی
جو ان سے پہلے ہوتے تھے؟
قومِ نوح کی اور عاد اور ثمود کی
اور قومِ ابراہیم کی اور اہلِ مدین کی
اور الٹا دی گئی بستیوں کی [3]
ان سب کے پاس اُن کے رسول آئے تھے
واضح دلائل کے ساتھ
سو اللہ تو ان پر ہرگز ظلم نہیں کرتا تھا
مگر وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوتے تھے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بھی اپنی قوت مال و دولت اور تعداد کے مزے لوٹتے رہے تھے اور اللہ کے احکام کی پابندی نہیں کیا کرتے تھے تم بھی اپنے حصے کے مال و دولت اور قوت کے مزے لوٹ رہے ہو اور اللہ کے احکام پر عمل نہیں کر رہے ہو اور ان کی مانند فضول بحثوں میں پڑ گئے ہو

2- برباد ہو چکے ہیں یعنی ان کی ایسی حرکات کی وجہ سے ان کے کسی بھی عمل کا انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تھا نہ ہوگا وہ کوئی بھی بھلا عمل چھوڑ کر نہیں گئے تھے کہ لوگ ان کا ذکر کریں منافق نمازیں تو نمائش کے لیے پڑھتے ہیں، خوشی یا ناخوشی سے کچھ مال بھی خرچ کر دیتے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں اس کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا ان پہلے والوں کی مانند ہی

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو منافق اللہ کے احکام پر عمل کرنے اور ان کو دل سے قبول کرنے کی بجائے ان میں عیب نکالتے ہیں اللہ کے احکام کا تمسخر اڑاتے ہیں اور مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، کیا انہیں معلوم نہیں کہ ایسی ہی حرکتوں کی وجہ سے ہم نے قوم نوح اور عاد قومِ اور قومِ ثمود کو اور قوم ابراہیم کو اور مدین کے باسیوں کو اور ان کو جن کی ہم نے بستیاں الٹ دی تھیں، کیسی کیسی سزائیں دی تھیں؟

71- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱

71- اور مومن مرد اور مومن عورتیں
ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں
وہ حکم دیتے ہیں نیکی کا
اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے
اور قائم کرتے ہیں نماز
اور دیتے ہیں زکوٰۃ
اور وہ فرمانبرداری کرتے ہیں
اللہ کی اور اس کے رسول کی[4]
یہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا
بے شک اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے

72- وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۷۲ ع

72- اللہ نے وعدہ کیا ہوا ہے
مومن مردوں سے اور مومن عورتوں سے[5]
باغات کا
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے
اور پاکیزہ قیام گاہوں کا
سدا بہار باغوں میں
اور اللہ کی خوشنودی ان سب سے بڑھ کر ہے
یہی عظیم کامیابی ہے

4- آیت نمبر 67 میں اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں کے خصائل بیان فرمائے ہیں ان کے مقابلے میں یہ مسلمان مردوں اور عورتوں کا بیان ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہیں اللہ کی طرف سے بھیجے احکام کو دل و جان سے مانتے ہیں اور اللہ کا رسول جو بھی حکم دے اس پر عمل کرتے ہیں

5- یہ اس انعام کا ذکر ہے جو ایسے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے لازم کیا ہوا ہے

10

73- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾

73- اے نبی پوری قوت سے مقابلہ کریں
کافروں کا اور منافقوں کا
اور ان پر سختی کریں[1]
اور ٹھکانہ ان کا ہے جہنم
اور وہ واپسی کی لئے
بہت ہی بری جگہ ہے

74- يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؗ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾

74- وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں
کہ انہوں نے نہیں کہا تھا
حالانکہ انہوں نے واقعی
وہ کلمۂ کفر کہا تھا[2]
اور انہوں نے
اپنے اسلام کے بعد کفر کیا تھا
اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کا ارادہ کیا تھا
جو وہ کر نہیں سکے تھے[3]

1- ان کے ساتھ نرمی نہ کریں

2- کونسا کلمہ کفر؟ آیت 65 میں فرمایا ہے کہ اگر ان سے پوچھا جائے تو کہیں گے کہ ہم تو شغل اور دل لگی کر رہے تھے ان سے پوچھیں "کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ دل لگی کرتے ہو؟" آگے آیت 66 میں فرمایا ہے "تم بہانے نہ بناؤ، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے" یہ ایسے منافقوں کے اللہ کی طرف سے بھیجی جانے والی وحی کا مذاق اُڑانے کی طرف ہی اشارہ ہے دیکھیں آیات 65 اور 66 اور حواشی

3- وہ کیا حاصل نہیں کر سکے؟ جب اللہ نے آپ ﷺ کو اس غزوہ میں کامیابی عطا فرما دی تھی تو ان لوگوں نے سازش تیار کی تھی کہ رات کے وقت گھاٹی سے گزرتے ہوئے اللہ کے رسول کو کھڈ میں گرا دیں مگر اللہ کے رسول کو اس کی اطلاع مل گئی تھی آپ ﷺ نے لشکر کو وادی کے راستے روانہ کر کے خود دو صحابہ عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان کو ساتھ لے کر اسی گھاٹی میں سے گزرنے کا فیصلہ کیا تھا اور بارہ منافقوں نے پیچھے سے حملہ کرنے کی کوشش کی تھی اور حضرت حذیفہ کو ہوشیار دیکھ کر بھاگ گئے تھے منافقوں نے اپنے منہ سر کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھے تا کہ پہچان نہ لیے جائیں ادھر مدینہ میں ابن ابی کی تاج پوشی کی بھی تیاریاں ہو رہی تھیں مگر اللہ نے ان کا منصوبہ ناکام بنا دیا تھا

ان کا یہ سارا غصہ اسی پر ہے
کہ انہیں مالدار کر دیا ہے
اپنے فضل سے اللہ نے [4]
اور اس کے رسول نے
پس اگر وہ توبہ کر لیں
تو یہ بہتر ہوگا ان کے حق میں [5]
اور اگر وہ گردن موڑ لیں
تو اللہ انہیں عذاب دے گا
دردناک عذاب
دنیا میں اور آخرت میں
اور نہیں ہوگا ان کے لئے زمین میں
کوئی کارساز اور نہ کوئی مدد کرنے والا

75- وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

75- اور ان میں ایسے بھی ہیں
جنہوں نے اللہ کے ساتھ عہد کیا تھا
یہ کہ اگر اس نے ہمیں
اپنے فضل سے نوازا
تو ہم ضرور خیرات دیں گے
اور ضرور صالح بن جائیں گے

4- یعنی اللہ کے رسول کی مدینہ آمد کی وجہ سے وہ خوشحال ہو گئے انہیں امن مل گیا تھا باہمی لڑائیوں سے نجات سے کاروبار سے اور مال غنیمت سے وہ خوشحال ہو گئے تھے مگر اس کے لیے اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس احسان کو ماننے کی بجائے انہوں نے ایسے منصوبے بنائے تھے

5- اس پر توبہ کر کے اپنے رویہ کی اصلاح کر لیں تو یہ ان کے اپنے حق میں بہتر ہوگا

76- فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾

76- پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا
تو وہ اس میں بخیلی کرنے لگے
اور وہ اپنے عہد سے پھر گئے
اور اس کی پرواہ ہی نہ کی

77- فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

77- سو اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق جما دیا
اس دن تک جب وہ اس سے ملیں
کیونکہ انہوں نے اللہ سے کیے اپنے عہد کی
خلاف ورزی کی تھی
اور اس کی وجہ سے
جو وہ جھوٹ بولتے رہے تھے[6]

78- اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾

78- کیا انہیں علم نہیں
کہ اللہ تو جانتا ہے
ان کے دلوں کے بھیدوں کو اور ان کی سرگوشیاں
اور یہ کہ اللہ تو غائب کی سب باتیں بخوبی جانتا ہے؟

79- اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

79- وہ لوگ جو طعنے دیتے ہیں
خوشدلی سے خیرات کرنے والے مومنوں کو
ان کے صدقات کے بارے میں
اور ان کو جو نہیں پاتے
مگر اتنا ہی جو وہ محنت سے کماتے ہیں

6- جب اللہ تعالیٰ نے انہیں مالدار کر دیا تو وہ ٹال مٹول کرنے لگے اس مال سے اللہ کی راہ میں کچھ دینے کی بجائے دھوکہ دینا شروع کر دیا حیلوں بہانوں سے

سو وہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں [7]
اللہ ان کا مذاق اُڑاتا ہے
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے [8]

80- اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾

80- تو ان کے لئے مغفرت مانگے
یا تو ان کے لئے مغفرت نہ مانگے [9]
اگر تو ان کے لئے ستر بار مغفرت مانگے [10]
تو بھی اللہ ان کو قطعاً معاف نہیں کرے گا
اس لئے کہ انہوں نے تو کفر کیا ہے
اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ
اور اللہ ہرگز ہدایت نہیں دیتا
ایسے فاسق لوگوں کو

11

81- فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

81- پیچھے رہ جانے والے لوگ
اللہ کے رسول کی روانگی کے بعد [1]

7- تبوک کے طویل اور مشکل سفر اور غزوہ کے اخراجات کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے چندہ دینے کو کہا تو ہر مسلمان نے اپنی ہمت کے مطابق اس میں حصہ ڈالا مگر وہ جن کے دلوں میں میل تھا وہ انہیں ٹھٹھے کرتے تھے اگر کوئی اپنی محنت مزدوری سے حاصل کی ایک صاع کھجوریں پیش کرتا تو کہتے "دیکھو یہ ایک صاع کھجوروں سے قیصر روم کو شکست دینے جا رہا ہے" اگر کوئی ہمت سے بڑھ کر ایثار کرتا تو کہتے "یہ سب دکھاوے کے لیے ہے" یہ ایسے لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے

8- یعنی ایسوں کا اس دنیا میں اپنا مذاق اڑ جائے گا ان کی ناکامی، ذلت اور رسوائی ان کے لیے ٹھٹھا بن جائے گی

9- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ ایسوں کے لیے تو ہم سے بخشش کی دعا مانگے یا نہ مانگے، ایک ہی برابر ہے یعنی ہم انہیں ہرگز معاف نہیں کریں گے

10- ستر کا لفظ مبالغہ اور کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے مطلب یہ کہ خواہ ان کی بخشش کے لیے تو کتنی بھی دعائیں کرے، ہم انہیں ہرگز نہیں بخشیں گے یہ ان کے جرم کی سنگینی کی بیان ہے

1- غزوہ تبوک کے لیے لشکر کا کیمپ مدینہ سے باہر تھا کیمپ میں اسلامی ریاست کی حدود میں بسنے والے قبائل کے دستوں کے خیمے الگ الگ تھے ہر قبیلے کا جھنڈا بھی اپنا الگ تھا عبداللہ بن ابی بن سلول نے بھی کیمپ میں اپنا خیمہ لگایا ہوا تھا اس کے ساتھی بھی اس کے ڈیرے پر جمع تھے اللہ کے رسول ﷺ لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے تو وہ چپکے سے اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ گیا تھا کچھ منافق بھی اس کے ساتھ مدینہ واپس آ گئے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ اپنے اس اقدام پر خوش ہوئے تھے اور ان کا لشکر کے ساتھ نہ جانا اللہ کے رسول کی مخالفت کی وجہ سے تھا

اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝٨١

اپنے بیٹھے رہنے پر خوش ہوئے
اور انہیں ناگوار تھا کہ وہ جہاد کریں
اپنے مالوں کے ساتھ
اور اپنی جانوں کے ساتھ
اللہ کی راہ میں [2]
اور انہوں نے لوگوں سے کہا تھا
''اتنی گرمی میں جہاد کے لئے مت نکلو'' [3]
کہہ دیں ''جہنم کی آگ تو
گرمی میں بہت ہی شدید ہے''
کاش وہ یہ سمجھتے ہوتے [4]

82- فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٢

82- سو وہ لوگ تھوڑا ہنسیں
جبکہ انہیں تو بہت رونا ہے
اس کے بدلے میں جو انہوں نے کمالیا ہے [5]

83- فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝٨٣

83- سو اگر اللہ تمہیں واپس لے جائے
ان میں سے کسی گروہ کے درمیان
پھر وہ تجھ سے اجازت مانگیں
جہاد کے لیے نکلنے کی

2۔ یعنی اللہ کی راہ میں جہاد انہیں پسند نہیں تھا
3۔ وہ نہ صرف خود لشکر اسلام کے ساتھ نہیں گئے تھے بلکہ انہوں نے دوسروں کو بھی یہ کہہ کر روک لیا کہ گرمی بہت ہے، چھوڑو نہ جاؤ
4۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں سمجھ ہونی چاہیے تھی کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، اس کے نتیجے میں انہیں جہنم کی آگ میں جانا ہوگا جو اس موسم کی گرمی کے مقابلے میں بہت ہی شدید ہوگی
5۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اور جس پر وہ خوش ہو رہے ہیں، اس کے بدلے میں وہاں انہیں بہت زیادہ رونا ہے

تو کہہ دیں ”تم کبھی بھی میرے ساتھ نہیں جاؤ گے
اور نہ ہی تم میرے ساتھ مل کر
کبھی دشمن سے لڑو گے
پہلے تو تم پیچھے بیٹھے رہنے پر خوش تھے
سو بیٹھے رہو بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ“[6]

84- وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾

84- اور کبھی بھی ان میں سے کسی کی نماز نہ پڑھنا
جو کوئی مر جائے
اور نہ کھڑے ہونا اس کی قبر کے پاس
انہوں نے تو کفر کیا تھا
اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ
اور وہ فاسق ہی مرے تھے[7]

85- وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

85- اور نہ حیرت میں ڈال دیں تجھے
ان کے مال اور ان کی اولاد
اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ
انہیں ان چیزوں کے ذریعے سے
دنیا میں ہی عذاب میں مبتلا کر دے

6- یہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ آئندہ کبھی ان میں سے کوئی مال غنیمت کے لالچ میں آپ کے ساتھ جہاد کے لیے جانا بھی چاہے تو اسے ساتھ نہ لے جانا اور کہہ دینا کہ جاؤ ان کے ساتھ بیٹھے رہو جنہوں نے پہلے ہماری مخالفت کی تھی اور مدینہ میں بیٹھے رہے تھے

7- ان کے اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے کفر قرار دیا ہے اور اپنے نبی سے فرمایا ہے کہ ان میں سے کسی کی نہ تو نماز جنازہ پڑھانا اور نہ ہی جنازے کے بعد قبر کے پاس جو بخشش کی دعا کی جاتی ہے، وہ دعا کرنا

اور جب ان کی جانیں نکلیں
تو وہ کافر ہی ہوں[8]

86- وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

86- اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے
کہ تم لوگ اللہ پر ایمان لاؤ
اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو[9]
تو ان میں سے جو اس کی طاقت رکھتے ہیں
وہ تجھ سے اجازت مانگتے ہیں
اور کہتے ہیں "ہمیں اجازت دیں
کہ ہم
پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہیں"[10]

87- رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾

87- وہ گھر بیٹھنے والیوں کے ساتھ بیٹھے رہنے پر خوش ہوئے تھے
اور ان کے دلوں پر مہر لگائی جا چکی ہے
سو وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے

88- لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾

88- لیکن رسول اور وہ لوگ
جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں
وہ جہاد کرتے ہیں

8۔ آیت نمبر 55 میں اور اس آیت 85 میں ایک ہی لفظ "زندگی" کا فرق ہے آیت نمبر 53 اور 54 میں ان سے کسی بھی قسم کا چندہ وصول نہ کرنے کے حکم کے بعد جو کچھ فرمایا تھا، وہی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھانے اور ان کی بخشش کی دعا نہ کرنے کا سبب قرار دے کر ان کے انجام سے آگاہ کیا گیا ہے، دیکھیں آیت 55 حاشیہ 18

9۔ جب اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور جہاد کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی اللہ کے رسول انہیں جہاد کے لیے چلنے کو جو کہتے ہیں تو وہ اللہ کا حکم ہوتا ہے

10۔ یعنی اللہ کی طرف سے واضح حکم کے باوجود بھی ایسے لوگ جنہیں کوئی جسمانی اور مالی مجبوری درپیش نہیں ہوتی، وہ بھی بہانے بنا کر ساتھ نہ جانے اور مدینہ میں بیٹھے رہنے کی اجازت مانگنا شروع کر دیتے ہیں

اپنے مالوں کے ساتھ
اور اپنی جانوں کے ساتھ
اور یہ ہیں وہ لوگ
واسطے جن کے ہیں
بہت سی بھلائیاں
اور یہی وہ لوگ ہیں
جو فلاح پانے والے ہیں

89- اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾

89- اور اللہ نے تیار کر رکھے ہیں
ان کے لئے باغات
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہی ان میں رہیں گے
یہ ہے عظیم کامیابی

ع 11 9 17

12

90- وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾

90- اور آئے تھے معذرت کرنے
صحراؤں میں رہنے والوں میں سے بھی کچھ
تاکہ انہیں پیچھے رہنے کی
اجازت دے دی جائے[1]
مگر صحراؤں کے وہ باسی جنہوں نے
اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جھوٹ بولا ہوا تھا

1- اللہ کے رسول ﷺ نے ریاست مدینہ کی حدود میں آباد صحرا نشینوں کو بھی لشکر کے ساتھ چلنے کے پیغام بھیجے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان میں سے بھی بعض اپنے اپنے عذر پیش کرنے اللہ کے رسول کے پاس آئے تھے اور لشکر کے ساتھ نہ جانے کے لیے اجازت مانگی تھی

وہ وہیں پیچھے ہی بیٹھے رہے تھے [2]
سو صحرانشینوں میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا
عنقریب انہیں دردناک سزا دی جائے گی

91- لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾

91- نہیں ہے ضعیفوں پر [3]
اور نہ ہی مریضوں پر
اور نہ ہی ایسے لوگوں پر
جن کے پاس
کوئی وسائل نہ ہوں
کوئی گناہ
جبکہ وہ خیر خواہ ہوں
اللہ کے اور اس کے رسول کے
محسنوں کی گرفت کی کوئی راہ نہیں
اور اللہ بخش دینے والا مہربان ہے

92- وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ ؕ

92- اور نہ ہی ان لوگوں پر
کہ جب آئے تھے وہ تیرے پاس
تاکہ تو ان کو سواری دے
تو تو نے کہا تھا "نہیں ہے میرے پاس کچھ
جس پر میں تمہیں سوار کروں"

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صحراؤں کے ان باسیوں میں سے بعض تو کوئی عذر پیش کرنے اور اجازت لینے بھی نہیں آئے تھے ایسے صحرانشین وہ تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اپنے ایمان کے بارے میں جھوٹ بولا ہوا تھا آگے ان کی سزا کا ذکر ہے اور یہ کہ وہ اصل میں کافر ہی ہیں

3- یہ ان افراد کی تفصیل ہے جن کے لشکر کے ساتھ نہ جانے کا کوئی جواز تھا مثلاً بوڑھے مریض اور وہ جن کے پاس سفر خرچ نہیں تھا اور وہ منافقوں کی مانند مسلمانوں کے حق میں برائی چاہنے والے نہیں تھے بلکہ خیر خواہ تھے

تو وہ واپس لوٹ گئے تھے
اور ان کی آنکھیں
آنسو بہا رہی تھیں
اس دکھ کی وجہ سے کہ
ان کے پاس کوئی چیز نہیں
جو وہ خرچ کر سکیں [4]

93- اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ [1] وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

93- گرفت تو ایسے لوگوں کی ہوگی [5]
جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں
حالانکہ وہ مالدار ہیں
اور وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ
وہ پیچھے رہنے والی خواتین میں شامل ہو جائیں
اور اللہ نے مہر لگا دی ہے
ان کے دلوں پر [6]
سو وہ جانتے ہی نہیں

4- بعض صحابہ کے پاس اپنی سواریاں نہیں تھیں انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا تھا کہ ان کے لیے سواریوں کا بندوبست کر دیا جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تو سواری کے اتنے اونٹ، گھوڑے نہیں ہیں یہ ان کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وہ واپس ہوئے تھے تو رو رہے تھے کہ ان کے اپنے پاس سواریوں کے لیے رقم نہیں جو خرچ کر کے وہ سواریاں خرید لیں یعنی انہیں لشکر کے ساتھ جانے سے محرومی کا بہت زیادہ دکھ تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی بھی کوئی گرفت نہیں ہوگی

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گرفت ایسے لوگوں کی ہوگی جن کے پاس سفر اور سواریوں کے وسائل موجود تھے، اس کے باوجود وہ مختلف بہانے بنا کر لشکر کے ساتھ نہ جانے کی اجازت لینے آ گئے تھے اور جب انہیں اجازت مل گئی تو خوش ہوئے تھے

6- کن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے؟ اس دوسری قسم کے لوگوں کے دلوں پر، کیوں مہر لگا دی ہے؟ پہلے فرمایا کہ وہ کافر ہیں جو بھی کوئی اللہ کے احکام پر ایمان نہیں لاتا، عمل نہیں کرتا وہ اس کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے جب کوئی ایسا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے دل پر احکام الٰہی کا اثر ہونے کا امکان ختم ہو جاتا ہے گویا کہ مہر لگ گئی ہو یہاں ایسے لوگوں کے ذکر کے بعد جن کے دلوں پر مہر ہے اہل ایمان کو آگاہ کیا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ ایسے لوگوں سے کسی بھلائی کی امید تک نہ کرنا انہیں تو معلوم ہی نہیں کہ روزِ قیامت انہیں اس کی کیا سزا ملے گی

يَعْتَذِرُوْنَ ١١

94- يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

95- سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۙ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

يَعْتَذِرُوْنَ ١١

94- جب تم ان کے پاس واپس لوٹو گے
تو وہ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے
کہہ دینا "تم مت کوئی عذر پیش کرو
ہم تم پر ہرگز یقین نہیں کریں گے
اللہ نے تو ہمیں آگاہ کر دیا ہوا ہے
تمہارے اصل حالات سے[7]
اور اللہ ضرور دیکھے گا تمہارے اعمال
اور اس کا رسول بھی
پھر تم اس کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے
جو جانتا ہے سب غیب کو اور ظاہر کو
سو وہ تمہیں بتا دے گا
وہ سب جو کچھ بھی تم کرتے تھے"[8]

95- وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے
جب تم واپس ان تک لوٹو گے
تاکہ تم ان سے درگزر کرو
سو ان کو چھوڑ دو
وہ تو ناپاک ہیں
اور ٹھکانہ ان کا ہے جہنم
اس کے بدلے میں جو وہ کماتے رہے

7- ان کی باتوں پر یقین نہ کر لینا اور انہیں بتا دینا کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہوا ہے کہ تمہارا اصل معاملہ کیا ہے

8- یعنی آگے تمہارے اعمال کیسے ہوں گے وہ اللہ دیکھے گا۔ کیسے دیکھے گا؟ اس سے کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہو یا نہیں کرتے اور پھر ایک وقت وہ بھی آنا ہے جب سب کو اللہ کے پاس جانا ہے جو ظاہر اور باطن سب کا جاننے والا ہے، اس سے تم کچھ چھپا نہیں سکو گے، اس لیے تم اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے اس نے تمہارے بارے میں حقیقت بیان کر دی ہے

96- يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾

96- وہ تمہارے سامنے قسمیں اُٹھائیں گے
تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ
اور اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ
تو اللہ تو پھر بھی
نافرمان لوگوں سے
کبھی راضی نہیں ہوگا

97- اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾

97- صحراؤں کے باسی زیادہ سخت ہیں
کفر میں اور منافقت میں [9]
جبکہ ان کے معاملے میں
اس کا زیادہ امکان ہے کہ
وہ ان احکام سے بے خبر ہوں
جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کئے ہیں [10]
اور اللہ ہے سب کچھ جاننے والا صاحبِ حکمت

98- وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾

98- اور صحراؤں کے باسیوں میں کچھ ایسے بھی ہیں
جو اس کو جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں [11]
تاوان سمجھتے ہیں
اور وہ تم پر گردش حالات کا انتظار کر رہے ہیں [12]

9- صحراؤں کے باسی مدینہ کے رہنے والوں کی نسبت کفر اور منافقت میں سخت ہیں

10- کفر اور منافقت میں اپنی اس سختی کی وجہ سے وہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی طرف زیادہ مائل رہتے ہیں مگر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کچھ تک اللہ کی آیات اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام نہ پہنچے ہوں کیونکہ وہ صحراؤں میں رہتے ہیں

11- یعنی ان میں ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ کی راہ میں کچھ دینا پڑ جائے تو وہ اسے چٹی سمجھتے ہیں کسی وجہ سے کچھ دے بھی دیں تو یہ نہیں سمجھتے کہ انہوں نے کوئی بھلائی کا کام کیا ہے

12- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو آگاہ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ دل سے آپ کے لیے مصائب اور مشکلات کے خواہش مند ہیں اور انتظار ◄◄

زمانے کی بُری گردش تو انہی پر ہے[13]

99- وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع ١٠ ١٢ ١

اور اللہ ہے
سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا

99- اور صحراؤں کے باسیوں میں کوئی ایسا بھی ہے
جو ایمان رکھتا ہے
اللہ پر اور یومِ آخرت پر
اور وہ جو کچھ خرچ کرتا ہے
اسے اللہ کی قربت اور رسول کی دعاؤں کے
حصول کا ذریعہ سمجھتا ہے
تو سن لو! واقعی وہ خرچ
ان کے لئے قربت کا ذریعہ ہے
اور اللہ عنقریب انہیں اپنی رحمت میں داخل کر دے گا
اللہ تو ہے
بخش دینے والا رحم کرنے والا

13

100- وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾

100- اور سبقت کرنے والے اولین
مہاجرین اور انصار میں سے
اور وہ جو ان کی پیروی کرتے ہیں
نیکوکاری میں
اللہ ان سے راضی ہوا[1]

◄◄ کر رہے ہیں کہ کب ایسا ہو اور وہ کھل کر آپ کے خلاف ہو جائیں

13- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کو خبر دی گئی ہے کہ وہ جو تمہارے لیے بُرے وقت کے منتظر ہیں بُرا وقت تو ان کا اپنا مقدر ہو چکا ہے

اور وہ اس سے راضی ہو گئے
اور اس نے تیار کیے ہوئے ہیں
ان کے لئے باغات
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہی ان میں رہیں گے
یہ ہے جو عظیم کامیابی ہے

101- وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۖ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ ﴿١٠١﴾

101- اور تمہارے اردگرد کے
صحراؤں کے باسیوں میں سے
بعض منافق ہیں
اور اہل مدینہ میں سے بھی
بعض منافقت کے عادی ہو چکے ہیں
تو ان کو نہیں جانتا
ہم انہیں جانتے ہیں
ہم ضرور ان کو دوہری سزا دیں گے [2]
پھر انہیں لوٹا دیا جائے گا
عذاب عظیم کی طرف [3]

102- وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾

102- اور دوسرے وہ ہیں
جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے [4]
انہوں نے اچھے عمل کو

1- سب سے پہلے ایمان لانے والے وہ مہاجر اور انصار جو کفر کے خلاف ہراول دستہ بنے
2- دوہری سزا دیں گے یعنی وہ مسلمانوں کے درمیان ذلیل وخوار ہوں گے اور اس کے بعد مال اور اولاد کی آفات دیکھیں گے
3- دنیا میں انہیں دوبار عذاب دینے کے بعد ہم آخرت میں انہیں عذاب عظیم دیں گے۔

دوسرے برے عمل سے ملا دیا ہے

ہوسکتا ہے کہ اللہ ان پر کرم کر دے

اللہ تو ہے

بخش دینے والا کرم کرنے والا

103- خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾

103- ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لے

تا کہ تو انہیں پاک کر دے [5]

اور ان کو بابرکت بنا دے

اس کے ذریعے سے

اور ان کے حق میں دعا کر

تیری دعا تو ان کے لئے تسکین کا سبب ہے

اور اللہ ہے

سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا

104- اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

104- کیا وہ جانتے نہیں کہ

اللہ ہی ہے جو

اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے

اور ان کے صدقات کو قبول کر لیتا ہے

4- یہ ایک اور گروہ کا ذکر ہے اس گروہ کا جنہوں نے پیچھے رہنے کے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تھا کھلے دل سے اعتراف کیا تھا اور کوئی بہانہ سازی نہیں کی تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں پر کرم کرتے ہوئے ان کی توبہ قبول کر سکتے ہیں یعنی وہ لوگ ایسے نہیں جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اور جن کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے

5- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے صدقات قبول کر لیں تا کہ اس سے ان کے مال پاک ہو جائیں اور ان میں برکت آ جائے

اور یہ کہ اللہ تو ہے
توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے؟

105- وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

105-اور کہہ دیں "عمل کرو!
سو اللہ تمہارے اعمال کو دیکھے گا
اور اس کا رسول اور مومنین بھی [6]
اور تم لوٹا دیئے جاؤ گے
اس کی طرف
جو جانتا ہے غیب کو اور ظاہر کو
اور وہ بتا دے گا تمہیں اس کی اصلیت
جو کچھ تم کیا کرتے تھے"

106- وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

106-اور وہ جو دوسرے لوگ ہیں
جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا ہے [7]
اللہ کا حکم آنے تک
یا وہ ان کو سزا دے گا
اور یا ان پر نظر کرم کر دے گا
اور اللہ ہے
سب کچھ جاننے والا حکمت والا

6- ایسے لوگوں سے جنہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا ہے، کہہ دیں کہ تم جو کچھ بھی کرو گے اللہ اسے دیکھ رہا ہوگا اللہ کے رسول کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ تم نے اپنا رویہ درست کر لیا ہے یا نہیں اور سارے مسلمان بھی تمہارے کاموں کو دیکھتے ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی توبہ کر کے اپنی اصلاح کرنا چاہے اسے موقع دیں

7- یہ کچھ اور لوگوں کے بارے میں حکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا، ہم انہیں سزا دیں یا ان کی توبہ قبول کر لیں اس کا انتظار کریں

107- وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

107- اور وہ لوگ جنہوں نے مسجد بنالی ہے[8]

نقصان پہنچانے کے لئے

اور کفر پھیلانے کے لئے

اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے

اور اس شخص کو کمین گاہ فراہم کرنے کے لئے

جو اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑا تھا

اس سے پہلے

اور وہ ضرور قسمیں اٹھائیں گے کہ

"نہیں ارادہ کیا تھا ہم نے مگر اچھائی کا ہی"

8- مدینہ کے قبیلہ بنوخزرج کا ایک بااثر شخص عیسائی ہوگیا ہوا تھا اس کا نام ابو عامر تھا عیسائی مذہب سے اپنی وابستگی کی وجہ سے وہ مدینہ اور عرب میں ابو عامر راہب کے نام سے مشہور تھا شام کے عیسائیوں اور حکومت میں بھی اس کا اثر ورسوخ تھا اللہ کے رسول ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے، بنوخزرج کی اکثریت مسلمان ہوگئی تو وہ مکہ کے قریش کے پاس چلا گیا تھا اس کے پچاس پیروکار بھی اس کے ساتھ تھے غزوہ احد میں وہی سب سے پہلے مسلمانوں کے خلاف لڑنے نکلا تھا پھر اپنے ساتھیوں سمیت میدان سے بھاگ گیا تھا غزوہ خندق میں بھی وہ قریش کے لشکر کے ساتھ آیا تھا مگر مکہ کی فتح اور حنین میں مشرکوں کی شکست کے بعد وہ شام چلا گیا تھا اس نے مدینہ میں اپنے پیروکاروں کو جو بظاہر مسلمان ہو چکے تھے، لکھا کہ وہ شام کے حکمران ہرقل کو مدینہ پر چڑھائی کے لیے تیار کر رہا ہے وہ اپنا ایک ایسا مرکز بنالیں جہاں وہ آپس میں مل کر مشورے کر سکیں اور مسلمانوں کے خلاف منصوبے بناتے رہیں مگر کسی کو شبہ بھی نہ ہو انہوں نے اسی منصوبے کے تحت مسجد قبا کے قریب بنوسالم بن عوف کی بستی میں ایک مسجد بنالی تھی اور اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا تھا کہ "ہم نے بوڑھوں، کمزوروں اور بیماروں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو شدید سردی اور بارش میں مسجد نہیں جا سکتے یہ مسجد بنالی ہے آپ ﷺ اس مسجد میں نماز پڑھا دیں" اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تبوک کے سفر کی تیاری میں ہوں، اللہ نے چاہا تو تبوک سے واپس آ کر تمہاری مسجد میں نماز پڑھیں گے مگر تبوک سے واپسی کے سفر میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آگاہ فرما دیا تھا کہ وہ مسجد تو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان میں تفرقہ ڈالنے کے لیے بنائی گئی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے وہیں سے دو صحابہ کو مدینہ بھیج دیا کہ ہمارے آنے سے پہلے اس مسجد کو جلا کر نابود کر دیا جائے حضرت مالک بن دخشم اور حضرت معن بن عدی نے حضور ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی اس مسجد کو نابود کر دیا تھا یہ اس مسجد کے بنانے اور چلانے والوں کے اور ان کے عزائم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ
وہ بالکل جھوٹے ہیں

108-لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ
يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

108- ہرگز نہ کھڑے ہونا اس مسجد میں کبھی بھی [9]
وہ مسجد کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہوئی ہے
روز اول سے
وہ اس کی زیادہ حقدار ہے کہ
تو اس میں کھڑا ہو [10]
اس مسجد میں وہ لوگ ہیں
جو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک ہوں
اور اللہ دوست رکھتا ہے
پاک رہنے والوں کو

109- اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى
شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

109- تو کیا پھر وہ شخص
جس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی
اللہ کے خوف پر
اور اس کی رضامندی پر
وہ بہتر ہے
یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی
ندی کے ایسے کنارے پر

9- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ تبوک سے واپسی پر ان کی مسجد میں نماز ادا کریں گے، ایسا ہرگز نہ کرنا

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اس مسجد میں نماز ادا کریں جس کی بنیاد تقویٰ یعنی اللہ کے خوف پر رکھی گئی ہو اور جس میں نمازیں ادا کرنے والے پاک ہوں جن کے دل و دماغ شرک اور منافقت سے پاک صاف ہوں

جسے پانی نے نیچے سے کھوکھلا کر کے
گر جانے کی حالت کو پہنچا دیا ہوا تھا
پھر وہ کنارہ ٹوٹ کر گر گیا
اس شخص سمیت
دوزخ کی آگ میں [11]
اور اللہ ہرگز نہیں ہدایت دیتا
ظالم لوگوں کو

110- لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع ١٣ ١١ ٢

110- ہمیشہ بنی رہے گی ان کی وہ عمارت
جو انہوں نے تعمیر کی
ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی
مگر یہ کہ ان کے دل ہی پارہ پارہ کر دیئے جائیں [12]
اور اللہ ہے
سب کچھ جاننے والا حکمت والا

14

111- اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

111- اللہ نے تو مسلمانوں سے خرید لئے ہیں
ان کی جانیں اور ان کے مال

11۔ اس مثال سے اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور منافقوں کا فرق واضح فرماتے ہیں یعنی اہل تقویٰ اپنی عملی زندگی کی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور رضامندی پر رکھتے ہیں اور منافقوں کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی اپنی عمارت کی بنیاد کسی ندی کے ایسے کنارے پر رکھے جسے نیچے سے پانی نے کھوکھلا کر دیا ہوا ہو اور عمارت کھڑی ہوتے ہی وہ کھوکھلا کنارہ نیچے سے گر جائے اور اس پر بنی عمارت بھی اپنے مکین سمیت بہتی ندی میں جا گرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اپنی عملی زندگی کی بنیاد منافقت پر رکھتا ہے اس کی مثال اس دوسرے شخص جیسی ہے اور جس منافقت پر اس کی عملی زندگی کی بنیاد ہوتی ہے وہ اسے دوزخ میں لے جاتی ہے

12۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جو مسجد بنائی تھی اور گرا دی گئی ہے وہ کبھی بھی انہیں ایمان کامل کی طرف نہیں آنے دے گی ان کے دلوں میں وہ شک کو ہوا دیتی رہے گی مراد ان کا وہ منافقت کا جذبہ ہے جس پر انہوں نے اس کی بنیاد رکھی تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے دلوں سے وہ منافقت کبھی نہیں جائے گی ہاں اس صورت میں کہ ان کے وہ دل ہی نہ رہیں یعنی جب تک وہ زندہ ہیں، ان کے دل تو رہیں گے اور جب تک دل ہیں وہ جذبہ منافقت بھی ختم نہیں ہوگا جو اس کی تعمیر کا سبب بنا تھا

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ
اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ
الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ١١١

اس کے بدلے میں کہ ان کے لئے جنت ہے
وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں
اور وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں[1]
یہ وہ پختہ وعدہ ہے جو اس کے ذمے ہے[2]
تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں[3]
اور کون ہے
اللہ سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا ؟
پس خوش ہو جاؤ اپنے اس سودے پر
جو تم نے اللہ سے کیا ہے
اور یہ وہ کامیابی ہے جو بہت ہی بڑی ہے

112- اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ
الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ
اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ١١٢

112- وہ لوگ ہیں
توبہ کرنے والے
عبادت کرنے والے
اللہ کی حمد بیان کرنے والے
اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے

1- دنیا میں کسی بھی انسان کے پاس اس کی سب سے عزیز چیز اس کی جان ہے، اس کے بعد آل اولاد اور مال آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں دو چیزوں کا ذکر کیا ہے جو مسلمانوں نے جنت کے بدلے میں اللہ کے پاس بیچ دی ہیں ایک جان اور دوسرا مال آل اولاد کا ذکر نہیں کیا کیونکہ جو بھی کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جاتا ہے، وہ اپنے مال سے سفر خرچ پورا کرتا ہے اور اس لڑائی میں اپنی جان قربان کر دینے کو تیار ہوتا ہے آل اولاد کا اس میں ایسا اہم کردار نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اپنے مال خرچ کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں جیسا کہ جنگ تبوک کے لیے جانے والوں نے کیا، ان کو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائیں گے شرط قتل کرنا یا ہو جانا نہیں، اس کے لیے تیار ہو جانا شرط ہے

2- اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے والوں کو جنت دینے کا جو ہم وعدہ کر رہے ہیں، وہ پورا کرنا ہمارے ذمے ہے، ہم اسے ضرور پورا کریں گے

3- یعنی قرآن سے پہلے جن قوموں کی طرف تورات اور انجیل بھیجی گئی تھی، ان سے بھی یہی وعدہ تھا کہ ان میں سے جو کوئی زمین پر اللہ کی حاکمیت کے قیام کے لیے اپنی جان اور مال قربان کرنے کو تیار رہے گا، اسے ہم جنت دیں گے اور ویسا ہی وعدہ اب ہم ان لوگوں ◄◄

رکوع کرنے والے

سجدہ کرنے والے

پسندیدہ کاموں کا حکم دینے والے

اور بُرے کاموں سے روکنے والے

اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے

اور ان مومنوں کو خوشخبری سنا دیں [4]

113- مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾

113- نہیں ہے لائق نبی کے

اور ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں

کہ وہ بخشش طلب کریں

مشرکوں کے لئے

خواہ وہ ان کے قرابت والے ہی ہوں

اس کے بعد جو ان پر واضح ہو گیا ہے

کہ وہ تو اہل دوزخ ہیں [5]

◄◄ سے کر رہے ہیں جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں

4- کچھ لوگ تبوک کے لیے لشکر کے ساتھ گئے اور بعض نہیں گئے تھے جو نہیں گئے تھے انہوں نے خلوص دل سے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما لی تھی اس کے بعد وہ دوسروں کے برابر آ گئے تھے اللہ تعالیٰ ان سب کے لیے نجات کا ایک فارمولہ بیان فرماتے ہیں (1) وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں (2) اللہ کی حمد وثنا کرتے ہیں (3) بوقت ضرورت اللہ کی راہ میں سفر کرتے ہیں قتل کرنے اور قتل ہو جانے کے لیے جہاد کے سفر کی تکالیف اور خرچ بخوشی قبول کرتے ہیں (4) اللہ کے سامنے رکوع وسجود کرتے ہیں (5) دوسروں کو بھلائی کے کام کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں (6) اللہ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں یہ ہے وہ فارمولہ جس کے بدلے میں ان کے لیے جنت کا وعدہ ہے بعض اہل علم نے سفر سے مراد روزے رکھنا لیا ہے مگر جس سیاق وسباق میں ''سفر کرتے ہیں'' کی شرط رکھی گئی ہے وہ ہے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کا سیاق وسباق اور اس کے لیے تبوک کا سفر نہ کرنے والوں اور ان کی توبہ کی قبولیت کا حوالے دینے کے بعد آئندہ کے لیے خوشخبری

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے واضح کر دیا ہے کہ مشرکوں کے لیے دوزخ ہے تو اب کوئی مومن ان کی بخشش کے لیے کوئی دعا نہ کرے خواہ ایسے مشرک کسی مسلمان کے قرابت دار ہی ہوں

114- وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

114- اور نہیں تھا ابراہیم کا بخشش طلب کرنا
اپنے باپ کے لئے
مگر اُس وعدے کی وجہ سے
وہ وعدہ جو ابراہیم نے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا
پس جب اس پر واضح ہو گیا
کہ وہ تو اللہ کا دشمن ہے
تو وہ اس سے بیزار ہو گیا تھا
ابراہیم تو بہت دردمند اور تحمل کرنے والا تھا[6]

115- وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

115- اور اللہ ہرگز ایسا نہیں کیا کرتا
کہ کسی گروہ کو راہِ ہدایت دکھانے کے بعد
اسے گمراہ قرار دیدے
مگر اس کے بعد ہی کہ
وہ ان پر واضح کر دے کہ
انہیں کن کن چیزوں سے بچنا چاہیئے
اللہ تو ہر چیز سے باخبر ہے[7]

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک باپ کی بخشش کے لیے ہم سے جو دعا کی تھی تم اس کو مثال بنا کر ایسا کرنا شروع نہ کر دینا ابراہیم نے تو وہ دعا اس لیے کی تھی کہ ایک تو اس نے وعدہ کیا ہوا تھا، دوسرے وہ بہت رحمدل تھا، اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اس کے باپ کو دوزخ میں ڈال دیا جائے اس وجہ سے اس نے ہم سے دعا تو کی تھی مگر پھر جب انہیں خیال آیا کہ جس کے لیے وہ بخشش طلب کر رہے ہیں وہ تو اللہ کا دشمن یعنی مشرک تھا تو وہ اس سے بیزار ہو گیا تھا

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم نے گمراہ قرار دے کر ان کے لیے بخشش کی دعا نہ کرنے کو کہہ دیا ہے ہم نے انہیں بلا جواز گمراہ قرار نہیں دیا، ہم نے انہیں راہ ہدایت بتا دی تھی، انہیں اچھی طرح بتا دیا کہ انہیں کن چیزوں سے بچنا چاہیے اس کے بعد بھی جو راہ ہدایت ◄◄

116- اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

116- اللہ ہی تو ہے جس کے لئے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی
جو زندگی دیتا ہے اور مار دیتا ہے
اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا
کوئی بھی کارساز اور نہ ہی کوئی مدد کرنے والا[8]

117- لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿١١٧﴾

117- اللہ نے اپنے کرم سے توجہ کی تھی نبی پر[9]
اور اُن مہاجرین پر اور انصار پر
جنہوں نے تنگ دستی کے وقت
اس کی پیروی کی تھی
اس کے بعد جب قریب تھا کہ
ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جائیں
پھر اس نے ان پر اپنا کرم کر دیا تھا
وہ تو ان کے لئے
بخشش دینے والا مہربان ہے

◄◄ کو چھوڑ دے وہ تو گمراہ ہی ہوتا ہے اس نے خود گمراہی کی راہ کا انتخاب کیا ہوتا ہے اور ہم ان کے سب اعمال سے واقف ہیں اس لیے ہم نے انہیں گمراہ قرار دیا ہے

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہمارے حکم کے طابع ہے زندگی بھی ہم ہی دیتے ہیں اور موت بھی ہمارے سوا نہ کوئی کسی انسان کے کاج سنوار سکتا ہے نہ اس کی کوئی مدد کر سکتا ہے، اس لیے ہمارے سوا کسی اور کی طرف نہ دیکھو اور ہمارے احکام کی پابندی کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تبوک کے لیے نکلنے کے حکم پر تنگ دستی اور سفر کی مشکلات وجہ سے بعض مسلمانوں کے دل ڈولنے لگے تھے اور وہ اس حکم پر عمل نہ کرنے کے قریب تھے، ہم نے انہیں ہمت دی اور وہ لشکر میں شامل ہو گئے یہ ان پر ہمارا کرم تھا کہ انہیں ہم نے حکم عدولی سے بچا لیا تھا اور اس مشکل وقت میں ان کو ہمت دینا اللہ کے نبی کے لیے بھی باعث تقویت ثابت ہوا تھا، اس طرح ہم نے اس مشکل وقت میں اپنے نبی پر بھی توجہ فرمائی تھی

118- عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع

118- اور ان تینوں پر[10]
جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا
یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی تھی ان کے لئے زمین
اپنی فراخی کے باوجود
اور تنگ ہو گئی تھیں ان کے لئے ان کی زندگیاں
اور وہ جان گئے تھے کہ
نہیں ہے ان کے لئے اللہ سے کوئی پناہ
مگر اس کے پاس ہی
پھر اللہ نے اپنے کرم سے ان پر توجہ کی
تاکہ وہ توبہ کر لیں
اللہ ہی تو ہے
جو ہے توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا

15

119- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

119- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اللہ سے ڈرتے رہو
اور سچوں کے ساتھی بن جاؤ[1]

10- آیت نمبر 106 میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے کہ لشکر کے ساتھ نہ جانے والے بعض لوگوں کے بارے میں ہم نے ابھی فیصلہ نہیں کیا کہ انہیں سزا دیں گے یا معاف کر دیں گے یہ ان میں سے تین پر اللہ تعالیٰ اپنے کرم کا ذکر فرماتے ہیں، وہ تین تھے کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع ان تینوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے اعتراف کر لیا تھا کہ انہیں کوئی مشکل درپیش نہیں تھی ان سے کوتاہی ہوئی ہے اللہ کے رسول نے اللہ کی طرف سے فیصلہ آنے تک ان کا معاشرتی بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا تھا اور مدینہ میں کوئی ان کے سلام کا بھی جواب نہیں دیتا تھا چالیس دن بعد ان کی بیویوں کو ان سے علیحدہ رہنے کی تاکید کر دی گئی تو انہوں نے بھی اس حکم پر عمل کیا اس طرح نہ صرف مدینہ کی زمین ان پر تنگ ہو گئی تھی بلکہ ان کی اپنی زندگیاں انہیں بوجھ محسوس ہونے لگی تھیں (اس کی تفصیل الامین جلد سوئم میں دیکھی جا سکتی ہے) مقاطعہ کے پچاس دن بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے معافی کا یہ حکم آ گیا تھا

1- راہ راست پر چلنے والوں کا ساتھ دو

120- مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾

120- ہرگز نہیں تھا لائق اہل مدینہ کے
اور ان کے گرد و نواح میں
صحراؤں میں رہنے والوں کے
کہ وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھے رہتے
اور نہ ہی یہ کہ وہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھتے
رسول اللہ کی ذات سے [2]
کیونکہ نہیں پہنچتی انہیں کوئی پیاس [3]
اور نہ ہی کوئی تھکاوٹ
اور نہ ہی کوئی بھوک
اللہ کی راہ میں
اور نہیں روندتے وہ کوئی ایسی جگہ
جو غضبناک کر دیتی ہو کافروں کو [4]
اور وہ نہیں حاصل کرتے دشمن سے کچھ [5]
مگر ان کے نام
اس کے بدلے میں نیک عمل لکھ لیا جاتا ہے [6]
اللہ تو نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا

121- وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾

121- اور وہ نہیں خرچ کرتے کوئی بھی خرچہ
چھوٹا سا یا بڑا
اور وہ نہیں عبور کرتے کوئی وادی [7]

2۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول تو جہاد کے لیے جائیں اور مدینہ اور اس کے اردگرد کے صحراؤں کے باسی پیچھے رہیں، یہ ان کے لائق نہیں اگر وہ اللہ کے رسول کی ذات سے اپنی جانوں سے زیادہ پیار کرتے تھے اور اس لیے آپ ﷺ کے ساتھ نہیں گئے تھے تو یہ بھی ان کے حق میں روا نہیں

3۔ جو بھی جہاد کے لیے نکلے جہاد کے سفر میں ہر تکلیف پیاس تھکاوٹ بھوک کے بدلے میں اس کے نام نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے

4۔ یعنی سفر جہاد کے دوران اگر وہ کافروں کا کوئی علاقہ روند ڈالیں جس سے کافروں کو بہت غصہ آئے

5۔ کافروں سے لڑائی میں جو کچھ بھی حاصل کریں، کامیابی، مالِ غنیمت یا شہادت

مگر وہ ان کے نام رکھ لیا جاتا ہے
تاکہ اللہ انہیں بہترین جزا دے [8]
اس کی جو وہ کیا کرتے تھے

122- وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع

122 اور مومنوں کے لیے ضروری نہیں تھا کہ
وہ سارے کے سارے نکل پڑتے [9]
مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ
ہر گروہ میں سے کچھ لوگ نکل آتے
تاکہ وہ دین کا شعور حاصل کرتے
اور وہ اپنی قوم کو ڈراتے
جب وہ ان کی طرف لوٹتے
تاکہ وہ لوگ ڈرتے رہیں

16

123- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾

123- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
لڑائی کرو ان کافروں سے
جو تمہارے آس پاس ہیں [1]

7۔ وادی عبور کرنا یعنی کوئی منزل طے کرنا

8۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا سب کچھ ان کے نام رکھ لیا جاتا ہے تاکہ اس سب کا انہیں بہترین بدلہ دیا جائے

9۔ سیاق و سباق ہے جہاد کے لیے نکلنے کا تو کیا کسی بھی جگہ کے سب ہی لوگ جہاد کے لیے نکل سکتے تھے؟ عملاً ایسا ممکن نہیں تھا تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سب طبقوں میں سے کچھ لازماً جہاد کے لیے نکلیں اور جب وہ جہاد پر جانے والے واپس لوٹیں تو پیچھے رہنے والوں کو اس کے بارے میں احکام بتائیں اور انہیں اکرام اللہ سے آگاہ کریں تاکہ سب ہی اس کے لیے تیار رہیں اکثر اہل علم نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ کیونکہ سارے کے سارے لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لیے نہیں جا سکتے اس لیے ایسا کیوں نہیں کر لیتے کہ ان میں سے کچھ دین کی تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر پیچھے رہنے والوں کو دین کے احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دیں لیکن یہاں تعلیم دین سے مراد دین کے معاملے میں جہاد کے عملی احکام اور اکرام ہیں

اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں[2]
اور جان رکھو کہ
اللہ تو متقیوں کے ساتھ ہے[3]

124- وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

124- اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے
تو ان میں سے بعض پوچھتے ہیں
"بتاؤ تو کون ہے تم میں سے
جس کے ایمان میں اس سے اضافہ ہو گیا ہے؟"[4]
مگر جو لوگ ایمان لائے ہیں
ان کے ایمان کو تو اس نے زیادہ کر دیا ہے
اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں[5]

125- وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾

125- اور ہاں وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے[6]
تو اس نے ان کی ناپاکی میں

1۔ بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لیے اندرونی امن و استحکام بہت ضروری ہوتے ہیں بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لیے رسول اللہ ﷺ تبوک گئے تو اندر کے منافقوں اور ریاست مدینہ کی حدود میں آباد کافروں نے اس مہم کو ناکام بنانے اور ریاست کے اندر امن کو تباہ کرنے کی جو کوششیں کی تھیں، ان کے بیان اور ان منافقوں اور کافروں کی نشاندہی کے بعد اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ ان قریب اور اندر والوں کا مقابلہ کرو جیسے بھی وہ چاہیں تا کہ آئندہ وہ کوئی ایسا مسئلہ پیدا کرنے کے قابل نہ رہیں

2۔ اس مقابلے کا حکم دینے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ایسے مقابلے میں عزم و استقلال اور ثابت قدمی کی پالیسی پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں تا کہ ایسے دشمنوں کے دل سے یہ خیال نکل جائے کہ آئندہ بھی انہیں بہانہ سازی پر ایسا کرنے دیا جائے گا اور معاف کر دیا جائے گا

3۔ یعنی اس مقابلے میں اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہوگا ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ کے احکام پر پورے خلوص سے عمل کریں گے

4۔ سورت سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کے کرنے اور کسی کام سے باز رہنے کے احکام جب اللہ کی طرف سے کوئی احکام بھیجتے جاتے تھے تو ایسے منافق اور کافر ایک دوسرے سے پوچھتے تھے "اچھا تو اب تم ایمان لے آئے ہو؟ اب اللہ کے احکام اور قرآن پر تمہارا ایمان پہلے سے بڑھ گیا ہے؟ اب مان لو گے ان احکام کو؟ کرو گے ان پر عمل؟" اس طرح وہ اللہ کے احکام کا مذاق اڑاتے ہیں

5۔ ایسے اندرونی منافقوں اور کافروں کے مقابلے میں یہ متقیوں کے رویئے کا ذکر ہے کہ جو بھی حکم آئے وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور خوشی محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید رہنمائی آ گئی ہے

6۔ کیسا مرض؟ منافقت اور کفر کا مرض جس کی وجہ سے وہ احکام الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کر دیتے

مزید ناپاکی ڈال دی[7]

اور وہ مرے تو کافر ہی تھے[8]

126- اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

126- کیا وہ دیکھتے نہیں
کہ انہیں تو ہر سال آزمائش میں ڈالا جاتا ہے
ایک دفعہ یا دو دفعہ؟[9]
مگر پھر بھی وہ نہ توبہ کرتے ہیں
اور نہ ہی کوئی سبق سیکھتے ہیں

127- وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

127- اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے
تو وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ
"کیا تمہیں کوئی اور تو نہیں دیکھ رہا؟"
پھر وہ اپنی اپنی راہ چل دیتے ہیں[10]
اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے ہیں
کیونکہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں[11]

7- یعنی ان کے اندر کی منافقت کی پلیدی میں ان کے اس منافقانہ رویہ سے مزید اضافہ ہو جاتا ہے

8- اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ ایمان لانے کی طرف وہ آ ہی نہیں سکتے اور تا مرگ اپنے کفر اور منافقت پر ہی قائم رہتے ہیں اور جو لوگ کافر ہی مرتے ہیں ان کے لیے تو وہ عذاب ہے جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے اس طرح اپنے انکار سے وہ دوزخ کے سفر پر ثابت قدمی سے رواں دواں رہتے ہیں

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو ہر سال ایک دو بار ایسی آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے جیسی آزمائش سے وہ ابھی گزرے ہیں ہر سال کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جب انہیں اپنی منافقت کو چھپانے اور اہل ایمان کو یقین دلانے کی آزمائش آن پڑتی ہے کبھی کسی سورت کا انکار چھپانے کی مشکل، کبھی اللہ کے کسی حکم پر عمل کی مشکل، کبھی اپنے کو مسلمان اور مسلمانوں کے ہمدرد ثابت کرنے کی آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے

10- ان کی آزمائش کی صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سورت نازل ہوتی ہے یعنی کوئی احکام آتے ہیں اور وہ کسی مجلس میں ان احکام کو سنتے ہیں تو ان کے لیے اپنی منافقت کو چھپانا دشوار ہوتا ہے اور وہ اپنے میں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ان سے پوچھتے ہیں کہ کسی اور یعنی مسلمانوں نے تو ہماری یہ حالت اور منافقت دیکھ نہیں لی؟ انہیں فکر ہوتی ہے کہ مسلمانوں پر ان کی اصلیت ظاہر نہ ہو جائے اور وہ جلدی سے وہاں سے کھسک جاتے ہیں وہ وہاں بیٹھنے اور اہل ایمان کا سامنا کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتے

11- ان کے رویہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے نفع اور نقصان کو نہیں سمجھتے۔ کیوں نہیں سمجھتے؟ اس لیے کہ وہ اس کی خلوص نیت سے کوشش ہی نہیں کرتے، لہٰذا ان کے دل اس بھلائی اور ہدایت پر چلنے کے بارے میں تدبر کے قابل ہی نہیں رہے اللہ نے انہیں بھلائی اور ہدایت کی راہ کی بجائے گمراہی اور کفر کی راہ پر جانے دیا ہے، لہٰذا ان کی اصلاح کی امید نہ رکھو اور استقلال کے ساتھ ان کا مقابلہ کرو

128- لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

128- آ گیا ہے تمہارے پاس ایک رسول
تم ہی میں سے
اُس پر گراں ہے کہ
تمہیں کوئی تکلیف پہنچے[12]
وہ تمہاری فلاح کا حریص ہے[13]
وہ مومنوں کے ساتھ
بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے[14]

129- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع ١٦ ٤ ٥

129- اور اگر وہ لوگ منہ پھیر لیں
تو کہہ دیں "میرے لئے اللہ کافی ہے
نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
میں تو اسی پر توکل رکھتا ہوں[15]
اور وہ مالک ہے عرشِ عظیم کا"

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہاری طرف جو رسول بھیجا ہے جس نے تمہیں تبوک کے لیے نکلنے کی دعوت دی تھی اور جن کے ذریعے ہم اپنے احکام پر عمل کرنے کو کہہ رہے ہیں وہ تمہارے ہمدرد ہیں ان کے لیے تمہارا کوئی دکھ تکلیف ناقابل برداشت ہوتا ہے

13- چونکہ وہ تمہارا کوئی دکھ برداشت ہی نہیں کر سکتے اس لیے ان کی خواہش اور کوشش ہے کہ تم راہ ہدایت پر قائم ہو جاؤ اور دنیا و آخرت کے دکھوں اور تکالیف سے محفوظ ہو جاؤ یعنی وہ پہلے بھی جو کچھ کہتے اور کرتے رہے ہیں تمہاری بھلائی ہی کے لیے کہتے اور کرتے رہے ہیں آئندہ بھی وہ ہمارے احکام کے مطابق جو کچھ کریں گے تمہاری بھلائی کے لیے ہی ہوگا

14- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ہمارے بھیجے رسول ان کے اتنے زیادہ ہمدرد ہیں کہ ان میں سے کسی کو دکھ میں دیکھ کر اس کی مدد کے لیے بے تاب ہو جاتے ہیں اور اس کی جو بھی ہو مدد کرتے ہیں، شفقت معنی کیے گئے ہیں "رؤف" کے اور "رؤف" کا یہی مفہوم ہے

15- سب کچھ بتا دینے اور تمام پہلوؤں کی وضاحت کر دینے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بھی وہ لوگ راہ ہدایت پر نہ آئیں تو انہیں بتا دیں کہ میں تمہارے تعاون کا محتاج نہیں میرے لیے میرا اللہ ہی کافی ہے وہی اس مشن کو کامیاب بنانے میں میرا مددگار اور کارساز ہے اور اللہ تو وہ ہے جو عرش عظیم سے کائنات کے سب معاملات چلا رہا ہے